وقارِ سخن
وقارِ سخن حصہ تعارف اور بہترین اشعار، شعراء
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
منجانب کاروانِ ادب سرائے انٹرنیشنل
وقار

وقارِ سخن

مرتب: میاں وقارالاسلام

مادرِ دبستانِ لاہور محترمہ ڈاکٹر شہناز مزمل صاحبہ چیئرپرسن ادب سرائے انٹرنیشنل اس بات کی مستحق ہیں کہ میں اپنی ادبی کاوش کا ذکر کرنے سے پہلے ان کا شکریہ ادا کروں جنہوں نے میرے ہر ادبی قدم پر میری رہنمائی کی اور میرے ہر ادبی کام کی بھرپور حوصلہ افزائی بھی کرتی چلی آرہی ہیں۔

محترمہ ڈاکٹر شہناز مزمل صاحبہ کے ساتھ 15 سال سے زیادہ ادبی مسافت ہو چکی ہے اور یہ سفر ابھی جاری ہے۔ ادب سرائے انٹرنیشنل کے پلیٹ فارم پر ان کے ساتھ سینکڑوں مشاعروں میں شرکت کرنے کا موقع ملا اور ہزاروں لکھنے والوں سے ملنے ملانے اور سننے سنانے کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ یقیناً یہ ایک بڑا کارواں تھا جس میں بہت سے باقار اور نامور سخنوروں نے شمولیت اختیار کی اور اس سفر کو بڑھاتے گئے۔ بہت سے باکمال سخنور ایسے ہیں جن کے کام کو دیکھ کر یقیناً یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ وقارِ سخن سے کم نہیں۔

پھر یہ کوشش کی کہ کیوں نہ وقارِ سخن کو ایک جگہ اکٹھا کر لیا جائے اور ان کے سخن پاروں کو اکھٹا کر کے اس کی رسائی زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائی جائے اور یقیناً اپنے علم بھی اضافہ کیا جائے اور پڑھنے والوں کے علم میں بھی اضافہ کیا جائے۔ مذید یہ کہ اچھا لکھنے والوں کی خاطر خواہ یا پھر جہاں تک ممکن ہو سکے حوصلہ افزائی کی جائے۔

اس طرح سے وقارِ سخن نے اپنا سفر شروع کیا جن لوگوں تک آسانی سے رسائی حاصل ہو سکتی، یا جو سخنور دورِ حاضر کی ٹیکنالوجی میں کمال رکھتے تھے انہوں نے با آسانی اپنا اپنا کام جو کہ ٹاپ آف دی لائن 20 اشعار کی سلیکشن پر مشتمل تھا فراہم کر دیا اور اس سفر کو ایک خوشگوار آغاز بھی مہیا کر دیا۔ جو لوگ ٹیکنالوجی میں قدرے کم کمال رکھتے تھے انہوں نے اپنی اپنی کتابوں میں سے

ایمج فائلز شئیر کر دیں اور جو لوگ ٹیکنالوجی میں بالکل بھی قدرت نہیں رکھتے تھے انہوں نے اپنے ہاتھ سے سخن پارے مرتب کئے اور پیپر پر لکھ کر بھیج دیے یا پھر فون پر لکھوا دیئے۔یوں مرحلہ وار ریکارڈ مرتب ہو تا گیا اور ساتھ ساتھ ری ویو کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ آہستہ آہستہ اتنا ریکارڈ بن گیا کہ اس کہ پہلی جلد مکمل کی جا سکے۔ اور اس کے بعد دیگر جلدوں پر کام جاری کر دیا گیا۔ سب سے آخری مرحلہ نظموں کا انتخاب تھا اور اس میں 100 نظموں کو منتخب کیا گیا اور اس طرح وقارِ سخن کی آخری جلد بھی مکمل ہو گئی۔ وقارِ سخن کا کام مکمل ہے کے بعد دو مراحل مذید شامل کیے گئے جن میں ایک تھا وقارِ سخن حصہ "میری پسند" ڈاکٹر شہناز مزمل دوسرا حصہ تھا وقار سخن باعنوان شعری مجموعہ اس طرح اس سلسلے کے 8 جلدیں مکمل ہو چکی ہیں۔

وقارِ سخن کی پہلی جلد سال 2017 میں آپ لوگوں کی خدمت میں حاضر کر دی گئی تھی اور پھر اس سلسلے کو آگے جاری رکھا گیا۔ آج وقارِ سخن ریسرچ پبلیکیشن سیریز کی درج ذیل جلدیں مکمل ہو چکی ہیں:

1۔ وقارِ سخن حصہ نمائندہ اشعار شعراء

2۔ وقارِ سخن حصہ نمائندہ اشعار شاعرات

3۔ وقارِ سخن حصہ تعارف اور بہترین اشعار شعراء

4۔ وقارِ سخن حصہ تعارف و بہترین اشعار شاعرات

5۔ وقارِ سخن حصہ نمائندہ نظمیں شعراء

6۔ وقارِ سخن حصہ نمائندہ نظمیں شاعرات

7۔ وقارِ سخن حصہ "میری پسند" باعنوان شعری مجموعہ

8۔ وقارِ سخن حصہ "میری پسند" ڈاکٹر شہناز مزمل

یہ سفر جتنی آسانی سے بیان کر دیا گیا ہے یقیناً اتنی آسانی سے طے نہیں ہوا۔ بہت سے لوگ تو اس سفر میں شامل ہی نہیں ہوئے، جس کی وجہ کچھ ہماری سستی اور کچھ ان کی مصروفیت ہو سکتی ہے۔ یا پھر ہماری مصروفیت اور ان کی سستی بھی۔ ابھی بھی کوشش ہے کہ ان کے سخن پاروں کو ترتیب دے کر اگلی جلد میں شامل کیا جا سکے۔ کیوں کہ یہ ایک اوپن فارمیٹ پلیٹ فارم تھا تو کچھ

لوگوں کی یہ بھی ریزرویشنز رہیں کہ ان کے نام غیر معروف لوگوں کے ساتھ نہ آجائیں۔ مگر بہت سے لوگوں نے کھلے دل کا مظاہرہ کیا اور بھرپور تعاون جاری رکھا اور ساتھ ساتھ حوصلہ افزائی بھی کرتے رہے۔ کچھ لوگوں نے باہمی اختلافات کے باوجود بھی اس سفر میں حصہ ڈالا مگر چند یہ کہہ کر پیچھے ہٹ گئے کہ اگر ان کے مخالفین اس سفر میں شامل ہوں گے تو وہ اس کا حصہ کبھی نہیں بنیں گے۔ اور کچھ لوگوں نے بار بار دستک کے باوجود ہم پر اپنے دروازے نہیں کھولے۔

بہت سے لوگوں نے بہت سے لوگوں کو متعارف کروایا بلکہ یہاں تک بھی ساتھ دیا کہ دیگر شاعروں کا ریکارڈ بھی مرتب کر کے دیا اور سوشل میڈا پیج اور پوسٹس کو باقاعدہ پروموٹ بھی کرتے رہے اور اپنی رائے کا اظہار بھی کرتے ہے۔ کچھ لوگوں کا یہ بھی کہنا رہا کہا ہم تو آپ کے فہرست سے کہیں زیادہ نامور ہیں تو ہمارے نام اس میں پہلے سے ہی شامل کیوں نہیں۔ کیوں کہ ہمیں پہلے یاد نہیں رکھا گیا تو اب ہم سفر کا حصہ کیوں بنیں۔

جن لوگوں نے "وقارِ سخن" کے سفر میں ہمارا ساتھ دیا ان کے ہم تہہ دل سے مشکور ہیں اور ان کے کام کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور جن لوگوں کا کام اس سفر میں شامل نہیں ہو سکا، ان سے ہم پہلے بھی معذرت کرتے رہے ہیں اور اب بھی کرتے ہیں کیوں کہ اس طرح کے کاموں میں اتنا ہی حصہ ڈالا جاسکتا ہے جتنی کسی میں ہمت اور طاقت ہوتی ہے۔

دعا گو، ممنون، مشکور

شاعر، مصنف مرتب

میاں وقارالاسلام

www.mianwaqar.com

www.marvelsystem.com

www.adabsaraae.com

وہ ہے رحمان اس کے نام سے آغاز کرتی ہوں

میں عاشق ہوں مزمل کی انہیں پہ ناز کرتی ہوں

الحمداللہ 32 سالوں میں ادب سرائے میں لگائے گئے پودے اب تن آور درخت بن چکے ہیں اور اب ان کی چھاؤں تلے ہر جگہ جہاں وہ چاہتے ہیں ادب سرائے بنا لیتے ہیں۔ اس میں لگائے گئے پودے ادب کے چلتے پھرتے سائبان ہیں اور فروغ ادب میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ ادب سرائے میں آکر ٹھہرنے کے لیے کسی اجازت نامے کی ضرورت نہیں ہوتی کیوں کہ

ہم اپنی ذات کی کچھ اس طرح تفہیم کرتے ہیں

محبت بانٹتے ہیں، چاہتیں تقسیم کرتے ہیں

32 سال سے یہاں پر بے لوث محبت اور خلوص کے ذریعے ادب سکھایا جارہا ہے۔ تخلیقی ادب بھی اور تربیت کے حوالے سے بھی جسے ہم ادب کہتے ہیں۔ اور ان دونوں یعنی ادب اور آداب کا ہونا بہت ضروری ہے۔ ادب سرائے میں ادب کے پھوٹتے چشموں سے ادب کا ہر متلاشی اور ہر تشنہ لب سیراب ہو کر جاتا ہوں۔ خواہ وہ آبشارِ ادب سے فیض یاب ہونے کا طریقہ جانتا ہو یا بے بحرا ہو۔ یہاں سب لہر میں اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرنے آتے ہیں اور انہیں ادب کے بحر بیکراں میں ڈوبنا اور تیرنا سیکھایا جاتا ہے۔ ماہر تیراک ان کو تیرانا سیکھاتے ہیں۔ اگر وہ اچھے تیراک نہ بھی بن سکیں تو بھی انہیں ڈوبنے نہیں دیتے بلکہ آخر دم تک ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں منزلِ مقصود تک پہنچاتے ہیں۔ اور ان کو احساس بھی نہیں ہونے دیتے کہ تم ادب کے ان چشموں سے فیض یاب نہیں ہوسکتے یا یہ ادب کی آبشار تمہیں کچھ نہیں دے سکتی۔

وقارِ سخن ریسرچ پبلیکیشن سیریز

ادب سرائے میں جو بھی آکر ٹھہر تا ہے، اس میں وہ صلاحیت موجود ہوتی ہے جس کا وہ اظہار کرنا چاہتا ہے اور یہاں کے مکین پہچان لیتے ہیں کہ اس کی صلاحیت کیا ہے اور اس کی صلاحیت کے مطابق اسے جگہ دے دی جاتی ہے جہاں پہ وہ ٹھہر سکتا ہے وقت گزار سکتا ہے، اساتذہ سے مل سکتا ہے ان کی صحبت میں بیٹھ سکتا ہے اور جو وہ سیکھنا چاہتا ہے وہ سیکھ سکتا ہے۔ کیوں کہ ادب سرائے مرکزِ علم و ادب بھی ہے اور ادب و آداب کا محور بھی ہے۔ الحمد اللہ آج یہاں پر آکر ٹھہرنے والے بہت سے مسافر اپنی منزلوں تک پہنچ چکے ہیں اور اپنی اپنی جگہ ادب سرائے قائم کرتے جا رہے ہیں۔ اسی لیے اس ادارے کو ادب سرائے انٹرنیشنل کا نام دیا گیا اور یہ ماشاللہ آج پوری دنیا میں یہاں سے ہو کر گزرنے والے مسافر ترویجِ ادب کے لیے کام کر رہے ہیں۔ اس میں کچھ نئے نام ہیں اور کچھ پرانے نام ہیں۔ اور جو بھی آتا ہے وہ اس ادب سرائے میں ٹھہرتا ضرور ہے اور ٹھہرنا پسند کرتا ہے اور ہم اس کو اپنا مہمان بنانا پسند کرتے ہیں ہم کچھ ان سے سیکھتے ہیں کچھ انہیں سکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس کی ایک مثال یہاں کے ہونہار طالب علم میاں وقارالاسلام ہیں ان کا ادب سرائے سے گہرا اور پرانا تعلق ہے۔ آپ سب کو یہ سوشل میڈیا پر اکثر نظر آتے ہیں وہ ایک بہترین نثر نگار، نثری نظموں کا تخلیق کار، مرتب اور ایڈیٹر کے صورت میں سامنے آیا ہے۔ اور ان کی تمام چھپی ہوئی ادبی صلاحیات ادب سرائے میں ٹھہرنے کی وجہ سے مزید اجاگر ہوئیں۔ اور ان میں اب بہت نکھار آتا جا رہا ہے۔

ادب سرائے کے مقصد نو آموز شاعروں اور ادیبوں کی حوصلہ افزائی ہے اگرچہ ابھی تک اس میں بہت سے ادب کے متلاشی فن شاعری کے رموز سے واقف نہیں ہو سکے مگر ہم ان کے حوصلوں کو پست نہیں کرتے اور یہ اپنی ادبی صلاحتوں کو کسی نہ کسی شکل میں سامنے لاتے رہتے ہیں۔ خیالات، جذبوں اور لفظوں کا جو طوفان ان کے اندر چھپا ہوتا ہے وہ کسی نہ کسی صنف کی شکل میں باہر آجاتا ہے۔ کہانی ہو افسانہ ہو انشائیہ ہو کوئی بھی صنف ہو اور جو مستقل مزاج ہوتے ہیں وہ اپنا لوہا منوا لیتے ہیں اور ہمارا نصب العین ہے کہ جو بھی ادب کی تلاش میں ادب سرائے میں آکر ٹھہرا ہے وہ خالی ہاتھ واپس نہ جائے الحمد اللہ آج ہمارے بہت سے طالب علم صاحب دیوان ہیں اور ان کی تخلیقات کو پوری دنیا میں پسند کیا جا رہا ہے۔

وقار میں بکھری چیزوں میں سمیٹنے اور مرتب کرنے کی بھرپور صاحیت موجود ہے جو آپ کو وقارِ سخن میں نظر آئے گی۔ اس میں ہر عمر کے شاعر کو شامل کیا گیا ہے۔ اور بہت اعلیٰ پائے کی تخلیقات کے ساتھ ساتھ کہیں کہیں قدرے کمزور تخلیقات بھی نظر آتی ہیں لیکن اس نے ادب سرائے کے اس مقصد کو سامنے رکھا ہے کہ کسی کو اس وادیءپُر خار میں قدم رکھنے سے نہیں روکنا۔

مجھے اپنے تمام ہونہار شاگردوں کی سرپرستی کرتے ہوئے بڑا فخر محسوس ہوتا ہے اور مجھے اللہ کے اس کرم پہ بڑی خوشی ہوتی ہے کہ میں بہت سارے امور میں ان کی معاونت کرتی ہوں اور بڑی بے لوث محبت سے، بے لوث خلوص سے ان کے قدموں کو کبھی پیچھے نہیں ہٹنے دیتی۔ اور ان کو تن آور درخت بنتے دیکھ کر مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ کیوں کہ اپنے لگائے ہوئے پودوں کو چھاؤں دیتا دیکھ کر کون خوش نہیں ہوتا۔

امید ہے آپ کو بھی وقار کی یہ خوبصورت کاوش پسند آئے گی اور آپ بھی وقارِ سخن میں اپنا حصہ ڈالتے رہیں گے اور وقارِ سخن کے وقار میں اضافہ فرماتے رہیں گے۔

آمین

وقارِ سخن سے محبت تک

انتخاب: میاں وقارالاسلام

محبت، معجزے سے کم نہیں ہے

مگر مجھ میں اب اتنا دم نہیں ہے

جناب محمد سلیم طاہر

مجھے وطن سے محبت تو ہے بہت لیکن

دیارِ غیر میں بچوں کی بھوک لے ائی

جناب اقبال طارق

یہ جو لاہور سے محبت ہے

یہ کسی اور سے محبت ہے

جناب ڈاکٹر فخر عباس

جھیل آنکھوں میں جو اترے ہیں تو معلوم ہوا

اس قدر شہر محبت میں سکوں ہوتا ہے

جناب عرفان صادق

مرے خلوص میں شامل کوئی کمال نہیں

مرے خمیر کی مٹی میں بس محبت ہے

جناب ایاز محمود ایاز

محبت روشنی ہے روشنی تقسیم کرتے ہیں

زمانے بھر میں آو زندگی تقسیم کرتے ہیں

جناب زاہد شمسی

میں اپنے آپ ہی پسپا ہوا محبت میں

ہوئی نیں ہے مجھے مات اس سے کہہ دینا

جناب امین کنجاہی

میرے لب پر نا ڈھونڈو تم وہ شیریں لفظ الفت کے

میرے آنسو بتائیں گے محبت کتنی میٹھی ہے

جناب سہیل رضا ڈوڈھی

ہے محبت گر تماشا تو تماشا ہی سہی

چل مکانِ یار کے فُٹ پاتھ پر بستر لگا

جناب منصور آفاق

تم میری محبت ہو میری سزا نہیں ہو

اک بار کہہ دو مجھ سے کہ تم خفا نہیں ہو

میاں وقارالاسلام

یہ احترام محبت میں ھم نے سیکھا ھے

کوئی کسی کا اگر ھے تو پھر اُسی کا ھے

صفدر صدیق رضی

محبت میں اک ایسا موڑ بھی آتا ہے جب شوکت

یقیں خاموش رہتے ہیں گُماں خاموش رہتے ہیں

جناب افتخار شوکت

ہم اہلِ نظر، اہلِ قلم، اہلِ محبت

کیا ہوتا اگر دیدہء بیدر نہ ہوتے

جناب سلیم فگار

نہ ماہ رونہ کسی ماہتاب سے ہوئی تھی

ہمیں تو پہلی محبت کتاب سے ہوئی تھی

علی مزمل

آنکھیں روشن، لہجے رس کے پیالے جی

یہ ہیں لوگ محبت کرنے والے جی

منیر انور

کون ہے کیسا ہے کیا ذات ھے کیا فرقہ ھے

اس محبت میں تو شجرہ نہیں دیکھا جاتا

عاصم تنہا

دل کی خواہش تھی خودکشی کرنا

ہم نے تکمیل میں محبت کی

آزاد حسین آزاد

ہم اپنی ذات کی کچھ اس طرح تفہیم کرتے ہیں

محبت بانٹتے ہیں چاہتیں تقسیم کرتے ہیں

شہناز مزمل

میں اس کی خامشی کو سن رہی تھی

وہ اظہار محبت کر رہا تھا

محترمہ رخشندہ نوید

ذرا پھر کہو نا محبت ہے تم سے

کہ تشنہ ہے میری سماعت ابھی تک

محترمہ سمن شاہ

کچھ تو بولو کہ اب محبت میں

اور کتنی اذیتیں دو گے

محترمہ شگفتہ ناز

وہ آیا تو گئے شکوے گلے سب

محبت کو بہانہ چاہیئے تھا

محترمہ قندیل جعفری

یارب تو مرے ظرف کو اتنا بلند کر

دشمن کو دیکھ لوں تو محبت امڈ پڑے

محترمہ زیب اُنسا زیبی

اب کوئی کام نہیں کارِ محبت کے سوا

دل تری یاد میں بس اشک بہاتا جائے

محترمہ حُسن بانو

ہے وفا تجھ میں تو پابند وفاہوں میں بھی

مجھ سے مل بیٹھ محبت کی فضاہوں میں بھی

صبیحہ خان

محبت کو محبت سے سمجھنے کا ارادہ کر

تبسم یہ سفر کرنا ھے تو پھر پاپیادہ کر

جہاں آراء تبسم

سوچا جو میں نے آج تو یہ راز پالیا

دیمک کی طرح مجھ کو محبت نے کھالیا

شگفتہ شفیق

بے رُخی نہ اپنائیں بات اتنی سن لیجئے

سب کو بھول بیٹھے ہیں آپ کی محبت میں

محترمہ شہناز رضوی

میں کہساروں کی ملکہ ھوں، یہاں پر

محبت رقص کرتی ھے دلوں میں

مسرت جہاں خٹک

میرے حالات سمجھتا ہے وہی

جس نے اک بار محبت کی ہے

وانیہ عنبر

جدائیوں کی رفاقت میں لکھتے جاتے ہیں

جو لکھ رہے ہیں محبت میں لکھتے جاتے ہیں

یاسمین سحر

محبتوں کی حسین داستان ہے اردو

کہ حیرتوں کا یہ کوئی جہاں ہے اردو

عروبہ عدنان

محبتوں کا شمار کیسا، حساب کیسا

وفا میں نقد اور ادھار کیسا، حساب کیسا

محترمہ نیر رانی شفق

محبت نرم لہجوں میں بڑی تکلیف دیتی ہے

مگر یہ سرد لہجوں سے کبھی نالاں نہیں ہوتی

ڈاکٹر مریم ناز

کر کوئی شخص میرے پیار کے قابل تخلیق

پھر مجھے اس کی محبت پہ مکرر کر دے

زرقا نسیم

محبت ہو گئی انسانیت سے

مجھے منصب ملا جب آگہی کا

گلِ رابیل

مجھے یاد آکر رُلا دیتی ہے

محبت جو اک داستاں ہو گئی

رابعہ رحمان

اب تو سیراب محبت کی زمینیں ہو جائیں

پیاسے لب ساحلوں پہ چھوڑ گیا ہے کوئی

صائمہ جبین مہکؔ

اس قدر پیار جھلکتا ہے ترے لہجے سے

جی میں آتا ہے ترا نام محبت رکھوں

نادیہ سحر

محبت آخری سانسوں پہ تھی جب

تمہارے کوچے میں دیکھی گئی ہے

کرن وقار

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
یہ جو خوشبو کا، تاثر ہے بکھر سکتا ہے
میرے چھونے سے ترا رنگ، اتر سکتا ہے
جناب محمد سلیم طاہر
ایک شاعر ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعر
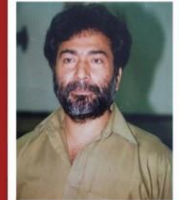
وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کا نمائندہ شعر:

یہ جو خوشبو کا، تاثر ہے بکھر سکتا ہے

میرے چھونے سے ترا رنگ، اتر سکتا ہے

جناب محمد سلیم طاہر

ایک شام ایک شاعر

لوہے ور گا بندہ، بھر داویکھیا اے

زنگ لگے تے سارا اٹٹ ای جاندا اے

سینے دے نال لالا دل نوں رکھی دا اے

فیر وی کرماں مارا اٹٹ ای جاندا اے

آنکھ کی پتلی میں، رکھا ہے اسے

اسکے کھو جانے کا ڈر ہے اور میں

میرے دل سے، کھیلتا رہتا ہے وہ

اس کے ہاتھوں کا ہنر ہے اور میں

ہر روز، بدلتا ہے ترا رنگِ طبیعت

ہر روز کوئ ء کیا ترے، معیار سے گذرے

دنیا میں پذیرائ ء ہمیں، خاک ملے گی

اقرار جہاں کرنا تھا، انکار سے گذرے

محبت، معجزے سے کم نہیں ہے

مگر مجھ میں اب اتنا دم نہیں ہے

دلاسہ، بے دلی سے دے رہے ہو

تمہارے پاس بھی، مرہم نہیں ہے

داخلہ مفت ہے محبت میں

ہاں مگر حاضری ضروری ہے

دو ہی دن میں اڑ گیا ہے گھر کی دیواروں کا رنگ

کس قدر کچا تھا یہ بھی، تیرے وعدوں کی طرح

اسے تو بات بدلنے کا فن بھی آتا ھے

سوال بن کے مجھے لاجواب کر دے گا

محبت کھل کے کیتی اے، ریاکاری نئیں کیتی

میں دل دی نوکری کیتی اے سرکاری نئیں کیتی

میں، ملکاں تے نئیں طاہر دلاں تے راج کیتا اے
میں تختاں تے نئیں بیٹھا، میں سرداری نئیں کیتی

یہ جو خوشبو کا تاثر ہے، بکھر سکتا ہے
میرے چھونے سے ترا رنگ اتر سکتا ہے

سوچاں نوں جد کھمب لگدے نیں
ککراں تے وی، امب لگدے نیں

میں کیا کروں بتاؤ دلِ خوش گمان کا
اک اجنبی کو دے دیا، قبضہ مکان کا

جب سے وہ کھیلنے لگا غیروں کے ہاتھ میں
لہجہ بدل گیا ہے، مرے مہربان کا

سورج کو، میں نے غور سے دیکھا تھا ایک بار
اس دن سے میری آنکھ اندھیروں کے پاس ہے

میں جسے اپنی محبت کی اکائی سمجھا
اس نے تو چھوڑ دیا ہے مجھے آدھا کر کے

وہ جو اک شخص، مری مٹھی میں آجاتا تھا
کھو دیا میں نے اسے دل کو کشادہ کر کے

جناب محمد سلیم طاہر

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
مجھے وطن سے محبت تو ہے بہت لیکن
دیارِ غیر میں بچوں کی بھوک لے آئی
جناب اقبال طارق
ایک شاعر ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعر

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کا نمائندہ شعر

مجھے وطن سے محبت تو ہے بہت لیکن
دیارِ غیر میں بچوں کی بھوک لے ائی

جناب اقبال طارق

ایک شام ایک شاعر

حُسن دیکھا تو انگلیاں کاٹیں
کیا کریں گے اگر خدا دیکھا

وقت منصف ہے خود سزا دے گا
ہم اگر شاعری کے مجرم ہیں

سَمندروں کا سفر ہیں محبتیں طارق
کسی کسی کو کنارہ نصیب ہوتا ہے

ترے فراق میں رونا بہت ضروری تھا
ہم اپنی آنکھ میں پانی تلاش کرتے رہے

دکان جب سے سجائی ہے یہ کھلونوں کی

چُرا رہا ہوں نگاہیں یتیم بچوں سے

تمام رات ہی آنکھوں میں کٹ گئی طارق

میں اپنی ماں کی دعا کاغذوں پہ لکھتا رہا

آج پھر دیکھ کر بہت رویا

ایک تصویر میں ہنسی اپنی

چراغِ شوق میں جلتی ہیں عمر کی نیندیں۔۔

تو چند خواب کہیں لوح پر اترتے ہیں

آخرِ شب تُو مرے ذہن میں چمکا طارق

اور پھر تُو بھی مجھے وقتِ سحر چھوڑ گیا

خامشی انتقام ہے میرا

وہ تو پاگل ہے بولنے دو اُسے

گر الف سمجھو گے تو سب کچھ سمجھ آ جائے گا

ورنہ تم سمجھو گے کیسے لام کیا ہے میم کیا

میں ابتدا کی الف کو ہنوز سمجھا نہیں

اور انتہا نے مرا ہاتھ تھام رکھا ہے

روز کہتا ہوں کچھ نہیں لیکن

روز کہتا ہے آئنہ کچھ ہے

عشق مذہب ہے کوئی دین نہ مسلک طارق

آدمی کی تو کوئی ذات بھی ہو سکتی ہے

تجھے سناؤں کہانی کہ مجھ پہ کیا گزری

زرا سا وقت نکال اور بیٹھ آ کے پاس

سبھی کچھ بہہ گیا سیلِ رواں میں

بس اک دیوار باقی رہ گئی ہے

تخیل دے گئی پُر شور دنیا

غزل تنہائی میری کہہ گئی ہے

طلب نے چھین لی بینائی میری

یہ روٹی چاند بن کر رہ گئی ہے

میں گزاروں تجھے نہیں ممکن

زندگی تُو مجھے بسر کر دے

اب اس کے بعد کڑی دھوپ ہی مقدر ہے۔۔

جو راستے میں تھا اک سائبان خواب ہوا۔۔

یہ جو آنکھیں بجھی بجھی ہیں ناں۔۔

ان میں بھی چند خواب تھے جب تھے۔۔۔

جناب اقبال طارق

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کا نمائندہ شعر

دردِ بچّہ تھا تو سو جاتا تھا تھپکی پہ مِری

اب جواں ہے تو یہ آہوں کی غذا مانگتا ہے

جناب احمد حماد

ایک شام ایک شاعر

ٹھنڈ بڑھتی ہے تو انگار فشاں بولتا ہے

آگ بجھتی ہے تو بے چین دھواں بولتا ہے

یا تو ہوتا ہی نہیں مائلِ گویائی کوئی

یا پھر اِس شہر میں ہر شخص اماں بولتا ہے

آنکھوں میں ستاروں کا دھواں چھوڑ گیا ہے

تُو خواب کی دنیا کو کہاں چھوڑ گیا ہے؟

تمہارے ہاتھ میں بھی تھا نمک کم

ہمارا زخم بھی تازہ نہیں تھا

جنگ کرنا میری ترجیحات میں شامل نہ تھا
میں مروّت اور دانش کی نشانی تھا کبھی

ساری عُمر گلاب سراہنے والے نے
آخر، دِل اِک پتھر دِل پر ہار دیا

رہتے ہیں جو خوابیدہ مری آنکھ میں دِن بھر
وہ خواب مُجھے رات کو سونے نہیں دیتے

آسمانوں سے اشارہ نہیں ہونے والا
وہ پری زاد ہمارا نہیں ہونے والا

تیرا نام لکھتے ہیں سب قلم
کوئی جادوگر ہے دوات میں

جانے کیا رشتہ ہے پانی سے مری آنکھوں کا
ہنس پڑوں تو بھی یہ پلکوں کو بھگو دیتا ہے

صرف آواز نہ سُن، حرف کی صورت پہ نہ جا
شعر کے رَس سے مِرے یار کی تصویر بنا

تُو نے پوچھی ہے زمانے سے مری جنگ کی وجہ
وقت کے سانچے میں کردار مِرا ڈھل نہ سکا

ریت تھکتے ہوئے قدموں کا بُرا مانتی ہے
دشت کو پاؤں کے چھالے نہیں اچھے لگتے

کہیں تلوار کے ساتھ اور کہیں پیار کے ساتھ
داستاں ایک ہی منسوب ہے دربار کے ساتھ

جانے کیوں پھر بھی الگ ہوگئے آسانی سے
میں بھی درویش تھا اور وہ بھی زمانے کا نہ تھا

سوچتا ہوں کہ مرا سوگ منانے کے لیے
کون آئے گا تہی چشم یہاں تیرے بعد؟

تم نے جب اوروں کو دی ہم پر ترجیح
ہم نے بھی پھر دوست بنائے اور کئی

اپنی پلکوں پہ بھی بٹھانا تھا
اور آنسو بھی اک دکھانا تھا

اک لطیفہ بھی سوچ رکھا تھا
اور اک شعر بھی سنانا تھا

اک لڑکی نے اک شاعر کا دل توڑا
ایک کنی ہیرے کی شیشہ کاٹ گئی

ہنستے بستے لوگوں کو کچھ روگ لگے

ہرے بھرے پیڑوں کو دیمک چاٹ گئی

جناب احمد حماد

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کا نمائندہ شعر

کی میں دساں اپناں بارے
وچوں اکو کج نیں سارے

جناب ڈاکٹر فخر عباس

ایک شام ایک شاعر

جب سے اس کی آنکھ میں آنسو دیکھے ہیں
تب سے مجھ کو پانی سے ڈر لگتا ہے

اے محبت مجھ کو ایسا حوصلہ خیرات کر
اس کو بازو سے پکڑ کر کہہ سکوں کہ بات کر

یہ جو لاہور سے محبت ہے
یہ کسی اور سے محبت ہے

سر پر یہ جو چھت کا سایہ ہوتا ہے
دیواروں نے بوجھ اٹھایا ہوتا ہے

رسموں کو نہیں پیروں کی زنجیر کیا
میں نے جو محسوس کیا تحریر کیا

میں شہر میں تنہا ہی اسے ڈھونڈ رہا ہوں
جو سب سے چھپائی تھی وہی چیز گمی ہے

مجھے ٹھکرا دیا تُو نے فقط شاعر سمجھ کر آج
مری نظمیں ترے بچے سلیبس میں پڑھیں تو پھر؟

وہ چاہتا ہے مہینہ کٹے نہ جلدی سے
کرایہ دار کے دکھ بھی عجیب ہوتے ہیں

کبھی کبھی تو مجھے داد اتنی ملتی ہے
کہ سارے گھر کا گزارہ اسی سے ہوتا ہے

کبھی کبھی تو مجھے داد اتنی ملتی ہے
کہ سارے گھر کا گزارہ اسی سے ہوتا ہے

مرے خدا اسے اس جرم کی سزا نہ ملے
وہ بے وفا ہے اسے کوئی بے وفا نہ ملے

دیکھا بس اک دفعہ اسے میں نے قریب سے
پھر اہلِ شہر نے مری آنکھیں نکال دیں

واعظ تُو کس گمان میں رہتا ہے یار چھوڑ
تُو اس کو دیکھ لے گا تر ادل بھی کرے گا

بیٹھے تو ان پہ آ گری دیوار یک بہ یک
سمجھے تھے لوگ سایہء دیوار ہے یہاں

اس کے جانے سے یہ ستم ہو گا
حسن لاہور کا بھی کم ہو گا

یہ جو تم آپ کہہ رہی ہو مجھے
گھر میں مہمان آگئے ہیں کیا؟

دل کے تار کسی نے میرے چھیڑے تھے
اب تو چھیڑ رہے ہیں دل کے تار مجھے

میں نہ بن پایا ترا پر تُو تو ہو جا اور کی
مت اکیلے رہ فضا اچھی نہیں لاہور کی

نیٹ کے پیکج کو میں یوں خرچ کیا کرتا ہوں
نام لکھ لکھ کے ترا سرچ کیا کرتا ہوں

بچوں کی طرح چاہے مجھے ڈانٹ لے کوئی
لیکن یہ شرط ہے مرے غم بانٹ لے کوئی

جان وہ مجھ سے طلب کرتا تو دے بھی دیتا
میرا دشمن تو مری ارضِ وطن مانگتا ہے

ابھی تلک تو نہیں ہے مگر یہ خواہش ہے
خدا کرے کہ تعلق مرا حُسین سے ہو

جناب ڈاکٹر فخر عباس

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

ایک شاعر ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعر
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
میں ترے دستِ سخاوت کو بھلا کیا کرتا
مرے آگے بھی کبھی مری ہتھیلی نہ ہوئی
جناب عرفان صادق
وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کا نمائندہ شعر

میں ترے دستِ سخاوت کو بھلا کیا کرتا
مرے آگے بھی کبھی مری ہتھیلی نہ ہوئی

جناب عرفان صادق

ایک شام ایک شاعر

جس طرح گھر نہیں دیوار کے گر جانے سے
آدمی کچھ نہیں کردار کے گر جانے سے

گلاب اوڑھ کے گھر سے وہ جب نکلتا ہے
تمام شہر کے رستے مہکنے لگتے ہیں

اس لئے کچے گھڑے پر مجھے پیار آتا ہے
اس نے دنیا کو محبت کی کہانی دی ہے

تمہارا ساتھ تسلسل سے چاہئے مجھ کو
تھکن زمانوں کی لمحوں میں کب اترتی ہے

سلگتے دشت کو حیرت میں ڈال سکتے ہیں
ہماری آنکھ کی پتلی میں اتنا پانی ہے

وہی قبول کرے گا میری دعاؤں کو
وہ جس نے سانس کی ڈوری سے جان باندھی ہے

آنگن سے اس نے کاٹ کے برگد کے پیڑ کو
چڑیوں کی ایک لمحے میں چہکار بیچ دی

پیاس کی دھوپ میں جھلسے پنچھی
جھیلیں خالی کر جاتے ہیں

ہر طرف حکمرانی تھی بارود کی
جب فضا میں پرندے اتارے گئے

جھیل آنکھوں میں جو اترے ہیں تو معلوم ہوا
اس قدر شہر محبت میں سکوں ہوتا ہے

تیرے بغیر جو کاٹے ہیں بامر مجبوری
چلو وہ عمر سے لمحے نکال دیتے ہیں

جس رت میں ہو وصل زیادہ جوبن پر
اس رت کو سب ہجر کہانی کہتے ہیں

جن کا بچپن کارخانے کھا گئے

ایسے بچوں کا مقدر سوچنا

ہم نے اس خوف سے کاٹا نہیں بوڑھا برگد

حبس بڑھ جاتا ہے اشجار کے گر جانے سے

اسکی اپنی بیٹی کی ہتھیلی خشک رہتی ہے

جو بوڑھا دھوپ میں دن بھر حنا تقسیم کرتا ہے

اہسے لگا کہ ساری آنا خاک ہو گئی

اس بے وفا کے سامنے ہاتھوں کو جوڑ کر

ابھی سے چہچہے سننے کی آرزو کیسی

ابھی بیج نے مٹی سر نکالا ہے

کہاں کہاں نہیں دم توڑتی انا اپنی

کہاں کہاں سے نوالے اٹھانے پڑتے ہیں

میں روز ہوتا ہوں تقسیم مصرعے مصرعے میں

سو میرا شعر میرا آخری حوالہ ہے

اتنا رنگیں جو ہوا زخم نمائی سے ہوا
دشت مشہور مری آبلہ آپائی سے ہوا

جناب عرفان صادق

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan
WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
دستک بھی دے کے دیکھ لی، سر بھی پٹخ لیا
دیوار ہی رہا، وہ کبھی در نہیں ہوا
جناب شہزاد نیر
ایک شاعر ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعر

وقارِ سخن میں خوش آمدید

شاعر کا نام: شہزاد نیر

آدبی تخلص: نیر

والد کا نام: محمد رفیق

ملک اور شہر: گوجرانوالہ، پاکستان

ازدواجی زندگی: شادی شدہ

اہم سنگِ میل: پہلی کتاب "برفاب" کی اشاعت

ابتدائی اور اعلٰی تعلیم: گوجرانوالہ، پنجاب یونیورسٹی، نمل یونیورسٹی، اوپن یونیورسٹی

پروفیشن: آرمی آفیسر

ادبی زندگی کا آغاز: لگ بھگ 1987

ادبی اساتذہ یا رہنما: ماجد الباقری، جان کاشمیری

ادبی اصناف: نظم، غزل، تنقیدی مضامین، مائکرو فکشن

کل کتابوں کی تعداد: تین

زیر طبع کتابیں: تین

غیر ملکی دورے: برطانیہ، فرانس، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات

آدبی آیوارڈز: پروین شاکر ایوارڈ، پین انٹرنیشنل ایوارڈ، متعدد دیگر ایوارڈز

آدبی تنظیم یا ادبی تنظیموں سے وابستگی: حلقہ اربابِ ذوق لاہور

پریس اور میڈیا سے وابستگی: نہیں

ریسرچ یا تحقیق: میں ایم فل کر رہا ہوں اور مجھ پر ایم فل ہو چکا ہے۔

مختصر پیغام: محبت لکھیے، محبت پڑھیے، محبت بولیے

www.shahzadnayyar.com :ویب سائٹ

shahzadnayyar@hotmail.com :ای میل

.سوشل میڈیا لنک

Facebook/ Shahzad Nayyar

ایک شام ایک شاعر

شاعر کا نمائندہ شعر

دستک بھی دے کے دیکھ لی، سر بھی پٹخ لیا
دیوار ہی رہا، وہ کبھی در نہیں ہوا

جناب شہزاد نیر

ایک شام ایک شاعر

اُس کی طرف سے آپ ہی خود کو پکار کر
پہروں پھر اُس صدا کا بدن دیکھتے رہو

وہ میرے اپنے تخیّل کا نور تھا جس نے
مرے گمان میں آ کر مجھے پکارا تھا

نگاہِ یار نہ ہو تو نکھر نہیں پاتا
کوئی جمال کی جتنی بھی دیکھ بھال کرے

وہ دیدِ لاوجود کس نظر کی گھاٹ اُتر گئی
یہ عمر بھر کا کام تھا، تمام کیسے ہو گیا

میں تو خود پر بھی کفایت سے اُسے خرچ کروں

وہ ہے مہنگائی میں مشکل سے کمایا ہُوا شخص

عشق وہ ظرف کہ آپ اپنے لہو سے پُر ہے

اس میں حسرت کی جگہ ہے نہ پشیمانی کی

دیکھتا جاتا تھا حیرت سے میں اُس کی آواز

دم بہ دم دل میں بھرے زہر سے نیلی ہوتی

اب مجھ سے ان آنکھوں کی حفاظت نہیں ہوتی

اب مجھ سے ترے خواب سنبھالے نہیں جاتے

چلتے پھرتے اسے بندش کا گماں تک نہ رہے

اُس نے انسان کو اس درجہ کشادہ باندھا

اس سمت سمیٹوں تو بکھرتا ہے اُدھر

دکھ دیتے ہوئے یار نے دامن نہیں دیکھا

ابتدا میں تو اتنا خوش مت ہو

مجھ میں آگے کہیں اداسی ہے

صرف آنکھیں پڑی تھیں رستے می

جب وہ آیا تو جا چکا تھا میں

جہانِ خواب کی منزل کبھی نہیں آئی
زمانے چلتے رہے انتظار کرتے ہوئے

خدائے ارض! میں بیٹی کے خواب کات سکوں
تُو میرے کھیت میں اتنی کپاس رہنے دے

فلک پہ اڑتے ہوئے بھی نظر زمیں پہ رہی
مزاج مجھ کو مقدر سے طائرانہ ملا

خود ہی ملتی گئی کڑی سے کڑی
اچھے لفظوں کا سلسلہ تھا میں

اپنی اڑائی دھول نہ اپنے ہی سر پڑے
چلتے ہوئے ہوا کا چلن دیکھتے رہو

خواب پر انحصار سے پہلے
خواب کا تجزیہ ضروری ھے

صورت ہمدرد جو آیا کہانی کار تھا
چند آنسو دے کے وہ میری کہانی لے گیا

مرے پہلے گنہ کے بعد نیرؔ
بہت روئی سرشتِ پاک میری

جناب شہزاد نیر

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کا نمائندہ شعر

جانے کیا سانحہ ہوا ہو گا
آج پنچھی نہ لوٹ کر آئے

منفعت عباس رضوی

ایک شام ایک شاعر

بجا کہ کرب مجھے انتہائی دیتا ہے
وہ حوصلے بھی تو پھر کربلائی دیتا ہے

وہ مجھ سے بولے نہ بولے یہ اور بات مگر
نظر ملائے تو مجھ کو سنائی دیتا ہے

ٹھیک لکھا تھا میرے ہاتھ کی ریکھاؤں میں
تو اگر پیار کرے گا تو بکھر جائے گا

جانے وہ تصویر خریدی کیوں اُس نے
جس میں گم سم ایک پرندہ بیٹھا تھا

پڑھ لکھ کر جب دام بڑھائے لڑکوں نے
جانے کس کس آنکھ میں کاجل پھیلا تھا

اب مار ہی دینے کا ارادہ تو نہیں ہے
چلمن کو ہٹا کر کبھی چلمن کو گرا کر

دل یہی سوچ سوچ گبھرائے
تو کسی اور کا نہ ہو جائے

ہر سرخی اب خون سے لکھی لگتی ہے
لوگوں کو اخباروں سے ڈر لگتا ہے

گھر کو لگا کے آگ تماشائیوں میں تھا
وہ شخص کل تلک جو میرے بھائیوں میں تھا

چاند میں ڈھال کر تیری صورت
ٹھہرے پانی میں عکس دیکھیں گے

پھر ہلا کر ذرا سا پانی کو
رات بھر تیرا رقص دیکھیں گے

میں بازی پیار کی ہارا نہیں ہوں
ہوئی ہے شہ مگر ہے مات باقی

منفعت عباس رضوی

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

ایک شاعر ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعر
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
اس قدر ضبط کا عادی ہوں کہ اکثر جاناں
تیرے احساس کے رشتے سے مکر جاتا ہوں
جناب ایاز محمود ایاز
وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کا نمائندہ شعر

اس قدر ضبط کا عادی ہوں کہ اکثر جاناں

تیرے احساس کے رشتے سے مکر جاتا ہوں

جناب ایاز محمود ایاز

ایک شام ایک شاعر

کہانی آخری کردار پر ہے

تماشہ ختم ہونے جا رہا ہے

میں نے پھولوں کو ہمیشہ بڑی عزت دی ہے

مجھ کو خوشبو کے حوالے سے پکارا جائے

زخم کتنے ہی تھے ہتھیلی پر

اس کے ہاتھوں میں ہاتھ کیا دیتا

مرے خلوص میں شامل کوئی کمال نہیں

مرے خمیر کی مٹی میں بس محبت ہے

یوں تو حد درجہ یقیں ہے مرے ہمزاد مگر

تُو جو لہجے کو بدلتا ہے تو ڈر جاتا ہوں

ہونٹوں سے میرے پیار کی خوشبو نہیں جاتی

ایازؔ کبھی ماں کے قدم چومے تھے میں نے

ہم تمہیں سوچنے کی جلدی میں

کتنے ہی کام بھول جاتے ہیں

میرے خیال کا ہر خد و خال خوشبو ہے

میرے خیال کے ہر خد و خال میں تُو ہے

یہ سانس لینے کی منطق سمجھ نہیں آتی

تمہارے ساتھ جو وعدے تھے مر گئے ہیں کیا؟

ہم کہاں دشت میں دیوار بنانے نکلے

جس کو آنا ہی نہیں اُس کو بلانے نکلے

شجر بوڑھے بھی ہو جائیں تو چھاؤں ساتھ رکھتے ہیں

ایازؔ ہم شہر میں رہ کر بھی گاؤں ساتھ رکھتے ہیں

تیری یاد کا لمس اُتار کے اکثر میں

اپنی سانس کی مرہم پٹی کرتا ہوں

دل پہ ہر پل خراش رہتی ہے

مجھ کو میری تلاش رہتی ہے

مجھ میں رہ کر بڑے ہوئے ہیں یہ

میرے دکھ بھی تو میرے بچے ہیں

سلامتی کی دعاؤں سے کر کے بھی رخصت

میں جانتا ہوں کہ اک ماں پہ کیا گزرتی ہے

چلے آؤ سلیقے سے بچھڑ جائیں گے ہم دونوں

یہ بے ترتیب کھو جانا بڑی تکلیف دیتا ہے

ہر اک طرف تھی ہمکلام، بس خزاں کی زرد شام

کہ اس نے جب ہتھیلیوں سے پھول بھی اٹھا لیے

تم جو ہوتے تو زندگی ہم سے

تلخ لہجے میں بات کیوں کرتی

ہم ترے بعد جی رہے ہیں یوں
سانس لیتے ہوں جیسے پانی میں

جناب ایاز محمود ایاز

....

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کا نمائندہ شعر

یہ جو قائم ھے زمانے میں نظام_ ہستی

گویا دنیا میں ابھی صدق وصفا باقی ھے

جناب زاہد شمسی

....

ایک شام ایک شاعر

....

مرے وجود کی رنگت ھے گرچہ مٹیالی

مرا مزاج مگر آسماں سے ملتا ھے

....

اس کا سارا بدن تو خوشبو ھے

پھول ھے اس کی روح کا چہرہ

....

پھولی ہوئی ھے سانس ہواؤں کی آج کل

ان کو تھکا دیا ھے ہمارے چراغ نے

....

تمھارا ہجر, اماوس کی رات جیسا ھے

تمھارے سوگ میں تارے اداس رہتے ہیں

....

حالت_ ہجر میں جو پھول بھی کھلائے ہیں
زخم بن کر میری آنکھوں میں چلے آئے ہیں

قتل ہوتے ہوئے خوابوں نے جنازے ہم نے
اشک برساتی ہوئی آنکھ میں دفنائے ہیں

....

تمھارے ہجر کے تارے سیاہ چادر میں
تمھارا سوگ منانے زمیں پہ آئے ہیں

....

میرے ہی اشکوں نے میرے گھر کو روشن کر دیا
چاند کا احسان کیسا میری کالی رات پر

....

بارش میں بھیگنے سے مری بات رہ گئی
آنکھوں کے اشک اس کو دکھائی نہیں دیے

....

میرے اس عشق پہ اب آنچ نہیں آسکتی
میں نے اس عشق کو بچوں کی طرح پالا ھے

....

تجھ کو دیکھا تو یہ اک بات کھلی ھے مجھ پر
یہ مرا دل تو ابھی عشق بھی کر سکتا ھے

....

جتنے آنسو گرے تھے بے ترتیب
ان کو ترتیب وار رکھ آیا

رات کی شبنمی سیاہی پر
جگنوؤں کی قطار رکھ آیا

....

جس جنگل میں قرب تماشے کرتا ھے
اس جنگل میں ساتھ چلیں گے میں اور تم

....

ہم لٹادیں گے زمانے میں محبت اپنی
ہم مہک بن کے فضاؤں میں بکھر جائیں گے

....

اک محبت ھے سو دوبار نہیں ہو سکتی
پھر بھی ممکن ھے تو اے دوست دوبارہ کرلیں

....

محبت روشنی ھے روشنی تقسیم کرتے ہیں
زمانے بھر میں آو زندگی تقسیم کرتے ہیں

سنا ھے شاعری زاہد دلوں کو موم کرتی ھے
سو ہم پتھر دلوں میں شاعری تقسیم کرتے ہیں

....

چاند کے پاس کوئی شخص کھڑا ھے زاہد
مجھ کو معلوم نہیں میں ہوں کہ میرا سایہ

....

پھر شہرِ خموشاں میں کوئی پھول کھلا ھے
پھر وصل کی خوشبو سے معطر ھے مرا غم

....

رات بھر رات کو گلیوں میں گزارا جائے

چاند کو آنکھ کی پتلی میں اتارا جائے

....

دوہری اذیتیں رہیں درپیش عشق میں

آنکھیں کسی کے ساتھ رہیں, دل کسی کے ساتھ

....

تم نے ھر کھیت میں انسان کے سر بوئے ھیں

اب لہو ذائقہ فصلوں کی بہار آئے گی

....

ہر ایک پھول پکارا کہ میں ہوں میں بھی ہوں

میں ایک پھول کا جب انتخاب کرنے لگا

....

ہم ترے ہجر میں فارغ تو نہیں بیٹھے ہیں

زخم بھی سینچے ہیں اور اشک بھی برسائے ہیں

اک مسافر ھے کڑی دھوپ کا زاہد شمسی

ورنہ رستے میں درختوں کے بہت سائے ہیں

....

درد ایسے بھی رگ وپے میں اتر جاتے ہیں

آنکھ کو اشک نہیں خون سے بھر جاتے ہیں

اپنی مٹی سے مجھے ایک گلہ ھے صاحب

جب میں مرتا ہوں مرے خواب بھی مر جاتے ہیں

....

ایک تصویر ہوا کرتی تھی ہم دونوں کی

ڈھونڈ کر لاؤ اگر تم نے کہیں رکھی ھے

....

تمام شہر نے کڑواہٹیں خریدی تھیں

سو ہر زبان پہ یہ ذائقہ تو ہونا تھا

....

تو نے جس شہر میں بے مول مجھے بیچا تھا

میں نے اس شہر کو انمول بنا ڈالا ھے

....

مجھے بچپن بلاتا ھے مسلسل !

مسلسل میں بھی چھوٹا ہو رہا ہوں

....

میں نے الفاظ میں احساس کو ملبوس کیا

اپنے جذبات کو اشعار میں عریاں کر کے

....

مرے وجود کی مٹی کی ھے یہ افزائش

مرا کلام, مرے پھول اور مری خوشبو

جناب زاہد شمسی

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

ایک شاعر ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعر
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
فلک ہمیشہ رہے تجھ پہ مہرباں اے دوست
زمیں، دیکھ نہ پائے کبھی ترا آنسو
جناب احمد سبحانی آکاش
وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کا نمائندہ شعر:

فلک ہمیشہ رہے تجھ پہ مہرباں اے دوست
زمین، دیکھ نہ پائے کبھی ترا آنسو

جناب احمد سبحانی آکاش

ایک شام ایک شاعر

ہنسائے یا رلائے اس کو حق ہے
کرے جو جی میں آئے اس کو حق ہے

یہ کائنات بنائی گئی ہے میرے لیے
کوئی بھی چیز یہاں مجھ سے قیمتی نہ سمجھ

وہ ایک روز اچانک ادھر نکل آئے
پھر اس کے بعد تمنا کے پر، نکل آئے

ویسے بھی کون انتظار میں تھا
کیا ہوا رات گھر نہ آئے، اگر

دیکھ لینا تم اپنی آنکھوں سے

آئے گی ایک دن نظر آواز

ہم لوگ خطاوار_ محبت سہی لیکن

ہم لوگ وفاوں کی تجارت نہیں کرتے

میں رضامند ہوں جو تو چاہے

بات ساری تری خوشی کی ہے

مری مرضی کہاں پوچھی گئی تھی

مجھے بس حکم فرمایا گیا تھا

بچار کھا ہے اگر تو نے کوئی داوا بھی

یہ چال میری طرف سے بھی آخری نہ سمجھ

حرمت_ حرف کی ریاضت میں

سر پہ تلوار تان لی جائے

ایک ہی دشت کائنات میں ہے

ایک ہی اونٹنی سوار، میاں

عجیب لوگ ہیں خوش فہمیوں میں گم آکاش

دیا بجھا کے ہوا میں دھواں تلاش کریں

ترے وجود کا اقرار میں کروں نہ کروں

ترے وجود سے انکار ہو نہیں سکتا

مکمل کر کے میرا اناک نقشہ !

مجھے اس نے پکارا ابھی تو ہو گا

اٹھی جو آنکھ تو ہم نے جدھر جدھر دیکھا

کوئی بھی اس کے سوا پیش و پس میں تھا ہی نہیں

کم سے کم وہ تو اختیار میں ہو

جو مری عام سی ضرورت ہے

یہ دوڑ دھوپ فقط عمرِ بے وفا تک ہے

یہ کام کاج سنا ہے وہاں نہیں ہوتا

کبھی تو عمر میں ترمیم کی اجازت دے

کبھی تو بخت میں کرنے دے اندراج ہمیں

اسے خبر ہے اسے ہی گزارنا ہو گی

مری وہ عمر جو مجھ سے بھی کٹ نہیں پائی

گماں یہی تھا کہ تو مجھ کو جانتا ہو گا

میں شرمسار ہوا تجھ سے پوچھ کر یوں ہی

ادا کرنا پڑا کردار اپنا

مجھے رہنا تھا اپنی داستاں میں

یاد کے رخ سے چھو گیا کل رات

دست_شب آئنہ خصال ہوا

شناسا کر مجھے بھی حیرتوں سے

مرے پتھر کو بھی اب آئنہ کر

ہم تو اپنے ہی کھوج میں تھے مگر

اس بہانے جہاں کو دیکھ لیا

مدینے والو، تمہیں انتظار ہے جس کا

وہ قافلہ تو ابھی شام کے سفر میں ہے

جناب احمد سبحانی آکاش

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

....

شاعر کا نمائندہ شعر

اتنا بھلا تو گردش ایام سے ہوا
سکھلا دیا ہے وقت نے ہے دوست کون کون

جناب وسیم عباس

....

ایک شام ایک شاعر

....

ملتا نہیں کسی بھی یزیدی سرشت سے
ایسے مرے مزاج پہ طاری حسینؑ ہے

....

میں آئینہ ہوں انہی پتھروں میں جی لوں گا
بس ایک شرط ہے وہ عکس آتا جاتا رہے

....

چلتی ہوئی ٹرین کی زنجیر کھینچ دی
آنچل ترا کپاس میں آیا نظر مجھے

میں تیرے انتظار کی اُس انتہا پہ ہوں
دُنیا سمجھ رہی ہے تری رہگزر مجھے

....

یہ میرا کام، یہ دفتر سنبھالتا ہے مجھے
وگرنہ دشت مسلسل پکارتا ہے مجھے

....

ستم سرشت سے کیا ہو بھلائی کی اُمید
اِسی لئے مجھے دُنیا یزید لگنے لگی

....

میر اور شہ نوکری سادات کی
میں کہ بیٹا ہوں غلام عباس کا

....

تُو نے دیکھا تو ہو گیا ہوں چراغ
ورنہ پتھر تو جل نہیں سکتا

....

بکھری ہوئی تصویر مکمل نہیں ہوتی
جو سب سے ضروری ہے وہ ٹکڑا نہیں ملتا

....

مجھے اب آئینہ کہتا ہے ہر پل
ترا چہرہ ترا چہرہ نہیں ہے

....

جہانِ فن میں متاعِ سخن وری پائی
ترے خیال کو باندھا تو تازگی پائی

....

زندگی اتنی کٹھن ہے، تلخ ہے کچھ اس قدر
کربلا سے شام تک کا فاصلہ ہو جس طرح

....

سب ردیفوں قافیوں پر حکمرانی ہے تری
جس قدر ہے میری غزلوں میں روانی ہے تری

....

کھڑا ہوں کل سے میں لاہور کے سٹیشن پر
اِس آس پر کہ تری ریل آنے والی ہے

عزیز رکھا ہمیشہ تمہارا غم میں نے
تمہاری یاد بھی بچوں کی طرح پالی ہے

....

رہا ہوں مدتوں اک آئینے میں
پھر اُس کے بعد میں چہرہ ہوا ہوں

....

صورتِ زخم کبھی حرف بنا لینے دے
مجھ کو اشعار میں کچھ درد جگا لینے دے

....

فضائیں سرخ ہوتی جا رہی ہیں
مسافر کربلا تک آ گیا ہے

....

گُماں گزرتا ہے تم پر کہ ہیر جیسی ہو
کبھی کبھی تو یہ لاہور جھنگ لگتا ہے

کچھ ایسے ہجر رُتوں میں ہوئی ہے حالتِ دل
کہ خام لوہے کو جس طرح زنگ لگتا ہے

....

اپنی ذات کے کرب تھے جتنے، دُکھ تھا جو بھی ہستی کا

رُوپ دیا اشعار کا ہم نے, درد سنائے لوگوں کو

....

میں آج اِس لئے چھٹی کروں گا آفس سے

گزشتہ شب مری آنکھوں پہ کافی بھاری تھی

....

باپ کی جیب سے گری پرچی

گھر کی محرومیوں کی مظہر تھی

....

آئینہ روز کیوں دکھاتا ہے

آرزو، بے بسی، شکستہ دلی

جناب وسیم عباس

....

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

ایک شاعر ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعر
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
شراب رکھی گئی ہونٹ کاٹ ڈالے گئے
پھر اس کے بعد مری پیاس کو بڑھایا گیا
محترم حماد نیازی
وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کا نمائندہ شعر

شراب رکھی گئی ہونٹ کاٹ ڈالے گئے
پھر اس کے بعد مری پیاس کو بڑھایا گیا

محترم حماد نیازی

ایک شام ایک شاعر

ویرانی کی گرد چھٹے اور تو آئے
تو آئے اور ایک نئی ویرانی ہو

کسی زمانے میں ہوں گے مگر نہیں ہوں گے
وہ واقعے جو سنانے کے کام آئیں گے

مفلوج تھی زندگی اور اک دن
اس ہاتھ کو میں نے چھو لیا تھا

ذرا سی دیر کو برسا وہ ابر_ دیرینہ
دھلی دھلائی جبینوں سے دن نکل آیا

گئے دنوں میں کہیں رہ گیا ہمارا دن
وہ ایک دن وہ ترے خواب میں گزارا دن

ڈھلی ھے عالمی گاؤں میں دنیا
اداسی بھی مضافاتی نھیں ھے

گھڑے میں تسبیح کرتا پانی
وضو کی خاطر اچھل رہا تھا

بصد خلوص بصد احترام آئیں گے
ھم آئیں گے تو محبت کے کام آئیں گے

اک ہاتھ دھرا تھا سینے پر، اک پھول پڑا تھا زینے پر
جب جی آیا تھا جینے پر، تب مرنے میں آسانی تھی

میرا بیٹا میرے سینے سے لگا، پھول کھلا
بس یہی اس کی شہادت ہے کہ میں زندہ ہوں

دیکھو کتنا غبار اڑتا ہے
پاؤں رکھو ذرا چلو مجھ میں

مگر وہ خواب جو آئندہ تک نہیں جاتا
رھے رھے نہ رھے دیکھتا رھوں گا میں

تصویر کی لو پکڑ رہے ہیں
ویسے یہ ہنر نہیں ہمارا

ہم اس خاطر تری تصویر کا حصہ نہیں ہیں
ترے منظر میں آ جائے نہ ویرانی ہماری

یہ اداسی قدیم نغمہ ہے
سنتے رہیے گا گایئے گا نہیں

محترم حماد نیازی

وقارِ سخن میں خوش آمدید

waqaresukhan/www.facebook.com :FACEBOOK PAGE

waqaresukhan/www.mianwaqar.com :WEBSITE LINK

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

....

شاعر کا نمائندہ شعر

ملنا تیرا محال تھا ایسے ماحول میں مجھے
میں نے تیرے وصال کو نظروں کا خواب لکھ دیا

جناب امین کنجاہی

....

ایک شام ایک شاعر

....

زندگی میں اس قدر رسواہیاں ہم کو ملیں
سامنے ہوتے ہوے بھی تنہیاں ہم کو ملیں

زندگی میں اس قدر محرومیاں ہم کو ملیں
سامنے ہوتے ہوئے بھی دوریاں ہم کو ملیں

میں اپنے آپ ہی پسپا ہوا محبت میں
ہوئی نیں ہے مجھے مات اس سے کہہ دینا

ایسے لمحے عطا کئے اس نے
حرف لکھنے سکھا دئے اس نے

پیار کیسے کسی سے کرنا ہے

کتنے نسخے بتا دئے اس نے

کنارا تھا مگر ساحل نیں تھا

وہ میرے پیار کا قائل نیں تھا

درد انکھوں سے یوں نکل آیا

جیسے سورج طلوع ہوتا ہے

گر ساتھ چھوڑنا ہے تو تصویر مت بنا

یادوں کو میری سوچ کی زنجیر مت بنا

انکھوں سے گفتگو کا یو ہی سلسلہ رہے

کاغز قلم سے پیار کو تعزیر مت بنا

تیرے دل تک یوں مدعا پہنچے

میں نہ پہنچوں میری صدا پہنچے

تمہارے ساتھ بھلا اختلاف کیا کرتے

ہم اپنے آپ کو اپنے خلاف کیا کرتے

یوں چھوڑ کے جا ہے گا ارادہ تو نیں تھا

وہ میرا رہے گا کوئی وعدہ تو نیں تھا

اک عمر لگی سماتے ہوے جس میں

جب انکھ کھلی خواب سے زیادہ تو نیں تھا

اک عمر لگی جس میں سماتے ہوے مجھ کو

جب انکھ کھلی خواب سے زیادہ تو نیں تھا

جناب امین کنجاہی

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

ایک شاعر ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعر
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
میرے لب پر ناڈھونڈو تم وہ شیریں لفظ الفت کے
میرے آنسو بتائیں گے محبت کتنی میٹھی ہے..
جناب سہیل رضا ڈوڈھی
وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کا نمائندہ شعر

میرے لب پر نا ڈھونڈو تم وہ شیریں لفظ الفت کے
میرے آنسو بتائیں گے محبت کتنی میٹھی ہے..

جناب سہیل رضا ڈوڈھی

....

ایک شام ایک شاعر

....

طلب کرتا ہے مجھ سے وفا میری
جو خود بے وفائی کا سوداگر ہے

....

میں گزرا وقت ہوں جو ہاتھ پھر نہیں آتا
دیا کرو گے مرے پیچھے بے سبب آواز

....

دِلوں میں زہر بھرا ہے زباں پہ حرفِ رضا
منافقت کے لبادے میں یار گھومتے ہیں

....

جب میں ہنستا ہوں لوگ جلتے ہیں
گویا دوزخ کا پیٹ بھرتے ہیں

....

جب ضرورت پڑے تو لوگ ہمیں
صبح سے شام یاد کرتے ہیں

....

ہم تو وہی ہیں جو تھے آج سے پہلے عہدؔ
تم ہی ہو کہ ہر روز بدلے جاتے ہو

....

یہ ہے کچھ اور، عہدؔ کیا جانے
زندگی وقت گزاری تو نہی

....

آنکھیں بند، موت کی گھات اور میں
اُسکے آنسو، آخری رسومات اور میں

....

عطا کر میرے لفظوں کو تو رسائی
تو میرے خیالوں کو سرخاب کردے

....

پھر نہ آسکو گے بتانا تو تھا مجھے
تم دُور جا کے بس گئے، میں ڈھونڈتا پھرا

....

تجھ کو معلوم نہیں درد ہے کیا، ہجر ہے کیا
کاش دیکھے تو دل و جاں پہ کیا کیا بیتی

....

اب عشق حقیقی جا ٹھہرا
اب ہجر کے بھی خدشات نہیں

....

جو منافقوں میں بسیرا ہے
تو یہ زندگی اک اندھیرا ہے

تو ہی زاغ کو کہے ہے سفید
کہے رات کو بھی سویرا ہے

....

وصل کی منزلوں تک تھی دشواریاں
وہ گراتا رہا میں سنبھلتا رہا

....

دکھ ہمیشہ اسے سناؤ رضا
جو کبھی خود دکھی نہیں ہوتا

وصل کی منزلوں تک تھی دشواریاں
وہ گرا تارہا میں سنبھلتا رہا

....

دکھ ہمیشہ اسے سناؤ رضا
جو کبھی خود دکھی نہیں ہوتا

....

وقت رحلت ہے اور ان کی آس
یہ بھی بہت ہے دل بہلانے کو

سہیل رضا ڈوڈھی

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
آپ کا دورِ نبوت تو قیامت تک ہے
آپ کے بعد بھلا کوئی نبی کیسے ہو
جناب منصور آفاق
ایک شاعر ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعر

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

....
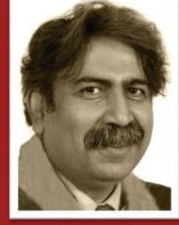
شاعر کا نمائندہ شعر

آپ کا دورِ نبوت تو قیامت تک ہے
آپ کے بعد بھلا کوئی نبی کیسے ہو

جناب منصور آفاق

....

ایک شام ایک شاعر

....

جتنے موتی گرے آنکھ سے، جتنا تیرا خسارہ ہوا
دست بستہ تجھے کہہ رہے ہیں وہ سارا ہمارا ہوا

....

جا رہا ہے یونہی، بس یونہی منزلیں پُشت پر باندھ کر
اک سفر زاد اپنے ہی نقشِ قدم پر اُتارا ہوا

....

ہے محبت گر تماشا تو تماشا ہی سہی
چل مکانِ یار کے فُٹ پاتھ پر بستر لگا

....

سمندروں کے اُدھر بھی تری حکومت تھی
سمندروں کے ادھر بھی میں تیرے بس میں رہا

....

کسی کے لمس کی آتی ہے ایک شب جس میں
کئی برس میں مسلسل اُسی برس میں رہا

....

جسے مزاج جہاں گرد کا ملا منصور
تمام عمر پرندہ وہی قفس میں رہا

....

اس جانمازِ خاک کے اوپر بنا ہوا
ہوتا تھا آسماں کا کوئی در بنا ہوا

....

پھیلا ہوا ہے گھر میں جو ملبہ کہیں کا تھا
وہ جنگ تھی کسی کی، وہ جھگڑا کہیں کا تھا

....

ہمت ہے میرے خانۂ دل کی کہ بار بار
لٹنے کے باوجود بھی خالی نہیں ہوا

....

مجھے موت تیرے محاصرے میں قبول ہے
میں عدو سے کوئی مفاہمت نہیں چاہتا

....

وہ بات نہیں کرتا، دشنام نہیں دیتا
کیا اس کی اجازت بھی اسلام نہیں دیتا

....

خواہشیں خالی گھڑے سر پہ اٹھالائی ہیں
کوئی دریا، کوئی تالاب دکھائی دیتا

....

منصور فقط ہم ہی نہیں بہکے ہوئے تھے
بازارِ غزل سارا تلنگوں سے بھرا تھا

....

خود اپنے آپ سے شرمندہ رہنا
قیامت ہے مسلسل زندہ رہنا

....

اپنی آنکھیں چھوڑ آیا اُس کے دروازے کے پاس
اور اُس کے خواب کو اپنے بچھونے پر رکھا

....

وہ تو بے وقت بھی آسکتا ہے
خانۂ دل پہ نہ زنجیر لگا

....

بند کر دے گی تجوری میں تجھے تری چمک
کنکروں میں کہیں رہ، قیمتی ہیروں میں نہ آ

....

میں اپنے پاس تہجد کے وقت آیا ہوں
ملا ہے مجھ کو خود اپنا ثبوت آخرِ شب

....

منصورؔ کائنات کا ہم رقص کون ہے
یہ گھومنا بھی اور گھمانا بھی اپنے آپ

....

جناب منصور آفاق

....

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

ایک شام ایک شاعر: تعارف

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

شاعر کا نام: میاں وقارالاسلام

آدبی تخلص: وقار

والد کا نام: میاں عبدالسلام ایڈووکیٹ

ملک اور شہر: جدہ، سعودی عرب

ازدواجی زندگی: شادی شدہ، دو بچے، بیٹی مریم وقار، بیٹا اسماعیل وقار

اہم سنگِ میل: نیازی گروپ لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ

ابتدائی اور اعلٰی تعلیم: ایم بی اے

پروفیشن یا بزنس: بزنس کنسلٹینٹ، مارول سسٹم، مارکیٹنگ مینیجر، ال دوسر انٹرنیشنل کمپنی لمیٹیڈ، جدہ سعودی عرب

ادبی زندگی کا آغاز: دسویں جماعت سے

ادبی اساتذہ یا رہنما: ڈاکٹر شہناز مزمل

ادبی اصناف:

کل کتابوں کی تعداد: گوادر نیوز بکس 9 جلدیں، گوادر ہینڈ بک، بیسٹ لائف نوٹس 10 جلدیں، من کٹہرا، شہر داغدار، سوز محشر، مثلِ کلیات، دورِ حاضر کے نمایاں شعراء اور شاعرات

زیر طباع کتابیں: سوز محشر، دورِ حاضر کے نمایاں شعراء اور شاعرات

غیر ملکی دورے: سعودی عرب

آدبی آیوارڈز: ادب سرائے لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ

آدبی تنظیم یا ادبی تنظیموں سے وابستگی: ادب سرائے انٹرنیشنل

پریس اور میڈیا سے وابستگی: حسبِ ضرورت، ادبی اور کمرشل پریس اینڈ میڈیا

ریسرچ یا تحقیق: Gwadar Newsbooks, Gwadar Handbook, Best Life Notes

مختصر پیغام: جو بول نہیں سکتے ان کی زبان بنیں

ویب سائٹ: www.mianwaqar.com
ای میل:mianwaqarpk@yahoo.com
سوشل میڈیا لنک: mianwaqarpk/https://www.facebook.com

شاعر کا نمائندہ شعر

لفظ وہ تخلیق کی دہلیز پر جب دھر گئے
شعر دو اُترے مگر وہ بات ساری کر گئے

میاں وقارالاسلام

....

ایک شام ایک شاعر

....

زباں ذکرِ الٰہی سے کبھی خالی نہیں ہوتی
ہوں جیسے بھی مرے حالات بدحالی نہیں ہوتی

اگر منزل ہی باطل ہو ڈگر سیدھی نہیں ہوتی
مسافت راہِ حق پر ہو تو پامالی نہیں ہوتی

....

پھیلا ہوا ہے چار سُو یہ رَب کا نور ہے
میں کیا ہوں مجھ کو کس لیئے خود پر غرور ہے

مجھ بے خبر کو آج تک اپنی خبر نہیں
میرے لہو میں دوڑتا رَب کا شعور ہے

....

اُبھرتے سورج کا سلام تیرے نام کر دیتا

دن کے سارے تام جھام تیرے نام کر دیتا

اختیار ہوتا گر اس بہار پر میرا

رنگ و بو کے انتظام تیرے نام کر دیتا

....

سُن تو سہی وہ کیا کہتا ہے

خود میں کیوں ڈوبا رہتا ہے

ایک چُبھن ہے اس کے اندر

آنکھوں سے دریا بہتا ہے

....

ہمیں جاں کے بدلے نہیں ملا

دل مہنگا ہے یا سستا ہے

سب راز میرے بہہ جاتے ہیں

کیا عجب آنکھوں کا رستہ ہے

....

تم میری محبت ہو میری سزا نہیں ہو

اک بار کہہ دو مجھ سے کہ تم خفا نہیں ہو

مانا خطائیں میری بے حد شمار ہوں گی

میں بھی نہیں فرشتہ تم بھی خدا نہیں ہو

....

اُس کی آنکھوں پہ کیا کہا جائے

اُس کے ہونٹوں پہ کیا لکھا جائے

وہ تو ہے زندہ غزل کی صورت

اُس کے بارے میں کیا کہا جائے

....

اگر یہ ضد ہے تمہاری تو کیسے ممکن ہے

میں لاکھ چاہوں بھی تجھ کو منا نہیں سکتا

رہے ہیں تم سے ہی وابستہ لمحے خوشیوں کے

وہ عید، عید نہیں تو جو آ نہیں سکتا

....

سُنا ہے آج کی رات چاند نظر نہیں آیا

شاید مجھ سے رُوٹھا تھا جو اِدھر نہیں آیا

دل کی بازی میں تم سے ہار بیٹھا تھا

باز تو پھر بھی اے بازی گر نہیں آیا

....

من کٹہرا میں جب ٹھہرا شرم کا خود پہ پایا پہرا

لب خاموش تھے آنکھیں نَم تھیں سر بھی جھکا ہوا تھا میرا

....

اے دوست مجھ میں کوئی فرشتہ نہ کر تلاش

انساں کی دسترس میں فرشتہ نہیں آتا

....

حالِ دل بیاں کرتا ہوں رازِ دل عیاں کرتا ہوں

اہل دل شاعر کہتے ہیں شاعری کہاں کرتا ہوں

....

اے کاش ہجر موسم تم بھی تو کبھی دیکھو

ذرا ہم بھی جان جائیں کتنے تم افلاطوں ہو

....

حق میں تیرے جہاں وکالت نہیں جاتی

ہم سے وہاں لگائی عدالت نہیں جاتی

....

راستوں کا جنگل ہے انتظار کرتا ہے

شخص ہے وہ پھولوں سا پھر بھی خوار کرتا ہے

....

میری زمین بھی مجھے کھا پائے گی کتنا

سارے بدن پہ میرے ورثے لکھے ہوئے ہیں

....

یہ قطرے جو پلکوں پہ ٹھہرے ہوئے ہیں

مسلسل مرے ضبط کی انتہا ہیں

....

بھولا نہیں تجھے میں بس یہ بتا رہا ہوں

میں دل جلا نہیں ہوں میں دل جلا رہا ہوں

....

چند روز اپنی تم سے جو قربت نہیں رہی

تم سمجھے یہ کہ مجھ کو محبت نہیں رہی

....

ایسا احساس دلاتا ہے بشر

سب فرشتوں سے بڑا ہو جیسے

....

دوستی کی مثال کیسے دوں

میرے ہمدم تری مثال کے بعد

....

کبھی یقین تمہیں میں دِلا نہیں سکتا

میں بعد تیرے کہیں دل لگا نہیں سکتا

میاں وقار الاسلام

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

ایک شاعر ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعر
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
جتنا ساماں بھی اکٹھا کیا، اس گھر کے لیے
بھول جائیں گے اسے نقل ِ مکانی میں کہیں
جناب ابرار احمد
وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کا نمائندہ شعر

جتنا ساماں بھی اکٹھا کیا، اس گھر کے لیے
بھول جائیں گے اسے نقل ے مکانی میں کہیں

جناب ابرار احمد

ایک شام ایک شاعر

یہ جو منظر ترے آگے سے سرکتا ہی نہیں
اس میں شامل ہے تری آنکھ کی حیرانی بھی

مے کدہ بند ہوا، بھر گیا پیمانہ جاں
گفتگو اب، در و دیوار خرابات سے ہے

خواب سے جس نے جگایا ہے ہمیں
وہ کہیں نیند کا جھونکا ہی نہ ہو

بند ہے اب وہ گھر وہ دروازہ
بول اب کے تو مر رہے گا کہاں

چشم بیمار سو گئی جس دم
تو مرے چارہ گر، رہے گا کہاں

ہر دم، دم رخصت ہے مرے دوست، رہے یاد
ہم جاتے ہیں جانے کا اشارہ نہیں کرتے

میں خوابِ ہجر سے جاگا تو ڈھونڈھ لوں گا تجھے
تو اس نواح میں ہو گا' مگر کہاں ہو گا

ہر ایک آنکھ میں ہوتی ہے منتظر کوئی آنکھ
ہر ایک دل میں کہیں کچھ جگہ نکلتی ہے

یہاں کسی کی نظر کا کچھ اعتبار نہیں
کہ جو بھی دیکھتا ہے درمیاں سے دیکھتا ہے

دل میں کیا تھا جو کھو گیا ہے کہیں
میر انقصان ہو گیا ہے کہیں

یہاں مہماں بھی آتے تھے ہوا بھی
بہت پہلے یہ گھر ایسا نہیں تھا

یہاں کچھ لوگ تھے، ان کی مہک تھی
کبھی یہ رہ گزر ایسا نہیں تھا

اس خاک میں پنہاں ہے کوئی خواب مسلسل
ہے جس میں کشش عالم فانی سے زیادہ

ہم پہ اے دوست، ہاتھ رکھ اپنا
ہم میں اب حوصلہ نہیں موجود

میں اپنے خواب تمنا سے کیا نکلتا ہوں
جوارِ قریہ غفلت میں جا نکلتا ہوں

بھر لائے ہیں ہم آنکھ میں رکھنے کو مقابل
اک خواب تمنا، تری غفلت کے برابر

کام نمٹائے چلے جاتے ہو
کیا کہیں اور کی تیاری ہے

چھپا بیٹھا ہوں اپنے آپ میں، اور
کئی جانب سے دیکھا جا رہا ہوں

رات افسوں ہے، کہیں کا نہیں رہنے دیتی
دن کو سوئے نہ کوئی، رات کو جاگا نہ کرے

ہم نے اک شہر بسا رکھا ہے دیواروں میں
کام جو دل نے کیا، چشم تماشا نہ کرے

گو فراموشی کی تکمیل ہوا چاہتی ہے
پھر بھی کہہ دو کہ ہمیں یاد وہ آیا نہ کرے

یہ اسیری نہیں، رہائی نہیں
یہ تو کچھ اور ہی مصیبت ہے

جناب ابرار احمد

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
سمے کے اک طمانچے کی ذرا سی دیر ہے صاحب
ہماری یہ فقیری کیا تمھاری بادشاہی کیا
امجد غزالی
ایک شاعر ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعر

وقارِ سخن میں خوش آمدید

شاعر یا شاعرہ کا نام: امجد محمود

آدبی تخلص: غزالی

والد کا نام: محمد علی

ملک اور شہر: پاکستان-چو آسیدن شاہ

ازدواجی زندگی: شادی شدہ

بچے: بیٹے / بیٹیاں: ایک بیٹا ایک بیٹی

بچوں کے نام + عمریں: یزمان علی امجد + ابرش فاطمہ

ایک یا دو عدد تصاویر:

اہم سنگِ میل: زیارت روضہء رسول و بیت اللہ شریف

ابتدائی اور اعلیٰ تعلیم: مڈل تک گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول رتوچھہ

اور میٹرک یو سی ہائی سکول چو آسیدن شاہ ضلع چکوال سے پاس کیا

تین سالہ ڈپلومہ ٹیکسٹائل سپننگ فیصل آباد سے

لینڈ سروے میں ایک سالہ ڈپلومہ

پروفیشن یا بزنس: خطاطی

ادبی زندگی کا آغاز: 1992

ادبی اساتذہ یا رہنما: سائیں غلام حیدر صاحب آف سہوترہ

ادبی اصناف: غزل، نظم، قطعہ، گیت۔ دوہڑہ وغیرہ

پسندیدہ صنف: غزل اور آزاد نظم

کل کتابوں کی تعدار: کوئی نہیں

زیر طباع کتابیں: کوئی نہیں

دیگر مشاغل: کیلیگرافی، کلاسیکی موسیقی سننا

غیر ملکی دورے: افغانستان، سعودی عرب

آدبی آیوارڈز: کوئی نہیں

آدبی تنظیم یا ادبی تنظیموں سے وابستگی:لوکل ادبی فورم بزم سوز، جھنگڑ پنجابی ادبی سنگت چکوال،، حصار ادب انٹر نیشنل

پریس اور میڈیا سے وابستگی:

ریسرچ یا تحقیق:

مختصر پیغام: ایک اچھا ادیب وہ ھے جو اچھا انسان ھے اور اچھا انسان وہ ھے جو انسانیت سے پیار کر تا ھے

میرا پیغام یہ ھے کہ انسانیت سے محبت کو فروغ دیا جائے

ویب سائٹ:

ای میل:ghazaali.jee@gmail.com

سوشل میڈیا لنک

amjidkaleem.ghazaali.3/https://www.facebook.com

ایک شام ایک شاعر

شاعر کا نمائندہ شعر

سمے کے اک طمانچے کی ذرا سی دیر ھے صاحب
ھماری یہ فقیری کیا تمھاری بادشاھی کیا

امجد غزالی

ایک شام ایک شاعر

تیرے کاجل کی جو مد ہے حد ہے
ایک عالم پہ ہی زد ہے حد ہے

ایک دن ہم بھی چھوڑ جائیں گے
خاک پر لکھ کے داستان خاک

میں آنکھیں چھوڑ آیا ھوں
کہیں موجوں کے دھارے پر

تھام رکھا تھا مگر چھوٹ گیا
جام ٹوٹا کہ نہیں یاد نہیں

زندگانی نہ پوچھیئے کیا ہے
اتنا مشکل سوال مت کیجیئے

اور پردے میں رہوں گا تو ندامت ھوگی
ظلمت شب جب مرے راز اگلنا چاہے

چھیڑ مت آج ہم فقیروں کو
ساقیا احتراز رہنے دے

کانچ کا دل تھا جو ٹوٹا ہے مرے سینے میں
بے زباں چیز ہے ٹوٹی تو شکایت کیسی

شوخ بدن کی خوشبو ہو گی
شہر میں جس کا چرچا ہو گا

وہی ہے موت کا قصہ پرانا
صلیب زندگانی بھی وہی ہے

اسکی بس اک نگاہ نے مسمار کر دیا
آیا جو میری ذات کی تعمیر کیلیئے

قطعہ

سچ جب کہنا پڑ جاتا ہے
رنج اٹھانا پڑ جاتا ہے
بعض اوقات رقیبوں سے بھی
عہد نبھانا پڑ جاتا ہے

کچھ تازہ رستے زخموں پر
ہو نشتر کا چھڑکاؤ بھی

حوض کوثر پہ اہل ایماں میں
نور بانٹیں گے پانچ کے پیکر

قطعہ

نیرنگ تاج شاہی فقید المثال ہے
جشن طرب غریبوں کا زیر ملال ہے

مزدور کھا رہے ہیں یہاں راستوں کی دھول
مسند نشیں سے کہہ دو کہ جینا محال ہے

بے خودی میں شب وصل پی اسقدر
خواب غفلت میں دیکھا حرم ساقیا

میں آنکھیں موند لیتا ہوں ہمیشہ
کبوتر کی طرح بلی کے ڈر سے

چشم رہنے دے نیم باز یونہی
ساعت دلفریب رہنے دے

امجد غزالی

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan
WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کا نمائندہ شعر:

بہت اچھے تھے دن وہ جن دنوں میں اتنا سادا تھا
کہ ہر اک شخص کو خود سے بہت بہتر سمجھتا تھا

صفدر صدیق رضی

ایک شام ایک شاعر

زندگی ساری خیال و خواب کی تصویر کر دی
اس نے اظہارِ محبت میں بڑی تاخیر کر دی

بچھڑ گیا تو پھر اس یارِ خوش جمال کے بعد
کسی سے جی نہ لگا اتنے ماہ و سال کے بعد

ھر اھلِ درد سے اب دوستی ھماری ھے
کسی کی پہلی محبت کا فیض جاتی ھے

یہ احترام محبت میں ھم نے سیکھا ھے
کوئی کسی کا اگر ھے تو پھر اُسی کا ھے

تم بھول گئے تھے جہاں اک دیپ جلا کر
آیا ھوں میں اس گھر کو لگی آگ بجھا کر

نوعمری کے عشق سے میں تا عمر خراب ھوا
قبل از وقت کئی باتوں کا علم عذاب ھوا

خشک پتّا ھوں زمیں سے نہ اٹھا رھنے دے
اک ھرے پیڑ کے سائے میں پڑا رھنے دے

کسی نے حال نہ پوچھا تمام بستی میں
ضمیر بیچ دیا میں نے تنگدستی میں

بوجھ تھا جسکا چہرے پر وہ قرض چکانے آیا ھوں
لیکن اپنے خواب نہیں آنکھیں لوٹانے آیا ھوں

عشق مامور ھے خود میری نگہبانی پر
اس کے ھونٹوں کے نشاں ثبت ھیں پیشانی پر

ھمارے ھاتھ میں جب تک کسی کا ھاتھ نہیں
سخن کا فیض مسلسل ھمارے ساتھ نہیں

جب تک پاس رھے تو جوبن سونا کہلاتا ھے
سونپ دیا تو پل بھر میں یہ مٹّی ھو جاتا ھے

اتنے ساتھ نہیں چھوٹے پامالی میں

جتنے رشتے ٹوٹ گئے خوشحالی میں

ذراسی دیر کو کھل کر بکھر گیا ھوں میں

برائے حسنِ چمن کچھ تو کر گیا ھوں میں

آخر کو مختصر ھے جگہ امتحان کی

عادت نہ ڈال اتنے کشادہ مکان کی

کبھی کبھی تو وہ یوں مہربان ھوتا ھے

کہ خود پہ اور کسی کا گمان ھوتا ھے

طوافِ کعبہ میں تیری طرف جو دھیان گیا

میں اپنے عشقِ مجازی سے ھار مان گیا

تم امیدِ وصال اگر رکھتے

ھم جوانی سنبھال کر رکھتے

جل گیا چہرہ تو رنجش نہیں کی

ھاں بس آئینے کی خواھش نہیں کی

ریزہ ریزہ ھوں نہیں اور بکھر سکتا میں

اب کوئی اور محبت نہیں کر سکتا میں

مجھ سے پل بھر کو بھی وہ شخص بھلایا نہ گیا
آگئی ھے مِرے بچّوں میں شباھت اُس کی

صفدر صدیق رضی

وقارِ سخن میں خوش آمدید

waqaresukhan/www.facebook.com :FACEBOOK PAGE

waqaresukhan/www.mianwaqar.com :WEBSITE LINK

ایک شاعر ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعر
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
بہت محتاط روز و شب گزارے اس لیے شاید
منافع بھی نہیں کوئی خسارا بھی نہیں کوئی
جناب افتخار شوکت
وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر-تعارف

شاعر کا نام: جناب افتخار شوکت ایڈوکیٹ، لاہور ہائی کورٹ

چئیرمین: لاہور ادبی فورم، سابق صدر روٹری کلب

ادبی تخلص: افتخار شوکت

والد کا نام: جناب چوہدری شوکت علی (صوبائی سول سروس)

تاریخ پیدائش: 23 دسمبر 1976

آبائی شہر: ساہیوال

موجودہ رہائش: لاہور

ازدواجی زندگی: شادی شدہ، ایک بیٹی مہرین افتخار، اہلیہ آسیہ افتخار (ماہرِ تعلیم، اسسٹینٹ پروفیسر فزکس)

پیشہ: وکالت، تعلیم، سوشل ورک، شاعری، ادبی خدمات

تعلیم: ایل ایل بی

کتابیں: خوشبو تیرے نام، غزلیں تیری آنکھوں جیسی، پیار کی پہلی بارش، محبت روشنی ہے

ای میل: iftikharch786@yahoo.com

سوشل میڈیا لنک: www.facebook.com/iftikhar.shaukat

ایک شام ایک شاعر

شاعر کا نمائندہ شعر

بہت محتاط روز و شب گزارے اس لیے شاید

منافع بھی نہیں کوئی خسارا بھی نہیں کوئی

جناب افتخار شوکت

آپ سے باخدا محبت ہے

اور بے ساختہ محبت ہے

میرا پہلا سخن تمہارا نام

میری پہلی دعا محبت ہے

فرصت نہیں تھی لوگوں کو رقص و سرور سے

میں شہر کو بچانے میں تنہا لگا رہا

کمروں میں لوگ پیاس سے چپ چاپ مر گئے

دیوار و در کے ساتھ ہی دریا لگا رہا

جس نے میری آنکھیں خوابوں سے بھر دی ہیں

اس کا ہر احسان اُٹھایا جا سکتا ہے

جس کا نام محبت رکھا ہے سب نے

وہ نغمہ ہر ساز پہ گایا جا سکتا ہے

کیسے کیسے سوال کرتی ہیں

تیری آنکھیں کمال کرتی ہیں

ہم تعارف بھی وہاں اپنا کرائیں کیوں کر

جانِ محفل کو وہ محفل سے اُٹھا دیتے ہیں

مِنت سے لاجھ کو نہ مَنت سے ملا تھا

یہ مرتبہء عشق رفاقت سے ملا تھا

تھی ملنے کی جتنی بھی خوشی دُکھ بھی تھا اتنا

وہ مجھ سے رقیبوں کی اجازت سے ملا تھا

بہت مانوس ہوتے ہیں درودیوار انسان سے

مکیں جب چھوڑ جائیں تو مکاں خاموش رہتے ہیں

محبت میں اک ایسا موڑ بھی آتا ہے جب شوکت

یقیں خاموش رہتے ہیں گُماں خاموش رہتے ہیں

سیدھے سادوں کو بھی ہشیار بنادیتے ہیں

دھوکے دنیا کے سمجھدار بنادیتے ہیں

تم یونہی دور رہا کرتے ہو ہم سے ورنہ

جس کو چھولیں اسے شہکار بنادیتے ہیں

یوں لگا جیسے کسی نے دی صدا

ہر قدم پر ہی مجھے رکنا پڑا

اس کی آنکھوں سے جو بھی اشک گرا

پھول مٹی پہ بن گیا مرے دوست

کیا بتاؤں جہاں کے بارے میں

میں یہاں ہوں نیا نیا مرے دوست

لفظ کو پھول بنانے ہی بہت دیر لگی
حالِ دل اُس کو سنانے میں بہت دیر لگی

جو کبھی ترکِ تعلق کی طرف اُٹھتا ہے
وہ قدم مجھ کو اُٹھانے میں بہت دیر لگی

جناب افتخار شوکت

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
اب آسمان سارا میری دسترس میں ہے
اُنگلی اُٹھا کسی بھی ستارے کی بات کر
جناب سلیم فگار
ایک شاعر ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعر

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کا نمائندہ شعر:

اب آسمان سارا میری دسترس میں ہے
اُنگلی اُٹھا کسی بھی ستارے کی بات کر

جناب سلیم فگار

ایک شام ایک شاعر

اسے بستی سے باہر جنگلوں میں دفن کر آؤ
مرے لوگوں کو یہ غربت بہت سفاک کر دے گی

اب دیکھیے کہ دستِ ہنر کب نظر کرے
ہم چاک پر ہی سوکھ نہ جائیں دھرے، دھرے

کرن کے اُجلے دامن ہی سے ساتوں رنگ نکلے ہیں
سو کود کورشنی کی طرح سادہ کر رہا ہوں میں

میں پھول بھیجتا تم کو مگر چمن میں مرے

ہری نہ ہو سکی اب کے برس بھی ڈال کوئی

شاخ در شاخ تری یاد کی ہریالی ہے

ہم نے شاداب بہت دل کا شجر رکھا ہے

میں زندہ ہوں کئی صدیوں سے اب تک

فقط چہرے بدلتا جا رہا ہوں

بکھرا ہوا ہوں کتنے زمانوں میں ٹوٹ کر

پورا ابھی سمیٹ کے لایا نہیں گیا

پوروں سے نکل کر یہ کہاں جاتی ہے جانے

آتی ہی نہیں ہاتھ میں پارہ سی کوئی شام

ذرا سی دیر میں جنگل دھمال ڈالے گا

ذرا سا تیز ہواؤں کا ساز ہونے دے

ہم اہلِ نظر، اہلِ قلم، اہلِ محبت

کیا ہوتا اگر دیدہء بیدار نہ ہوتے

آج بھی روحیں بھٹک رہی ہیں کھیتوں میں کھلیانوں میں

گاؤں سے جو بس گئے آ کر شہروں کے ویرانوں میں

میرے اندر سناٹا ہے صدیوں کی تنہائی کا
وقت کی چیخیں گونج رہی ہیں میرے دونوں کانوں میں

بہت تقسیم ہونی ہے، بہت تفریق ہونی ہے
ابھی تو وقت کے ہاتھوں مری تصدیق ہونی ہے

وقت اک بگڑا ہوا بچہ ہو جیسے شاہ کا
ہر گھڑی ہی اک نیا جس کو کھلونا چاہیے

سب لوگ ہیں شکووں سے بھرے تھال اُٹھائے
مجھ کو ہے مگر تم سے گلہ اور طرح کا

جلا کے راکھ کیا اور یوں ہی چھوڑ دیا
پھر اس کے بعد ہواؤں کے ہم حوالے ہوئے

تو نہیں ہے تو کتنا تنہا ہوں
ساتھ یوں تو جہان ہوتا ہے

تم میرے لیے ہجر کی سولی پہ نہ چڑھنا
چن لینا اُسے جو تمہیں اچھا نظر آئے

میں نے جو اُس کو چوم لیا تھا جنون میں
اک روشنی سی بہنے لگی میرے خون میں

دل میں اُتار سوختہ صدیوں کی تشنگی
ذرے میں آئی وسعتِ صحرا نہیں ابھی

-
تمہاری یاد کی بارش برستی ہے مرے دل پر
مری آنکھوں کو آتا ہی نہیں ہے بے وضو ہونا

میں" کے اندر کتنے "ہم" ہیں
جسم میں کتنی روحیں ضم ہیں

جسے دیکھو وہی بچہ تو گہری سوچ میں گم ہے
نہ ہنستا ہے نہ کوئی ریت کا اب گھر بناتا ہے

جناب سلیم فگار

~~~~~~

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan
~~~~~~

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
الہ تو وحدہ احد تو لم یلد و لم یولد
تو لاشریک الصمد تو لم یلد و لم یولد
جناب شوزیب کاشر
ایک شاعر ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعر

وقارِ سخن میں خوش آمدید

~~~~~~

ایک شام ایک شاعر

~~~~~~

....

شاعر کا نمائندہ شعر:

....

الہ تو وحدہ احد تو لم یلد ولم یولد
تو لاشریک الصمد تو لم یلد ولم یولد

جناب شوزیب کاشر

....

شاعر کا نام: شوزیب صادق
آدبی تخلص: کاشر

والد کا نام: صادق حسین نثار

ملک اور شہر: راولاکوٹ آزاد کشمیر

ازدواجی زندگی: شادی شدہ

اہم سنگِ میل: نوعمر صاحب کتاب شاعر ہونے پر حکومتِ پاکستان کی طرف سے گولڈ میڈل 2004 میں
پاکستان وہندوستان کے نامور نعت خوانوں اور غزل گو گلوکاروں نے نعوت اور غزلیات کو گایا

کئی ویبسائٹز نے کلام کو اپنے صفحے پر نمایاں طور پر چھاپا

poets/shozeb-kashir?lang=ur/https://www.rekhta.org

shozaib-kashir.html?m=1/11/2017/touseefturnal.blogspot.hk//:http

Dua-Ali-Poetry.html?m=1/11/www.duaalipoetry.com/2017//:http

شوزیب_کاشر=index.php?title/http://naatkainaat.org

B8jBRrHijFDkRVV6Xy1GWTBYSzA/view?u0/file/d/https://drive.google.com
sp=drivesdk

urdu/?p=3922/www.scholarsimpact.com//:http

blog-post_22.html?m=1/11/2017/touseefturnal.blogspot.hk//:http

/shozaib-kashir-introduction/adbimanzarnama/https://onlineurdu.com

ابتدائی اور اعلیٰ تعلیم: میٹرک صدیق اکبر ماڈل سکول راولاکوٹ
ماسٹرز ان انگلش آزاد کشمیر یونیورسٹی 2011

پروفیشن یا بزنس: پیشہ تدریس

ادبی زندگی کا آغاز: 2002 میٹرک سے

ادبی اساتذہ یا رہنما: لیاقت شعلان، توصیف ترنل عبد السلام ثمر، شہزاد مجدی

ادبی اصناف: نعت، غزل
کل کتابوں کی تعداد: 2 طبع شدہ میں نے پیار بیچ دیا
نوائے خضر

زیر طباع کتابیں 1 شہِ لولاک نعت مناقب
مجھے راستے میں نہ چھوڑنا
اک شجر دیمک زدہ

غیر ملکی دورے: کوئی نہیں

ادبی آیوارڈز: گولڈ میڈل اوور آل پرفارمنس ایوارڈ 2004
آل پاکستان طرحی نعتیہ مقابلہ اول پوزیشن 2007
آل پاکستان یونیورسٹیز مقابلہ غزل اول پوزیشن 2009
ادارہ فروغِ نعت کے زیرِ اہتمام تنقیدی ردیفی مقابلوں میں متعدد بار نعت کو جید اساتذہ کی طرف سے اول پوزیشن سے نوازا
ادارہ نعت اکیڈمی کی طرف سے سال 2016 کی بہترین نعت مقابلہ میں سوم پوزیشن
ادارہ بیسٹ اردو پوئیٹری کی طرف سے متعدد ایوارڈز
احمد ندیم قاسمی ایوارڈ
سندِ اعزاز برائے ادبی خدمات
سندِ توصیف برائے ادبی خدمات

آدبی تنظیم یا ادبی تنظیموں سے وابستگی: پونچھ ادبی سوسائٹی راولاکوٹ بطور جنرل سیکرٹری
کشمیر سحر ادب نائب صدر

پریس اور میڈیا سے وابستگی: ادارہ بیسٹ اردو پوئیٹری
ریسرچ یا تحقیق:
مختصر پیغام: بے ذرر ہونے سے لے کر نفع بخش ہونے کا سفر انسانیت کی معراج ہے

ویب سائٹ:

touseefturnal.blogspot.com

touseefturnal.tumblr.com

UCvWq7-0Sdc107G-yPpoaOhA/channel/https://www.youtube.com

ای میل:

shozaib.kashir@gmail.com

touseefturnal@gmail.com

سوشل میڈیا لنک

/Shozaib.kashir.poet/https://www.facebook.com

185profile.php?id=100007536126/https://www.facebook.com

ایک شام ایک شاعر

پوشاکِ عمل جامۂ کردار پہن لوں

سر تابقدم اسوۂ سرکار پہن لوں

....

حسن کی دیوی کو مجھ پر رحم آیا اور کہا

میں تری دیمک اتاروں آ ادھر دیمک زدہ

....

ہم ایسے لوگ محبت کے خاندان سے ہیں

ہم ایسے لوگوں سے نفرت نہیں نہیں مرے دوست

....

تشنۂ لمس رہیں وصل رُتیں بھی کاشر

اُس نے پہنا بھی کبھی مجھ کو آدھا پہنا

....

کاشر مرا وجود مکمل نہ ہو سکا

اس کے بغیر جیسے میں آدھا رہا سدا

....

مفلسی ننگا ناچ سکتی ہے

سیٹھ جی جب کریں اشارہ جی

....

مکان ہے نہ مکیں ہے فنا ہے سب یعنی

یہاں جو ہے وہ نہیں ہے فنا ہے سب یعنی

....

جب بھی چاہا کہ اسے اپنا بنالوں کاشرؔ

بن گیا راہ کی دیوار مقدر میرا

....

کُن کہوں اور کام ہو جائے

آدمی ہوں کوئی خدا ہوں کیا

....

سب ایک جیسے حزیں دل تھے جمع ایک جگہ

یتیم بچوں کو دار الامان اچھا لگا

....

فقیہہِ وقت کے مسلک سے اختلاف کیا

سو مجھ پہ بنتا ہے فتویٰ کہ دہریہ ہوں میں

....

خارۂ وخشت وسنگ ہوں جو بھی ہوں تیرا رنگ ہوں

خود کو بتاؤں آئینہ میری سرشت میں نہیں

....

دستِ سقراط پہ بیعت میں نے بھی کی ہوئی ہے

لازماً زہر نگل جاؤں گا اک دن میں بھی

....

نووارد اِقلیمِ سخن بندۂ ناچیز

اک عام سا شاعر ہوں میں غالب نہیں صاحب

....

کاشر میں ہوتا جون تو مصرعہ یہ باندھتا

میں فارہہ کے ساتھ ہوں تم کس کے ساتھ ہو

....

بچھڑ گئے تھے کسی روز کھیل کھیل میں ہم
کہ ایک ساتھ نہیں چڑھ سکے تھے ریل میں

....

افسوس بہت دیر سے آیا ہے تُو کاشرُ
اِس پانچ مئی کو مری شادی ہے چلا جا

....

یہ دشت ہے اور اس کا ایک اصول ہے
ادھر اُدھر یہاں وہاں کوئی نہیں

جناب شوزیب کاشر

....

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
میری املاک سمجھ بے سر و سامانی کو
ایک مدت سے میں لاحق ہوں پریشانی کو
علی مزمل
ایک شاعر ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعر

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر - تعارف

شاعر کا نمائندہ شعر

میری املاک سمجھ بے سر و سامانی کو
ایک مدت سے میں لاحق ہوں پریشانی کو

علی مزمل

....

ایک شام ایک شاعر

....

نہ ماہ رونہ کسی ماہتاب سے ہوئی تھی
ہمیں تو پہلی محبت کتاب سے ہوئی تھی

....

یہ آگہی کا ثمر ہے کہ روبہ رو میرے
مرے بدن کی طرح آئینہ بھی زرد ہوا

....

زندگی ہے زمین کی وسعت
قبر ہے اختصار مٹی کا

....

گر علی میں نہ رہوں اپنے گماں سے سیراب
دشتِ بے آب کی وسعت مرے در تک آئے

....

جو آنکھوں سے نکل جائیں تو ہر سو دشت ہے مجھ میں

یہ آنسو ضبط کے سارا بدن سیر اب رکھتے ہیں

....

بدن کی ساری تمازتیں ماند پڑ رہی ہیں

وہ بے بسی ہے کہ پارسائی پہ آگیا ہوں

....

عشق کے روگ جدا ہجر کے آزار جدا

خوف کا بوجھ الگ درد کے بازار جدا

دل کی تقسیم ہوئی شیوۂ مہمان نواز

مسندِ یار دگر خانۂ اغیار جدا

....

تصور منکشف از بام ہو جانے سے ڈرتا ہوں

عطائے کشف کے اتمام ہو جانے سے ڈرتا ہوں

....

اب اگر نہیں ہو گا پھر نہ جانے کب ہو گا

بے سبب نہیں آئے دشتِ نارسائی میں

....

دوستو تعمیر مدفن اس جگہ کرنا مرا

جس جگہ پر آدمی کا نقشِ پا کوئی نہ ہو

....

مشتعل زمانے میں عدل مستحب ہو گا

اب اگر نہیں ہو گا پھر نہ جانے کب ہو گا

بے سبب نہیں آئے دشتِ نارسائی میں

کوئی مصلحت ہو گی کوئی تو سبب ہو گا

....

کوئی زنگار پسِ شیشۂ دل ہو ایسا

عکس چہرے کا نظر قلب و جگر تک آئے

....

خرمنِ ذات پہ اک یاد کے سائے ہیں دگر

میری ہستی پہ سحاب اس لیے چھائے ہیں دگر

....

کل شب ترا خیال بڑی دیر تک رہا

جینا مرا محال بڑی دیر تک رہا

اک عمر دو گھڑی میں محبت کی کٹ گئی

بچھڑے تو ایک سال بڑی دیر تک رہا

....

بابِ تحریر مکافاتِ جنوں تھا یوں تھا

سوزِ دل درجۂ ایقان و سکوں تھا یوں تھا

رات تا دیر لبِ بام رہے اشک رواں
قصۂ گریۂ مہتابِ زبوں تھا یوں تھا

علی مزمل

....

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
جانے کس نیند میں سوئے تھے میرے شہر کے لوگ
دن نکلنے پہ بھی بیدار نہیں تھا کوئی
شاعر: سیف الرّحمان سیفی
ایک شاعر ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعر

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کا نمائندہ شعر:

"جانے کس نیند میں سوئے تھے میرے شہر کے لوگ"
"دن نکلنے پہ بھی بیدار نہیں تھا کوئی"

شاعر: سیف الرّحمان سیفی

ایک شام ایک شاعر

میری آواز مرا لہجہ ہو پہچان مری
میں نے کب تجھ سے کہا ہے کہ مجھے میر بنا

جا بہ جا بکھرے مظاہر پہ نظر رکھ اور پھر
جو بھی ادراک پہ آئے اسے تحریر بنا

یہ تجھے کس کی دعا ہے سیفی
ہر بلا سر سے ٹلی جاتی ہے

کل بزمِ دوستاں میں تعارف کے واسطے
حیرت ہے اپنا نام بتانا پڑا مجھے

زخم دیتا رہا وہ سلسلہ وار

آخرِ کار مجھ کو مار دیا

اختلاف اس کا حق ہے لیکن یار

اسے کہنا کہ مجھ سے بات کرے

یوں سمجھتے ہو اسے اپنی ضرورت سیفی

جیسے دنیا میں کوئی اس کے سوا ہے ہی نہیں

میسر خود کو بھی آتے نہیں ہم

یہ ہونا بھی ہے کیا ہونا ہمارا

تو اپنی بے گھری کو رو رہا ہے

یہاں ملبا پڑا ہے زندگی کا

سمجھتے ہو جسے تم رازِ پنہاں

مرے ادراک پر وہ بھی عیاں ہے

میں سایا جس حقیقت کا ہوں سیفی

خدا جانے حقیقت وہ کہاں ہے

کیسی تجدید. شناسائی ہوئی ہے اب کے

بزم. یاراں ہے مگر.. یار نہیں ہے کوئی.

کس خرابے میں بسا ہوں کہ جہاں پر سیفی
بات کرنے کا..........روادار نہیں ہے کوئی

اپنے محور سے ہٹ رہی ہے زمیں
آسماں ہم پہ آ گرے گا کیا

جس کھنڈر میں پڑا ہے تو سیفی
اس گھنڈر کو تو گھر کہے گا کیا

نظر سے دور ہے جو شے حسیں ہے
جو دیکھو پاس سے تو کچھ نہیں ہے.

لیے پھرتا ہوں میں آنکھوں میں جس کو
سوائے خواب کے.....کچھ بھی نہں ہے.

اس کی رسوائی کے ڈر سے سیفی
خود ہی دیوار اٹھا دی ہم نے

عقل کہتی ہے کہ مل جائے گا اس جیسا کوئی
دل یہ کہتا ہے کوئی ویسا نہیں ہو سکتا

شاعر: سیف الرّحمان سیفی

~~~~~~

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan
~~~~~~

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
خدا کا شکر ہے کوئی بچھڑ کر لوٹ آیا ہے
زمانے بھر کے افسانے بھی اپنے ساتھ لایا ہے
شاعر: سلیمان جاذب
ایک شاعر ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعر

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر: تعارف

نام: سلیمان جاذب

ملک: عرب امارات

پیشہ: صحافت

عہدِ دار: بانی وصدر مُسفرہ انٹرنیشنل (ادبی وثقافتی تنظیم)

ایونٹ سیکرٹری پاکستان جرنلسٹ فورم یواے ای (صحافتی تنظیم)

میڈیا سیکرٹری گلف اردو کونسل (آدبی تنظیم)

ممبر: پاکستان ایسیوسی ایشن دبئی

ممبر: پاکستان سوشل سینٹر شارجہ

ایڈیٹر ہفت روزہ اردو اخبار یواے ای

مدیرِ اعلیٰ آن لائن اردوڈآٹ کام ادبی سائٹ

www.onlineurdu.com

سی ای او مرچ مسالہ انٹرٹینمنٹ ای ٹی وی اینڈ فیشن میگزین

www.mirchmasala.tv

کتابیں: تیری خوشبو (شاعری)، سورج ڈوبا نہیں کرتے (فن وشخصیت)، قتلِ گل (تحقیق)، عشق قلندر کر دیتا ہے (شاعری)
تتلی دل پر اُترے گی (نظمیں)
انگلش زیرِ طبع

Glittering Journey

رابطہ:

Mob: 00971 55 6881677

Pak: 0303 3333106

Email: sjazib@gmail.com

شاعر کا نمائندہ شعر

خدا کا شکر ہے کوئی بچھڑ کر لوٹ آیا ہے

زمانے بھر کے افسانے بھی اپنے ساتھ لایا ہے

شاعر: سلیمان جاذب

ایک شام ایک شاعر

اس ہنسنے ہنسانے سے نہیں جائے گا کچھ بھی

اس میں تو نہیں کوئی بھی نقصان میری جان

کوئی ملتا نہیں گریبان چاک

اس کا مطلب ہے قیس مر گیا ہے

نظروں سے کسی کو بھی گراتے نہیں جاناں

ہر بات رقیبوں کو بتاتے نہیں جاناں

رہتے ہیں وہ مرجھائے ہوئے موسمِ گل میں

جو لوگ کبھی ہنستے ہنساتے نہیں جاناں

جب بھی اُس کی مثال دیتی ہو

جان میری نکال دیتی ہو

پہلے سنتی ہو غور سے باتیں

پھر سلیقے سے ٹال دیتی ہو

جاذب توڑا آئینہ

عکس کو چکنا چور کیا

یوں تو گھوما ہوں ایک دنیا میں

اپنی جانب نہیں چلا اب تک

ترے الفاظ تیرے ہیں تو ہوں گے

ترا لہجہ ترا لہجہ نہیں ہے

یقیناً خوشنما ہے دیکھنے میں

تمہارا شہر گھر جیسا نہیں ہے

آئینے کو بنانے والا بھی

آئینہ دیکھتے ہی ڈر گیا ہو گا

اسے تم مٹانے کی کوشش نہ کرنا

جو لکھا ہے دل پر وہ نام آخری ہے

مجھے عشق کرتے ہوئے لگ رہا ہے

مری زندگی کا یہ کام آخری ہے

گرچہ لگتا ہے کم بدلتی ہے

زندگی دم بہ دم بدلتی ہے

ہمیں ڈرنا نہیں آتا جاذبؔ

ہمیں پھر بھی ڈرایا جا رہا ہے

چاند سے یاری اپنی

اور تارے ہمسائے ہیں

عکس مسمار کرتا جاتا ہوں

روز اک آئینہ بناتا جاتا ہوں

شاعر: سلیمان جاذب

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

ایک شاعر ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعر
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
میں اس کے ہاتھ سے نکلا ہوا زمانہ تھا
وہ میری کھوج میں نکلا، بکھر گیا آخر
منیر انور
وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کا نمائندہ شعر:

میں اس کے ہاتھ سے نکلا ہوا زمانہ تھا

وہ میری کھوج میں نکلا، بکھر گیا آخر

منیر انور

ایک شام ایک شاعر

یہ لگاتار بولنے والے

سوچ کر بولتے تو اچھا تھا

تو مرے پیار کی کہانی کا

گم شدہ اقتباس لگتا ہے

یہ خاک بغض و عداوت سے پاک رکھنی تھی

زمینِ دل پہ شجر پیار کا اگانا تھا

اس سے کہا تھا شعر کہو ڈھنگ کا کوئی

وہ دھم سے فاعلات کی جھولی میں جا گرا

وہم انساں کو کہیں کا نہیں رہنے دیتا

کھا گئی اس کے ستاروں کی نحوست اس کو

ان فسانہ طراز لوگوں پر

آیئے قہقہہ لگاتے ہیں

شرم آتی ہے اگر اہلِ قلم بھی چاہیں

اپنی تصدیق کلیساؤں سے، درباروں سے

آنکھیں روشن، لہجے رس کے پیالے جی

یہ ہیں لوگ محبت کرنے والے جی

کسی کسی کا حسن نشیلا ہوتا ہے

کچھ شاعر بھی ہوتے ہیں متوالے جی

کتنے کنگال ہو گئے ہیں ہم

آنکھ میں خواب تک نہیں باقی

گالیاں دیتے ہوئے، شیخ نے ارشاد کیا

ہم تعلق نہیں رکھتے گنہ گاروں سے

تو ہے ویسا ہی ہو بہو یارا

خواب میں تھا جو روبرو یارا

تجھ کو سوچوں تو پھول کھلتے ہیں

دل کی نگری میں کوبکو یارا

میں نے اس وقت خواب اپنائے

جب مجھے گود سے اتارا گیا

بڑا بلیغ اشارہ تھا اس کی باتوں میں

ہمارا ذکر تھا اور راہ کے غبار کی بات

تشنہ لبی کا عکس دکھانے کی شرط تھی

صحرا میں اک سراب بنانا پڑا مجھے

حاسدوں کی کہاں کمی تھی ہمیں

تم نہ ہوتے تو دوسرا ہوتا

اک فسانہ پسِ فسانہ ہے

میں سنادوں اگر اجازت دو

کس قدر سوچتے ہو تم انور

ارے اظہار کر دیا ہوتا

صرف اپنا خیال رکھنا تھا

اور وہ بھی نہیں ہوا تجھ سے

کہا اُس نے کہ منزل اور کتنی دور ہے انورؔ
کہا میں نے، ہمیں اِس دھند کے اُس پار جانا ہے

منیر انور

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
ہے وطن تو ہم بھی ہیں اقرار ہونا چاہیے
جینے مرنے کا یہی معیار ہونا چاہیے
احمد ندیم جونیجو
ایک شاعر ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعر

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر-تعارف

نام:ندیم

قلمی نام:احمد ندیم جونیجو

شاعری کا آغاز:عہدِ طفولیت سے ہی اردو سے محبت ہوگئی جو کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ عشق میں تبدیل ہوتی گئی

تعلیم:ایم اے اکنامکس،2013 میں وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون، سائنس اور ٹیکنالوجی سے اردو میں ایم اے کیا.

ملازمت:شعبہ درس و تدریس سے بھی وابستگی رہی جو کہ ہنوز قائم ہے تاہم ایک سرکاری محکمے کے آئی ٹی سیکشن میں بطور ڈیٹا پروسیسنگ اسسٹنٹ کام کر رہا ہوں.

رہائش: کراچی میں سکونت پذیر ہیں.

ادبی سرگرمیاں: نظم کے ساتھ ساتھ نثر میں لکھنے کا شوق ہے، آجکل ایک طویل ناول پہ کام کرنا شروع کیا ہے.

دیگر سرگرمیاں::پی ٹی وی نیوز پر بطور نیوز کاسٹر بھی کچھ عرصہ کام کر چکا ہوں.

پسندیدہ شعراء:ڈاکٹر بشیر بدر، پروفیسر وسیم بریلوی، ندا فاضلی، محسن نقوی، قتیل شفائی اور احمد فراز وغیرہ شامل ہیں. دورِ حاضر کے شعراء میں عمیر نجمی صاحب سے بے حد متاثر ہوں.

Email : junejo_nadeem@yahoo.com

Cell: +923212125015

ایک شام ایک شاعر

شاعر کا نمائندہ شعر:

ہے وطن تو ہم بھی ہیں اقرار ہونا چاہیے

جینے مرنے کا یہی معیار ہونا چاہیے

احمد ندیم جونیجو

ایک شام ایک شاعر

چاند اتر آئے زمیں پر اک گھڑی

روبرو میں ان کے لانا چاہتا ہوں

موت ہے گر منزلِ راہِ حیات

موت سے آنکھیں ملانا چاہتا ہوں

برس رہی ہے شہر میں زور دار،
میری آنکھوں کی برسات ہو جیسے

یوں ہجر میں وقت گزر رہا ہے
زندگی کی میری آخری رات ہو جیسے

اشکوں کو کب تک آنکھوں سے اُبلتا دیکھوں
زندگی کا یہ منظر کبھی تو بدلتا دیکھوں

کوئی چین نہ پائے اور یہ عالم ہے کہ
سب کو محبت کی راہوں پہ چلتا دیکھوں

غموں. کی بھیڑ میں مجھے سبھی نے چھوڑ راہ لی
کھڑی تھی ساتھ میرے آکے بر ملا تُو زندگی

ندیم، گر ندیم کوئی ساتھ دے تو جان لے
کہ سب سے بڑھ کے ہے حسین و خوشنما تُو زندگی!

اسے تو رکھنا تھا ربط سب سے ہی زندگی کا
چلا گیا کیوں وہ ہم سے وعدے ہزار کر کے

خاک میں کیوں ملا دیا مجھ کو
م۔۔ثلِ آنس۔۔۔و بہا دیا مجھ کو

اس نے پ۔ردہ ہ۔۔ٹا کے چہرے سے
اک سخنور۔۔۔بنا دیا مجھ کو

ہے یہی خواہش ہماری سب رہیں مل کر ندیم
پاک و ہندوستان میں وہ پیار ہونا چاہیے

احمد ندیم جونیجو

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

ایک شاعر ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعر
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
آئینے سے بھی شرم آتی ہے
اپنے کردار سے گراہوں میں
عاصم تنہا
وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر -تعارف

اصل نام۔۔۔ محمد عاصم

ادبی نام۔۔۔عاصم تنہا

ولدیت۔۔۔ محمد رمضان خان

کاسٹ۔۔۔احمد خیل

تاریخ پیدائش۔:27:12:1992:

تعلیم۔۔۔۔۔
ایف اے۔۔وکٹرنری آئی ایس کورس۔۔اور۔۔ تھرمل سول پلاسٹک کورس

شاعری استاد۔۔۔۔استاد سیدہ ہماشاہ صاحبہ

شاعری آغاز۔۔۔2010

کتاب۔۔۔۔(پھر تنہا)۔۔۔۔اگست 2017 میں

زیر طبع۔۔۔

(1) شجرہ نسب۔۔۔ آخری مراحل میں ہے

(2)وہ آنکھیں اب بھی زندہ ہیں۔۔۔

(3)امراض مرغ۔۔۔

ایڈریس۔۔۔۔
چاندنی چوک۔۔ڈیلی کراس۔۔۔۔ تحصیل کلورکوٹ۔۔۔ ضلع بھکر

سیل نمبر۔۔۔

03450484873

ایل میل۔۔۔

Asimtanha656@gmail.com

ایک شام ایک شاعر

شاعر کا نمائندہ شعر

میرے دشمن تری اوقات بتادیتا ہے
ایک کاغذ پہ جو مرقوم ہے شجرہ تیرا،

عاصم تنہا

ایک شام ایک شاعر

وہ وقت دور نہیں، جب زمیں والوں پر
مکان ٹوٹے گا اور لامکان برسے گا

گمان کہتا ہے میرا کہ ایک دن مجھ پر
تری وفا، تری چاہت کا مان برسے گا

ایک مدت سے ستارے ہیں مرے گردش میں
کیوں مرے کام کے آخر میں زوال آتا ہے

رقم کر داستاں تنہائیوں کی اس طرح عاصم
قلم سے خون ٹپکے اور حروفِ داستاں روئیں

میں طوائف کی محبت میں جہاں کا باغی
تو کہ سرکار کی توہین پہ چپ ہے رہبر

ہے طور تیرا چہرا، ہے ذات تیری روشن
آنکھیں چلی نہ جائیں دیدار کرتے کرتے

شہرتیں جسم کی قیمت پہ ملی ہیں مجھ کو
میں محبت کو بھی داؤ پہ لگا سکتی ہوں

چادریں ان کو میسر ھیں مگر مجھ کو نہیں

میں تو سردی میں مزاروں کی طرف دیکھتا ھوں

ایک مدت تو چپ رہیں آنکھیں

پھر اچانک ہی بلبلا اٹھیں

کہیں سورج نظر آتا نہیں ھے

حکومت شہر میں اب دھند کی ھے

مجھ سے ملنے کی ضد بھی کرتا ہے

اور رہتا ھے مجھ سے تنگ بھی تو

کہیں سے ڈھونڈ کر لاؤ وہ لمحہ

ھماری زیست میں جس کی کمی ہے

ایک ہی پیڑ تھا مرے گھر کا

خوب کھیلے تھے جس کی چھاوں میں

جو مجھے چھوڑ کر گیا تنہا

وہ مرے اب بھی ساتھ چلتا ہے

آئینے سے بھی شرم آتی ھے

اپنے کردار سے گرا ھوں میں

اونچے پربت مرے کھلونے تھے

گھر کی دیوار سے گرا ھوں میں

دیکھ کر مجھ کو مسکراتا ھوا
موت آئی اور آ کے لوٹ گئ

فیصلہ لہجے سے کردار کا کرنے والے
خاک تُو میری حقیقت کو سمجھ پائے گا

تم دوستی کے تو کبھی قابل نہیں رہے
ہاں دشمنی ہماری تمہیں کچھ بنا گئ

دیکھ لے یہ ہجر ہے ہر سمت ہی پھیلا ھوا
اور اس کے درمیاں جلتا ھوا میرا وجود

میں نے دفنا دیا ہے خواہش کو
کیونکہ خواہش کا نام ھے مٹی

مرے ہاتھوں کی لکیروں میں تیرا نام نہیں
ہاں مگر دل کے دھڑکنے کا سبب تو ہی تو ہے

دل دھڑکتا ہے، بس دھڑکتا ہے
اس پہ اپ اختیار کیا صاحب!

جو میرے ساتھ رہا بن کے سائباں، تنہا
وہ میری ماں کے لبوں کی دعا کا جھونکا تھا

میں تیری محبت میں تڑپ تڑپ کے مروں گا
ہر بات کوئی خام خیالی نہیں ھوتی

اک تماشہ مری تباہی کا
دیکھنے آج شہر بھر نکلا

میں جسے پا کے بھی رہا تنہا
مجھ سے وہ کتنا بے خبر نکلا

نجانے کیسا مرے ساتھ حادثہ یہ ھوا
بدن سے روح مری نکلی کر کے، ھو، جاناں

ایک دیوار اٹھ گئ چپ چاپ
یہ بھلا سانحہ ھوا کیسے

کیا ھوا، دوست چھوڑ دیں تنہا
ان کے ھوتے بھی ھم اکیلے تھے

وقت کی قید سے آزاد قلندر نکلا
میں نے دریا جسے سمجھا سمندر نکلا

اس نے سمجھایا مجھے دنیا میں تنہا کر کے
اس کی عادت ہے کسی بپھرے سمندر جیسی

جو ایک شام ترے نام پہ ھوئی حاصل

وہ ایک شام سہانی گزار دی میں نے

کون ہے کیسا ہے کیا ذات ھے کیا فرقہ ھے

اس محبت میں تو شجرہ نہیں دیکھا جاتا

اس نے تاریکیوں مین جو چھوڑا مجھے

میں نے ایسا کیا روشنی چھوڑ دی

میں تو بہتر نہیں آدمی ھوں میاں

کیوں مرے نام کی دشمنی چھوڑ دی

کہاں ہیں گوہر نایات جانتا ھوں میں

کہ میں نے سات سمندر کھنگال رکھے ہیں

اس شخص سے اک روز جدا ھونا پڑے گا

میں نے تو کسی طور یہ سوچا بھی نہیں تھا

عاصم تنہا

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
مجھے بیٹی بھی اس لڑکی کی جیسی اے خدا دینا
مجھے چھوڑا تھا جس نے باپ کی دستار کی خاطر
سردار فہد
ایک شاعر ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعر

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر -تعارف

سردار فہد نام ہے۔ گلیات ایبٹ آباد سے رہائشی تعلق ہے۔ عمر 29 سال۔ یو ای ٹی پشاور سے مکینیکل انجینئرنگ کی ہے اور گزشتہ چار سال سے ٹیکسلا میں ایک فیکٹری میں ڈیزائن انجینئر ہوں۔

ایک شام ایک شاعر

شاعر کا نمائندہ شعر

مجھے بیٹی بھی اس لڑکی کی جیسی اے خدا دینا
مجھے چھوڑا تھا جس نے باپ کی دستار کی خاطر

سردار فہد

ایک شام ایک شاعر

میں دریا ہوں مگر اک مسئلہ ہے
مری آغوش میں پانی نہیں ہے

جب حسن پرستوں نے تعمیر مکمل کی
اک درد شناسا نے بنیاد ہلا ڈالی

بھوک مصروف ہے سرِ خیمہ
طفلِ مزدور کو رلانے میں

خود کو مٹی کا پیالہ بول کر روتا ہے چاند
اور مخلوقِ خدا پڑھتی قصیدے چاند کے

حُسن کا شہکار کرتا ہے طوافِ خاک کیوں؟
کون سمجھے گا عجب سے یہ عقیدے چاند کے

ہر شخص چاہتا ہے الگ اپنا ہو خدا
سب محوِ مشقِ چاک ہیں گارا لیے ہوئے

برہنہ ہونے لگا ہے مری تہذیب کا جسم
دِکھ رہا ہے کوئی پتھر کا زمانہ مجھ کو

ہار پہنا کے کہہ گیا مجھ کو
حق پہ ہوتے تو سر گیا ہوتا

عجیب آنکھ کی دھمکی کہ شام ہوتے ہی
یہ سارے ضبط کے آنسو بہائے جائیں گے

اک سمندر کو لیے ساتھ، ندی کے آگے
ایک دریا کو ابھی منتیں کرتے دیکھا

انّا کی شاخ سے اُڑتے پرندے دیکھ کر سائیں
تمنا کے قفس سے ہم وفا آزاد کر بیٹھے

درد سے کام کوئی ہو تو بتانا صاحب
روز ملتا ہے مجھے شام کے ڈھل جانے پر

دو چار دن کی زندگی ہم کر گئے تباہ
دو چار دن میں وہ بھی زمانہ بنا گیا

چلے جب قتل کا ساماں لیے وحشت کو دھمکانے
پھر اپنے عکس کو دیکھا تو آئینے سے لڑ بیٹھے

ایک معصوم سی تعبیر کا سر نکلے گا
آج مٹی میں کوئی خواب اُگا کر دیکھو

میں نے برسوں کا دیا خواب نہیں مانگا ہے
مجھ کو تعبیر دکھاونا، کہاں رکھی تھی؟

موقع شناس شخص تھا، جب بھی مِلا مجھے
مکھن لگا گیا__________کبھی چونا لگا گیا

خون آلود مرے ہاتھ، جگر چاک مرا
میں ہی قاتل ہوں، مرا قتل ہوا ہے سائیں

پیتا تھا گھول گھول کے الفاظِ شاعری
جب چڑھ گئی تو صاحبِ دیواں بہک گیا

سردار فہد

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan
WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
مت کبھی اپنوں سے چھین ان کا وقار
تجھ پہ لازم، سب کی تو تکریم کر
امیر حمزہ سلفی
ایک شاعر ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعر

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر-تعارف

شاعر کا نام:امیر حمزہ سلفی

تخلص:امیر حمزہ

شاعر،کالمسٹ

پیدائش:30 ستمبر 1996 کو آبائی گاؤں مصطفی آباد میں پیدا ہوئے

تعلیم:ایم اے اسلامیات

موصوف ایک عرصے سے فن شاعری اور کالم نگاری میں طبع آزمائی کر رہے ہیں

ایک شام ایک شاعر

شاعر کا نمائندہ شعر

مت کبھی اپنوں سے چھین ان کا وقار

تجھ پہ لازم، سب کی تو تکریم کر

امیر حمزہ سلفی

ایک شام ایک شاعر

مجھ سے تو بس جدا نہیں ہوتا

کام مجھ سے زرا نہیں ہوتا

میں کروں کیوں بڑی بڑی باتیں

کوئی بھی حق ادا نہیں ہوتا

گر عبادت نہ کر سکے ہم، تم

زیست کا حق ادا نہیں ہو گا

تیری یادوں سے باتیں کر رہا تھا

رات بھر جاگتا رہا ہوں میں

اور کیا مجھ سے چاہتی ہے حیات

تیرے دکھ تو اٹھائے ہیں میں نے

حرف ایسا تراش لو کوئی

پورا آئے حسین آنکھوں پر

اداسی ایک دم وارد ہوئی ہے

وگرنہ میں ابھی اچھا بھلا تھا

ہم کو آباء سے ورثے میں ملا ہے یہ گہر

مر کے بھی ہم تو نبھائیں گے وفائیں اپنی

جاتے ہیں پرندے بھی تو دانے کی طلب میں

رہ جاتے ہیں تنہا یہ شجر شام سے پہلے

زندگی ہاتھ میں نہیں آتی

بے کسوں کی سنو کہانی ہے

لڑکیاں رقص کرتی ہیں حمزہ

یہ ہے مسلم معاشرے کا دکھ

مجھے یہ فخر ہے حمزہ، قلم بدست ہوں میں

اور اس پہ فخر ہے دوجا، خدا پرست ہوں میں

مسرت چھین کر اس دل میں غم آباد کر ڈالا

تمنا...! تیری یادوں نے مجھے برباد کر ڈالا

اجالے اگاتا پھرے ہے وہ اب تو

کہ ہے جو اک اک رات کا مارا حمزہ

مجھے شاعری میں ڈھونڈو میرے لفظ پہ نہ جاؤ

میں عجیب داستان ہوں میری ذات کو نہ چھیڑو

مرے اپنے ہی میرے بیگانے ہیں

مری زیست میں حشر اک برپا ہے

میری کوئی بات مت تسلیم کر

تجھ پہ لازم ہے مری تفہیم کر

ستم محبت کے ہنس کے سہنا خموش رہنا
کسی سے اب کچھ نہیں ہے کہنا خموش رہنا

گزرے ہوئے لمحے کبھی لوٹ کے نہیں آئے
گزرے ہوئے لمحے تم بھلا کیوں نہیں دیتے

امیر حمزہ سلفی

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
ہم نے ترے وقار پہ یہ جان وار دی
واجب جو قرض تھا وہ ادا کر دیا گیا
شیخ محمد ساجد
ایک شاعر ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعر

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کا نمائندہ شعر

ہم نے ترے وقار پہ یہ جان وار دی

واجب جو قرض تھا وہ ادا کر دیا گیا

شیخ محمد ساجد

ایک شام ایک شاعر

ایسا منظر بھی بارہا دیکھا

پاس رہ کر بھی فاصلہ دیکھا

ہم نے امکان سے بھی آگے تک

تیری یادوں کا سلسلہ دیکھا

تم اگر چاہتے تو مل لیتے

ہم کہاں دوسرے جہاں میں تھے

ہم تجھے چھوڑ کر کہاں جاتے

ہم جو رہتے ترے مکاں میں تھے

دل میں ملنے کے ہیں سو اور طریقے لیکن
آپ کی سادہ طبیعت کا خیال آتا ہے

جب بھی چھپ کر کہیں دل والوں کو ملتا دیکھوں
اپنی اس پہلی محبت کا خیال آتا ہے

پھول ہی پھول چار سو ملتے
تم ہمیں جو کنارِ جوُ ملتے

جو تصور میں آ نہیں سکتے
کیسے ممکن تھا روبرو ملتے

ہم سے پوچھو کہ ماجرا کیا تھا
ہم بھی شہر سبا سے گزرے ہیں

تیرے لطف و کرم کے ہیں گھائل
تیری رنگیں ادا سے گزرے ہیں

رہی شوق کی داستاں مختلف
مکیں مختلف ہے مکاں مختلف

وہ اوروں کی جانب رہے دیکھتے
مجھے ہو رہا تھا گماں مختلف

اب تو اتنی جگ ہنسائی ی ہو چکی
بات نکلی اور پرائی ی ہو چکی

اب مجھے تیری ضرورت بھی نہیں
میری غم سے آشنائی ی ہو چکی

کہتے ہیں دوستی وہ کریں گے تو چاند سے
ان کا خیال دیکھی ئے ترنگ دیکھی ئے

ساجد لکھی ہے ہم نے تو آسان سی غزل
مشکل لگیں جو لفظ تو فرہنگ دیکھی ئے

مجھ سے الجھتا رہتا ہے وہ بات بات پر
یعنی مرے وجود میں کوئی ی دوسرا بھی ہے

اب تجھ سے بات کرنے کا امکان بھی گیا
جس میں ترے خطوط تھے سامان بھی گیا

پوچھتے ہو کہاں ہے ساجد
وہ تو اس روز مر گیا تھا

شیخ محمد ساجد

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

ایک شاعر ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعر
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
بارش میں بھیگتے ہوئے رونے کا فائدہ
آنسو مرے کسی کو دکھائی نہیں دیے
ناصر بشیر
وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کا نمائندہ شعر

بارش میں بھیگتے ہوئے رونے کا فائدہ

آنسو مرے کسی کو دکھائی نہیں دیے

ناصر بشیر

ایک شام ایک شاعر

پیرس بنا رہے تھے اِسے اہلِ انتظام

ابرِ کرم کرم نے شہر کو وینس بنا دیا

دستار گر نہ جائے سر سے کہیں زمیں پر

ہم آسماں کی جانب ڈر ڈر کے دیکھتے ہیں

کوئی ہوتا ہے واقعی اچھا

کوئی اچھا دکھائی دیتا ہے

قائم ہے اک روایتِ دیرینہ ظلم کی

بازو بدل گئے کبھی خنجر بدل گئے

اچھی کہو، بری کہو، لہجہ نہ سخت ہو
ایسے کہو کہ بات کا بھی احترام ہو

کچھ اطمینانِ دل کی شروعات کیجیے
امن وامان کی بھی کوئی بات کیجیے

ہوں فکرِ جان ومال سے آزاد، اہلِ شہر
پیدا کچھ ایسے شہر میں حالات کیجیے

اِک اور داستان کا آغاز ہو گیا ہے
جو مہربان تھا وہ ستم ساز ہو گیا ہے

لائے کا جُوئے شِیر پہاڑوں سے کھینچ کر
فرہاد پھر سے محوِ تگ وتاز ہو گیا ہے

دیوار بیچ دیجیے، در بیچ دیجیے
ہے اختیار آپ کو گھر بیچ دیجیے

پُرکھوں کی محنتوں کا ثمر بیچ دیجیے
پھر اس کے بعد سارا شجر بیچ دیجیے

کہو تو کھینچ لاؤں کہیں سے ابرِ کرم؟
مگر نہیں، تمہیں کافی ہے، دیدہء نم؟

کہو تو تم کو سناؤں نویدِ فصلِ بہار؟
مگر نہیں، ابھی مضبوط ہیں خزاں کے قدم

اک ذرا صورتِ حالات بدل جانے سے
کئی افسانے نکل آئے ہیں افسانے سے

چھوڑ دو مجھ کو مرے حال پہ اے چارہ گرو!
اور دیوانہ میں ہو جاؤں نہ سمجھانے سے

گلی میں کھیلتے بچوں کے دل سے ڈر چلا جائے
ستم گر کا کوئی گھر ہے تو اپنے گھر چلا جائے

اک مرے خونِ تمنا کے سوا کچھ بھی نہیں
اے نئے سال! ترے پاس نیا کچھ بھی نہیں

وہی بے مہر شب و روز، وہی اندیشے
سالِ نو، وعدہء فردا کے سوا، کچھ بھی نہیں

آتش فشاں پہاڑ بنایا گیا ہمیں
پھر بستیوں کے بیچ میں لایا گیا ہمیں

کھولی گئی ہیں پہلے دُکانیں گلی گلی
پھر بیچنے کا مال بنایا گیا ہمیں

خدا کے سامنے یوں ابر نے صفائی دی

میں شہر کے در و دیوار دھو کے آیا ہوں

ناصر بشیر

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
کیسے کرے نہ اس کی طرفداریاں سحر
اردو زباں ہی اصل میں اس کا وقار ہے
اسد رضا سحر
ایک شاعر ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعر

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر - تعارف

محترم جناب اسد رضا سحر صاحب کا تعلق سکنہ احمد پور سیال ضلع جھنگ ہے. آپ نے
ابتدائی تعلیم گورنمنٹ پرائمری سکول شرقی سے حاصل کی. گورنمنٹ ہائی سکول احمد پور سیال سے میٹرک کا امتحان پاس کیا,
گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج جھنگ سے گریجوایشن کیا اور اسی کالج میں آپ 4 برس تک بزمِ ادب کے انچارج بھی رہے.
پنجاب
یونیورسٹی لاہور سے ایم اے پولٹیکل سائنس کی ڈگری حاصل کی. اور اب آپ محکمہ لوکل گورنمنٹ میں بطور ڈویلپمنٹ
سپروائزر تعینات ہیں

آپ نے 2006 میں شعر کہنے کا آغاز کیا. ابتدائی مرحلے میں پروفیسر ڈاکٹر صادق حسین گوہر صاحب آپ کے استاد ہیں

2011 میں اَوّلین شعری مجموعہ "ہمیں کر گئے تنہا" کے نام سے شائع ہوا.

دوسرا غزلیات کا مجموعہ "یادوں کے مقتل" زیر طبع ہے

آپ رائٹرز ویلفیر فاونڈیشن اینڈ ہیومن رائٹس پاکستان کے ضلعی صدر ہیں
بزمِ قلم احمد پور سیال کے صدر
انوسٹی گیٹو کونسل آف کالمسٹ کے ڈپٹی کوارڈینیٹر بھی ہیں.
سہہ ماہی "رم جھم" کے مدیر اعلی ہیں.

شعبہ شعر و شاعری میں رائٹرز ویلفیر فاونڈیشن کی طرف سے گزشتہ سال معروف شاعر زاہد شمسی صاحب کے دست مبارک
سے نوبل ایوارڈ 2017 وصول کیا.

رواں سال ادبی خدمات کے اعتراف میں تعمیر ادب ایوارڈ وصول کیا.

ماہنامہ الحمرا, سہ ماہی شاعری کراچی, سات سنگ لیہ, ماہنامہ تخلیق, ماہنامہ ارژنگ کے علاوہ ماہنامہ تعمیر ادب, تھل گزٹ میں آپ کا کلام شائع ہو چکا ہے.

2016 میں کالم نگاری کا آغاز کیا روزنامہ پرنٹاس, روزنامہ صحافت اور روزنامہ تحریک میں امیدِ سحر کے لوگو سے کالم شائع ہو چکے ہیں.

روزنامہ پرنٹاس, ماہنامہ تعمیرِ ادب اور روزنامہ طالبِ نظر کے بیورو چیف ہیں.
اَن گِنت مشاعرے پڑھنے کا اعزاز حاصل ہے.
میدانِ ادب میں ان کی مزید کامیابیوں کے لیے دعا گو ہیں

ایک شام ایک شاعر

شاعر کا نمائندہ شعر

کیسے کرے نہ اس کی طرفداریاں سحر
اردو زباں ہی اصل میں اس کا وقار ہے

اسد رضا سحر

سماں ہر سمت زیبائی ہوا ہے
یہ دل تیرا تمنائی ہوا ہے

زمانے کی خدارا بات چھوڑو

زمانہ اب کے ہر جائی ہوا ہے

ایک پل میں ہمیں گرویدہ بنا لیتے ہو

کاش تھوڑا سا ہمیں بھی یہ ہنر آ جاتا

بزم ہم نے بھی سجائی تھی تمہاری خاطر

کتنا اچھا تھا کہ تو بزم میں گر آ جاتا

وعدوں سے نہ مکر میاں نہ انحراف کر

جو بھی ہے بات آ کے مجھے صاف صاف کر

جو وقت دستیاب ہے اب سب کے سامنے

تو رتجگوں کے سلسلوں کا انکشاف کر

وہ آ رہے ہیں پھول بچھا دو چہار سمت

ایسا نہ ہو کہ پھر یہ سجاوٹ نہ ہو سکے

گر میں کچھ آپ کے قریں ہوتا

میرا ہر دن بہت حسیں ہوتا

دسمبر بیت گیا ہے آخر

اک سندیسہ بھیجا ہوتا

جونہی آمد ہوئی دسمبر کی

ایک ہلچل مچی ہے شعرا میں

جیسے کہی غزل میں نے ساحل پہ بیٹھ کر

موجیں بپھر اٹھی تھیں سمندر کے درمیاں

کاش اتنا بتا کہ تم جاتے

بھول جائیں یا انتظار کریں

اب تو آجاو کہ تری باتیں خود سے

اتنی کرلی ہیں کہ ختم کرلی ہیں

تو بھی روئے میرے بغیر بہت

میں بھی آنکھیں گنوائے بیٹھا ہوں

تیری تصویر کو دیکھا بھی بہت کرتا ہوں

تیری تصویر سے باتیں بھی بہت ہوتی ہیں

واقعہ مختصر نہیں میرا

ایک پورا دیوان بنتا ہے

ان پہ گر شاعری ہی لکھنی ہے

ساری سوچیں ہوں قید پردے میں

تنہا تنہا حیات کیسی ہے
جیتے جی یہ وفات کیسی ہے

وہ اگر مجھ سے مرے ماضی کا پوچھے تو
کہانی ایک ہی ہو گی اُسی سے منسلک ہو گی

لوٹ آو تمہیں بلاتا ہے
ایک مدت سے نیند کا باغی

ساری باتیں اسے بتانا تھیں
ساری رہتی تھیں چڑھ پڑا سورج

میں تو حاضر ہوں احتساب کرو
زندگی اور نہ خراب کرو

سازِ ہنگامہ ءِ ہستی سے خفا بیٹھا ہوں
جل گئی جھونپڑی اور خاک اڑا بیٹھا ہوں

گر عارضہ ہے دل کا مری مان جایئے
ہر صبح اٹھ کہ کوچہ ءِ دلدار دیکھنا

گر اس لوہے پہ نہ رنگ چڑھایا جائے
تھوڑی مدت میں یہ بیکار بھی ہو سکتا ہے

آسیب ہیں مجھ سے دور تبھی
ماں کی پاس دعا رکھی ہے

خود کو تشکیل کرنے والا ہوں
یعنی تبدیل کرنے والا ہوں

اپنے حصے کے آج ساغر میں
زہر تحلیل کرنے والا ہوں

تم نے بالفرض دور کرنا تھا
مطلع تو ضرور کرنا تھا

اب نہ آنا مرے کوچے میں کوئی غرض لیے
اب کبھی چھت سے اشارہ نہیں ہو گا صاحب

خون ایسے سفید اب کے ہوئے
اپنے ہی بھائیوں سے خطرہ ہے

ہے جب تک سانس تن میں عیش کر لو
قیامت زندگانی سے پرے ہے

کار گر پھر شباب ہونا تھا
تم نے جب دستیاب ہونا تھا

بعد مدت کے شعر ہوتا ہے

مجھے صاحب کتاب ہونا تھا

دور سے یوں لگا مشاعرہ ہے

جب گیا پاس تو وہ دھرنا تھا

نا جانے کیوں یہ آتے زلزلے ہیں

زمیں پر کچھ بھی تو بھاری نہیں ہے

سامنا ہو بھی اگر جائے کبھی دشمن کا

آنکھ آنکھوں میں مرے یار جڑی ثابت ہو

وہ پہلو میں اگر میرے نہیں ہے

تو یہ موسم سہانا ہے عبث

کچھ دن رہا میں ہیر کے آبائی گاوں میں

قصہ مرے بھی پیار کا مشہور ہو گیا

محفل کسی میں جاوں میں تاخیر سے اگر

اپنی جگہ پہ مجھ کو بٹھاتے ہیں مرے دوست

اسد رضا سحر

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
چھوٹی چھوٹی باتوں پر ہم خفا نہیں ہوتے
تم زمین اپنی لو آسماں ہمارا ہے
ڈاکٹر شاہد رحمان
ایک شاعر ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعر

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کا نمائندہ شعر:

چھوٹی چھوٹی باتوں پر ہم خفا نہیں ہوتے

تم زمین اپنی لو آسماں ہمارا ہے

ڈاکٹر شاہد رحمان

عقل سے نہ بن پائے کام جب زمانے میں

عشق کی ضرورت پھر آدمی کو ہوتی ہے

یوں ہے کہ سائبان کی خواہش نہیں ہوئی

نیلا یہ آسمان ہی کافی رہا مجھے

جتنا بھی کوئی ڈالے بھر بھر کے تیل اس میں

بن شوق کے نہیں یہ دل کا چراغ جلتا

کہیں نہ تو بھی ہو مصروف دوسروں کی طرح

میں سوچتا ہوں یہی تیرے پاس آتے ہوئے

عشق کے بازاروں میں گھوم کر ذرا دیکھو

غم بڑی آسانی سے دستیاب ہوتے ہیں

کس کی تلاش ہے ہمیں کس کے اثر میں ہیں

ٹھہرے ہوئے اگرچہ ہم اپنے ہی گھر میں ہیں

جو چاند کی طرح کے، ادھر آ رہے ہیں لوگ

ایسے نہیں ہیں جیسے نظر آ رہے ہیں لوگ

ہم رونا نہیں روتے ناکامئ حسرت کا

ہم پھر سے ارادے کو مضبوط بناتے ہیں

پرچم ہے محبت کا ھاتھوں میں مرے شاھد

ہر شخص مرے دل میں اب چاند ستارہ ہے

در اصل پاس تھی یہ امانت کی شے کوئی

ہم نے تو زندگی کو ہی اپنا سمجھ لیا

دیکھ کر چمک گھر کی آج یوں نہ اتراو

آپ کے دیے میں بھی روشنی ہماری ہے

یہ سوچ کر میں ترے ساتھ لڑ نہیں سکتا

مری وجہ سے تو ہارے مجھے قبول نہیں

اس لیے مجھے شاھد اطمینان رہتا ہے

ٹانگ میں کسی کی بھی کھینچ کر نہیں آیا

اپنے لیے مانگوں نہ کبھی تجھ سے سہولت

اے شخص بتا مجھ کو تو خوش کیسے رہے گا

کرتا ہوں انتظار میں اٹھ کر صبح صبح

میرے لیے ہو جیسے وہ اخبار کی طرح

کوشش کے باوجود بھی باہر نہ جا سکا

یہ عمر کٹ گئی مری اپنے مدار میں

اس زندگی کی راحتیں دینے کے واسطے

کچھ دیر حادثوں میں بھی رکھا گیا مجھے

عشق ہوتا ہے جب جوانی میں

ڈوب جاتے ہیں لوگ پانی میں

خوشی بھی ہے مرے دل کو، ڈر بھی آتا ہے

کہ راستے میں مرے اس کا گھر بھی آتا ہے

ڈاکٹر شاھد رحمان

وقارِ سخن میں خوش آمدید

waqaresukhan/www.facebook.com :FACEBOOK PAGE

waqaresukhan/www.mianwaqar.com :WEBSITE LINK

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
میں اک ستارا ہوں یار، لیکن!
میں کہکشاں سے کٹا ہوا ہوں
اویس ویسیؔ
ایک شاعر ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعر

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر-تعارف

اصل نام۔۔اویس احمد

ادبی نام۔۔۔اویس ویسؔی

ولدیت۔۔۔منظور احمد

کاسٹ۔۔۔چوہدری

تاریخ پیدائش۔21-09-2000

تعلیم۔۔۔۔۔(Bsc (Physics جاری ہے۔۔

شاعری استاد۔۔۔۔تاثیر خان صاحب

شاعری آغاز۔۔۔جنوری۔2018

ایڈریس۔۔۔۔گاؤں وڈاکخانہ، زیارت معصوم، یونین کونسل سیر غربی، تحصیل وضلع ایبٹ آباد

سیل نمبر۔۔۔03052078278

ای میل---awaiswesee322@gamil.com

شاعر کا نمائندہ شعر

میں اک ستارا ہوں یار، لیکن!

میں کہکشاں سے کٹا ہوا ہوں

اویس ویسیؔ

ایک شام ایک شاعر

مجھ نئے دور کے فرہاد سے امید نہ رکھ

میں تیری چاہ میں کوئی نہر نہیں کھودوں گا

ہوا کے پیر تو ظاہر ہے پھر پکڑنے تھ ء

چراغ مر رہے تھے، روشنی کو خطرہ تھا

جی چاہتا ہے اس کی میں آنکھیں نکال دوں

یہ کس نظر سے دیکھتا ہے آئنہ تمھیں

مجھ سے نہ کر بیان تُو بربادیوں کے دکھ

کمیوں کی کب سمجھ میں ہیں شاہزادیوں کے دکھ

کہتی ہو میرا جسم ہے، مرضی بھی میری ہو

ماریں گے ایک دن انہی آزادیوں کے دکھ

کیوں نہ الفت ہو شہرِ قائد سے

یار میرا وہاں پہ رہتا ہے

اس طرف سے تو اک آہ ہی سنائی دی پھر

ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ، ہیلو! کیسی ہو؟؟

کہیں ملے تو تیرے حوالے کریں گے خود کو

کچھ اور دن رُک ہمارا پیچھا لگا ہوا ہے

مجھے پتا ہے یہ اب کسی کی نہیں سنے گی

میری اداسی کو سخت صدمہ لگا ہوا ہے

وقت کاٹیں گے تری یاد سے باتیں کر کے

ڈوبتے شخص کو تنکے کا سہارہ کافی

میں تیری فوٹو سے بات کر کر کے تھک گیا تھا

مگر وہ کمبخت مجھکو گھورے ہی جا رہی تھی

مرے بالوں میں سفیدی نہیں آئی اب تک

اس کا مطلب ہے مرا ہجر ابھی کچا ہے

تُو نہیں جانتا پیڑوں سے ہمارا رشتہ

عشق تُو چھوڑ مرے یار ابھی بچہ ہے

لگا کر عمر جو پایا گیا ہے

میرا وہ خوابی سرمایہ گیا

ہمارے گھر کی بربادی میں ویسے

تمہارا ہاتھ بھی پایا گیا ہے

تُو کہہ رہا ہے تو مان لیتے ہیں یار سارے ہی ہم غلط تھے

مگر جو تھوڑے سے تم غلط تھے، ہم اس سے تھوڑا سا کم غلط تھے

کچھ اس لیے بھی ہماری آہیں تمہارے دل تک پہنچ نہ پائیں

کہیں پہ اپنی زباں غلط تھی، کہیں پہ اپنے ردھم غلط تھے

رات کاٹی ہے اس طرح میں نے

ایک سگریٹ سے دوسری سگریٹ

ہونٹ لگتے ہی چیخ اٹھتی ہے

تیرے جیسی ہے سر پھری سگریٹ

بس ہیں دو چار جن کو آتا ہے

دل کی چیخوں کو بھی ہنسی کرنا

میں نے بھیجی ہے رات یہ کہہ کر

"اسکے خوابوں کی مخبری کرنا"

اپنے پیاروں سے بات کرتا ہوں

خارزاروں سے بات کرتا ہوں

جن نظاروں میں عکس ہو تیرا

ان نظاروں سے بات کرتا ہوں

جو جہاں ہے وہیں پہ رہنے دو

تم زمیں کو زمیں پہ رہنے دو

اب نکالو نہ حافظے سے بھی

یار مجھکو کہیں پہ رہنے دو

بغاوت جن کی آنکھوں سے عیاں تھی

وہی مخلص بتائے جارہے تھے

وہ ٹیرس پر کھڑے تھے شال اوڑھے

ہوا کو دکھ سنائے جارہے تھے

غریب بندے کا پیرہن ہوں

جگہ جگہ سے پھٹا ہوا ہوں

میں خود کو پورا نہیں میسر

کہیں کہیں سے گھٹا ہوا ہوں

کمر پہ رکھے جو ہاتھ لڑکی کھڑی ہوئی ہے
یہ میرے بچپن میں ساتھ پڑھ کر بڑی ہوئی ہے

جو میری آنکھیں ہیں لال اسکا سبب پتا ہے
میرے موبائل میں تیری فوٹو پڑی ہوئی ہے

بچھڑتے وقت بھی پوچھا تھا اُس نے راضی ہو
بچھڑتے وقت بھی کتنا خیال تھا میرا

اویس ویسیؔ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan
WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

ایک شاعر ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعر
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
دو کنارے جنھیں قربت تھی گھنے پیڑوں کی
کل وہ دریا کو بچاتے ہوئے خود ڈوب گئے
آزاد حسین آزاد
وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر۔ تعارف

نام: آزاد حسین آزاد

سید آزاد حسین شاہ 1 اکتوبر 1980

کور کن گاؤں، منڈی بہاؤالدین میں پیدا ہوئے۔

میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول رکن سے اور ایم اے اردو کراچی یونیورسٹی کرنے کے بعد بسلسلہ ملازمت کراچی میں سکونت پذیر ہیں

شاعری کا آغاز 1997 سے کیا. تازہ کار شاعر ہیں. نئی زمینیں اور اچھوتے مضامین لانا ان کا کمال ہے. بہت زود گو شاعر ہیں مگر ان کی زود گوئی کا بھی اپنا ایک معیار ہے

ان کے اب تک دو شعری مجموعے منظرِ عام پر آ چکے

پہلا 2003 میں۔۔۔

مرے سب لفظ تیرے ہیں

دوسرا 2012 میں۔۔۔۔

کوئی بات ہے جو اداس ہو

ایک شام ایک شاعر

:شاعر کا نمائندہ شعر

دو کنارے جنھیں قربت تھی گھنے پیڑوں کی

کل وہ دریا کو بچاتے ہوئے خود ڈوب گئے

آزاد حسین آزاد

ایک شام ایک شاعر

ہنس دیا تھا وہ ایک دن مجھ سے
آج تک لاعلاج پھرتے ہیں

کوئی خوش رنگ دلاسہ ہے تو لکھتے جاؤ
میری دیوار پہ نعرے کی جگہ خالی ہے

اپنے حالات خود بدلنے ہیں
معجزے اب ہوا نہیں کرتے

دل کی خواہش تھی خودکشی کرنا
ہم نے تکمیل میں محبت کی

بھلے سے سمجھیں ہمیں جو عجب سمجھتے ہیں ,
غریب لوگ ہیں روٹی کو رب سمجھتے ہیں

تنوں پہ لکھے ہوئے نام چومنے والو
یہ پیڑ بچے نہیں ہیں یہ سب سمجھتے ہیں

اس نے اک خاص تناسب سے محبت بانٹی
میرے حصے میں ہمیشہ ہی دلاسے آئے

میں ہنس پڑا تھا کہ منطق عجیب تھی اس کی

وہ رو رہا تھا جفا کا جواز دیتے ہوئے

اندھیرے دور کرے نور سے اجالے مجھے

کوئی تو ہو جو ترے بعد بھی سنبھالے مجھے

ظرف اجسام کی ہئیت کو بدل دیتا ہے

ایک قطرے میں سمندر بھی سما سکتے ہیں

زیست اک عہد کے دھاگے سے بندھی چلتی ہے

قبر ہر روز بلاتی ہے کفن کھینچتا ہے

شاعری رزق کے جیسی ہے سو حسب قسمت

راس آ جائے تو ابواب ہنر کھلتے ہیں

جب تلک ان آنکھوں کا تذکرہ نہیں ہوتا

ساقیا مجھے مے سے بھی نشہ نہیں ہوتا

رت جگوں سے الفت کی داستاں پرانی ہے

عاشقوں کا نیندوں سے واسطہ نہیں ہوتا

بانجھ عورت سے محبت کی طرح ہوتے ہیں

کچھ تعلق بھی اذیت کی طرح ہوتے ہیں

مجھ کو دریا میں پھینکنے والے

ارشمیدس کالا سمجھتا ہے

دراصل عشق ہے حرکت کا تیسرا قانون

وہ اور بھاتا ہے جتنا گریز کرتا ہے

دفعتاً بند ہو گئی کھڑکی

حادثہ ٹل گیا مبارک ہو

وہی مخصوص خوشبو تھی ہوا میں

کوئی موجود تھا لیکن نہیں تھا

پہلے اس نے پھول کاڑھے مختلف انواع کے

پھر مصور خود مری دیوار کی زینت بنا

آزاد حسین آزاد

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

ایک شاعر ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعر
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
روز ہی دیکھتا ہوں میں، لیکن
تیری تصویر نئی رہتی ہے!
حسنین اقبال
وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کا نمائندہ شعر

روز ہی دیکھتا ہوں میں، لیکن

تیری تصویر نئی رہتی ہے!

حسنین اقبال

فرصت کے کسی لمحے، پتھر ہی مار دیں

ایسی کرم نوازیاں کب ہوں گی آپ سے

میں یہ سمجھا "وہ" در پہ آئے ہیں

اے ہوا۔۔۔۔۔!!! کچھ تو مہربانی کر

تیرے کہنے پہ بھول جاؤں تجھے؟

اے مرے یار!! میں تو شاعر ہوں

اس قدر میٹھا وہ اندازِ بیاں ہوتا ہے

ان کی نفرت سے محبّت کا گماں ہوتا ہے

اب اعتبار کی عادت سی پڑ گئی ورنہ

ان کا ہر جھوٹ تبسّم سے عیاں ہوتا ہے

اور تو سب گنوا چکا ہوں میں

اب انتظار بچا ہے فقط، اثاثے میں

یونہی بیکار گیا وقت کوئے جاناں میں

سو بار بھی گئے، تو کیا ہوا حاصل !!

دور رہنے کا تم سے سوچ بھی لوں

رِہ تو ویسے بھی نہیں پاؤں گا !!

آئے کیوں نہیں ہو تم، ویسے

اتنا لمبا سفر نہیں تھا یار !

میں نہیں پاگل، مگر پاگل کہو

مجھ کو تو پاگل بنایا یار نے !

کیا بتاؤں دل کی حالت آج میں

بزم میں مجھ کو بلایا یار نے

بیٹھ کے پہلو میں ! بانٹے گا مرے دکھ ؟

نا ہو سکے گا تجھ سے، کوئی اور بات کر

پکی سڑکیں ہیں میرے گاؤں کی

آپ آرام سے آسکتے ہیں !!

اب اعتبار کی عادت سی پڑ گئی ورنہ
ان کا ہر جھوٹ تبسم سے عیاں ہوتا ہے

اب ہے انبار سر پہ کاموں کا!
ایک آدھ دن تو روٹھ جایا کر

گزرے دن کی باتیں ہیں
ہم بھی آپ کو بھائے تھے

ساحر رستے وجد میں ہیں
آپ یہاں کب آئے تھے ؟

جو اگر ہو سکے تعاون تو!!
دو منٹ، خواب میں چلے آنا

تیرا انکار اتنی قاتل ہے
تیرا اقرار مار ڈالے نا!!

اس قدر میٹھا وہ اندازِ بیاں ہوتا ہے
ان کی نفرت سے محبّت کا گماں ہوتا ہے

گھنگرو پاتے، بلھے وانگوں
یار منیسیں۔۔۔!بس وے بس

تیڈے باجھوں، مِیکوں ڈِسدے
یار اَندھارا، کیڈے وَل گئیں

حسنین اِقبال

~~~~~~

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan
~~~~~~

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر - تعارف

عمر تنہا

کا خاندانی نام

عمر خان ہے

اور ادبی نام

عمر تنہا ہے

آپ پشتون سید بخاری

خاندان سے تعلق رکھتے ھیں

آپ کا خاندان برسوں پہلے

ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے

ایک پس ماندہ گاؤں

کھوئی پیور سے ہجرت کر کے

جنوبی پنجاب کے شہر فتح پور ضلع لیہ میں آباد ہوا

آپ نے 2006

میں شعر وادب کی وادی میں اپنا پہلا قدم رکھا اور

زیادہ تر شاعری پر ہی توجہ دی

آپ کی پہلی کتاب

لفظ کرتے ہیں گفتگو تیری

2010

دوسری کتاب

ابھی امکان باقی ہے

2016

میں منظرِ عام پر آئی

اور تیسری کتاب

ابھی کچھ خواب باقی ھیں

زیرِ اشاعت ہے

آپ نے

غزل اور نظم دونوں اصناف میں طبع آزمائی کی

نثر میں بھی طبع آزمائی کی بہت سی کتابوں پر مضامین اور تبصرے بھی لکھ چکے ہیں
آپ کا کلام، تعارف و انٹریو
ملک بھر کے معروف ادبی شماروں
و اخبارات میں باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے
عمر تنہا کو ان کے ادبی
خدمات کے اعتراف میں بہت سے اعزازات و ایوارڈز سے نوازا گیا اور ملک بھر میں آپ کے اعزاز میں ادبی تقاریب و مشاعروں کا اہتمام کیا گیا اور یہ سلسلہ جاری ہے

~~~~~~

ایک شام ایک شاعر

~~~~~~

شاعر کا نمائندہ شعر

مِرے حسین زمانہ بھلا نہیں سکتا
جہاں کو روشنی بخشی گئی بجھا کے چراغ

عمر تنہا

ایک شام ایک شاعر

دمِ مرگ بھی نہ قضا ہوئی اُنہیں سر کٹانا قبول تھا
بھلا تیغ میں تھی وہ کاٹ کب جو لگن تھی اُن کی نماز میں

دارِ غربت پہ جب سے لٹکا ہوں
سب نے دل سے اتار پھینکا ہے

مجھے پیغام دیتے ھیں مرے ہاتھوں کے یہ چھالے
اسی محنت میں عظمت ھے یہ محنت رنگ لائے گی

میں بچوں کو امیدوں کے اثاثے روز دیتا ھوں
کھلونے دے نہیں سکتا دلاسے روز دیتا ھوں

میں تو شمشیر برہنہ ہوں لڑوں گاڈٹ کر
آستیں میں کوئی خنجر نہیں لے جا سکتا

میرے افکار سے مہکے گا گلستانِ حیات
میرے اشعار سے پھیلے گی جہاں میں خوشبو

اک مزدور کی خالی جیبیں
دیکھ کے آنکھیں بھر آئی ھیں

روز کتنے جنازے اٹھتے ھیں

حشر پھر بھی بپا نہیں ھوتا

میں تری عارضی ضرورت ھوں

تو مرا مستقل سہارا ھے

سوداگروں سے جا کے فقط اتنا پوچھیے

تسکین کیوں نہیں تمہیں دولت کے باوجود

ہنس کر سہی ہیں میں نے زمانے کی ٹھوکریں

نفرت نہ کی کسی سے بھی نفرت کے باوجود

ایسے، تمہاری چاہ میں اندھے ہوئے کہ اب

جلوہ ہر ایک سمت تمہارا دکھائی دے

سُلگتے دشت وصحرا میں کبھی گُل کھِل نہیں سکتے

مرا وجدان کہتا ہے مجھے تم مل نہیں سکتے

آتش بنی گلزار تو خنجر بھی ہوا کُند

یارب وہ کرامات بڑی دیر سے چپ ہیں

حفاظت ھو سکی ھم سے نہ جذبوں کی نہ سوچوں کی

کبھی تحریر بیچی ھے کبھی عنوان بیچا ہے

یہ بات حقیقت ہے حقیقت ہی رہے گی
اک خواب ہے وہ خواب کی مانند ہی رہے گا

یہاں معصوم ہاتھوں میں نظر اوزار آتے ہیں
یہاں معصوم ہاتھوں میں غبارے اب نہیں ہوتے

اس دل میں کسی درد کا ماتم بھی نہیں ہے
غمگین ہوں کچھ دن سے کوئی غم بھی نہیں ہے

اک وقت تھا اس آنکھ سے دریا کا گزر تھا
صد حیف کہ یہ آنکھ تو اب نم بھی نہیں ہے

عمر تنہا

وقارِ سخن میں خوش آمدید

waqaresukhan/www.facebook.com :FACEBOOK PAGE
waqaresukhan/www.mianwaqar.com :WEBSITE LINK

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کا نمائندہ شعر

میں محنت کش ہوں، دہقاں ہوں کہ شاعر یا مصور ہوں
میں اپنے ہاتھ سے اپنی ضیاء تقدیر لکھتا ہوں

سید ضیاء حسین

ایک شام ایک شاعر

میرے منتخب اشعار

نفرت کی تیز آندھیوں کے درمیان ہم
شمعیں جلا رہے ہیں، محبت کے نام پر

بچ کے رہو ضیاء کہ کئی دشمنانِ جاں
نزدیک آ رہے ہیں، محبت کے نام پر

جو تم نے کئے ہیں، وہی احسان بہت ہیں
پر دل میں ہمارے بھی تو ارمان بہت ہیں

بس روک دو اکرام کی بارش کو ابھی تم

جو پاس میرے غم ہیں، میری جان بہت ہیں

ایک تبسم سے تیرے، دل مسکن لگنے لگتا ہے

ورنہ میری امیدوں کا مدفن لگنے لگتا ہے

دیکھتا ہوں جو تجھ کو بیٹھے، اس شاعر کے پہلو میں

ہے تو جگری یار مرا، پر دشمن لگنے لگتا ہے

ہر برائی کے مقابل وہ کھڑا ہو جیسے

میرے اندر سے کوئی مجھ سے لڑا ہو جیسے

تیرا ہر وعدہ مری جان ہے ڈھل مل ایسا

لبِ دریا کوئی کچا سا گھڑا ہو جیسے

نہیں جب کچھ بھی کرنے کو تو اتنا کر لیا جائے

دیا ہے جس نے یہ جیون، اسی پہ مر لیا جائے

ہر آن سرِ دشت، میں دیتا ہوں دعائیں

صحرا میں جنہیں پھول کھلانے ہیں، وہ آئیں

پُر شور ندی نے تو بنانا ہی ہے رستہ

چنری کے کنارے بھلے دانتوں میں دبائیں

یہ اٹھتی ہیں جو ٹیسیں، ٹھنڈے سے اس موسم میں

ماضی میں جھانک کے دیکھو، کوئی چوٹ پرانی ہو گی

چھو کے آنچل کو ترے، بادِ صبا آئی ہے
جیسے لپٹی ہوئی خوشبو میں ہوا آئی ہے

آج بدلا ہوا سب کچھ ہے، خدا خیر کرے
آج میرے لئے دشمن کی دعا آئی ہے

چلو اب ایک ہو جاتے ہیں، آؤ
کہ چرچے اپنے گھر گھر ہو گئے ہیں

مکّدر تھی فضائیں جن کے باعث
وہی اپنا مقدر ہو گئے ہیں

نہ ملال ہے کوئی ہجر کا، نہ وصال کا ہی خیال ہے
تری سرد مہری کا شکریہ، یہ اسی کا سارا کمال ہے

کبھی ہم بھی والیٔ ہند تھے، کبھی حکمراں تھے سپین کے
کہ نہیں ہے پاؤں تلے زمیں، وہ عروج تھا، یہ زوال ہے

تھا وہ اپنا، نہ کیوں دغا دیتا
میں مگر کیسے بد دعا دیتا

ہر کسی کا وہ ہم پیالہ تھا
کوئی کیسے اسے سزا دیتا

کچھ عبا پوش بھی ہوتے ہیں حیا سے عاری

اور کچھ عریاں بدن، رشکِ حیا ہوتے ہیں

میں درباری مورخ ہوں، مری مجبوریاں سمجھو

کہ رسوائے جہاں حاکم کو باتوقیر لکھتا ہوں

جو کی تھی تم نے گل پاشی، اک ہلکے سے تبسم سے

اسی کو اپنے پاؤں میں پڑی زنجیر لکھتا ہوں

تم نہا کے جو نکل آئی تو یوں لگتا ہے

چاند نکلا ہے، گھٹا چھائی ہے، مینہ برسا ہے

سید ضیاء حسین

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کا نمائندہ شعر:

زندگی مثل دشت بیاباں ملی

ہے فسانہ یہی مختصر دوستو

ہجر توں سے کہو بخش دیں اب مجھے

بھول جائوں نہ میں اپنا گھر دوستو

اکرام افضل

ایک شام ایک شاعر

کچھ کرب تو چہرے سے بھی محسوس کیا کر

ہر بات کہاں ہوتی ہے لفظوں کی زباں سے

وحشت میں مرا ساتھ نبھاتی نہیں دنیا

اکرام یہی شکوہ ہے اس عمر رواں سے

میں بہت دیر سے جاگے ہوئے بچے کی طرح

آنکھ لگ جائے تو پھر خواب جگا دیتا ہے

جب بھی معبود ترے پیار کا دم بھرتا ہوں

تیرا نائب تری دہشت سے ڈرا دیتا ہے

ایک رنجش سی نئی اور اگا دیتا ہے

پیڑ کو سائے کا محرم نہیں ہونے دیتا

اس کو لشکر پہ نہیں اپنے بھروسا شاید

روشنی اس لیے مدہم نہیں ہونے دیتا

یوں پرندے خفا ہوئے مجھ سے

ہجرتوں کا سوال ہو جیسے

اپنی مٹی سے دور رہنا ہے

زندگانی وبال ہو جیسے

ہم کو دو وقت کا رزق ملتا رہے

تجھ سے تیری خدائی نہیں مانگتے

اس عہد میں ملیں چند انسان بس

ہم فلک تک رسائی نہیں مانگتے

مرا دیار مری صاف گوئی سے اجڑا

کوئی بھی دوست رہا ہے نہ دوستی باقی

میں آفتاب سے کرنیں ادھار لاؤں گا

ابھی تلک مری بستی میں تیرگی باقی

تو کہہ رہا ہے اپنوں سے غم کو بیاں کروں

سب اجنبی ہیں، میرا شناسا کوئی نہیں

سب داد دے رہے ہیں مرے شعر پر مجھے

جو بات کہہ رہا ہوں وہ سمجھا کوئی نہیں

لوگ سارے کہ جسے کالی گھٹا کہتے ہیں

وہ تیری آنکھ کا کاجل بھی تو ہو سکتا ہے

مجھ کو کب دعویٰ ترے دل کے قریں ہونے کا

کوئی اکرام سے افضل بھی تو ہو سکتا ہے

مثلِ قانون منصف بھی خاموش ہے

"دیکھتا ہے مگر بولتا کچھ نہیں"

ان کا دیدار لکھ اپنے نسخے میں تو

چارہ گر اس دوا کے سوا کچھ نہیں

اکرام افضل

~~~~~~

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE :www.facebook.com/ waqaresukhan

WEBSITE LINK :www.mianwaqar.com/ waqaresukhan
~~~~~~

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر۔ تعارف

نام۔۔۔اقبال حسن شاہ

قلمی نام۔۔۔اقبال شاہ

تعلیم۔۔۔ماسٹرز

سپیلازین ان ایجوکیشن

اسلامک سٹڈیز

ایسوسی ایٹ انجینیر ایوی آنکس

مقامی ضلع۔۔۔اٹک (فتح جنگ)

ایک شام ایک شاعر

شاعر کا نمائندہ شعر:

تم اپنے آنچل کی سرسراتی ہوا نہ دینا
چراغ شب کو کسی بھی صورت بجھا نہ دینا

ہم ایسے قسمت سے دوست ملتے ہیں دوستوں کو
خیال رکھنا ہم ایسے ہیرے گنوا نہ دینا

اقبال شاہ

ایک شام ایک شاعر

شب, تار میں آڑتا ہوا جیسے کوىء جگنو

ایسے مری راتوں میں ضیابار دیا تم

رقص کرتے دھنک کو دیکھا ہے!

تم نے آنچل آڑا دیا ہو گا

خواب میرے تمہیں نہیں آتے

تم نے دل سے بھلا دیا ہو گا

قامت تیری لفظوں میں بیاں کیسے کروں میں

تم کوہ کے دامن میں چناروں کی طرح ہو

کیا کہوں ماسواےء اس کے تمہیں!

گنگناتی سخن کی موسیقی

مسافروں سے بھلا کیوں خراج لیتے ہو؟

گھنے شجر کے تلے لوگ بیٹھ جاتے ہیں

تیری خواہش کا احترام کیا

اپنی خواہش لہو لہو کر کے

اک ہجر ناتمام امانت فقیر کی
اک وصل بے ثبات ندامت ضمیر کی

آوء لڑکی زرا یہ پھر پوچھو
"تم کو اردو زبان آتی ہے"؟

خوشبو دی تصویر بناوں لگا آں
میرے ول مونہہ کر کے تھوڑا ساہ تے لے

مرے سنگ چلو تو تھک جاوء
مری بات سنو تو "اک" جاوء

ہیں کیسے تیرے روگ پیا
تجھے کیسے ملے ہیں لوگ پیا

تمثیل مرے ہجر کی لگتی ہے مماثل
رہگیر کی میت پہ عزادار کا لہجہ

تو کہ جب تک مرا نہیں ہوتا
تیرے پہلو مری امانت ہیں

اتنے ہوۓ قریب کہ سانسیں سنای دیں
بچھڑے تو جیسے دور خلاؤں میں کھو گیۓ

زندگی کے جھمیلے میں اقبال

کار, الفت عجب تماشہ ہے

جبر کو داد کبھی دوں تو بھلا کیوں دوں میں

خوب کہنے سے بھی ظالم کی مدد ہوتی ہے

میرے گھر سے وہ اٹھ گیا لیکن

تتلیاں صحن سے نہیں جاتیں

ترے نقش, قدم گنتے

مسافت کھا گیء مجھ کو

ترتیب دے رہا ہوں میں دنیا حروف کی

مضمون لکھ رہا ہوں میں فکر, معاش پر

میں شام غریباں پہ فقط اتنا لکھوں گا

عباس کو زینب نے کیء بار صدا دی

مفاداتی محبت میں نہاں کیا

پرانی بانجھ دھرتی پر نشاں کیا

ہمہ یاراں لگے دوزخ بھی جنت

مکیں سے خالی عالی شاں مکاں کیا

مجھ کو کیوں سچ بتانے لگتے ہو؟

مجھ کو اپنا سمجھ لیا ہے کیا

اقبال شاہ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

ایک شاعر ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعر
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
دمِ آخری جو ہو گا میں تُمہارا نام لوں گا
مُجھے خاک میں مِلانا اِسی نام کی بدولت
عثمان انیس
وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر-تعارف

میرا نام عثمان انیس ہے۔ والد کا نام انیس احمد تھا۔ میری پیدائش راجپوت، منہاس گھرانے میں 17 نومبر 1984 کو لاہور میں ہوئی۔ والد صاحب واپڈا میں سٹینو گرافر تھے۔ میں نے ہیلے کالج آف کامرس، قائدِ اعظم کیمپس سے بی کام (آنرز) فنانس میں سپیشلائزیشن کے ساتھ فرسٹ ڈویژن سے پاس کی۔ زمانہِ طالبِ علمی سے مجھے شاعری اور تقاریر کا بہت شوق تھا۔ اس کے علاوہ میں نے اسکول لیول پر ہی کراٹے سیکھے، ایک این جی او ایڈز اویئرنس سوسائٹی کا فیسیلیٹیٹر بھی تھا۔ پرندے اور جانور پالنا اور پودے لگانا بھی میرے شوق ہیں۔ گزشتہ 9 سال سے شاعری کر رہا ہوں۔ میں نے اردو، انگلش اور پنجابی میں حمد، نعت، نظم، غزل، منقبت، شعر اور قطعہ لکھے۔ اس کے علاوہ نثر بھی لکھ لیتا ہوں۔ میں گزشتہ 4 سال سے واپڈا میں اسسٹنٹ کے طور پر کام کر رہا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ آسان اور عام فہم زبان میں شاعری کے توسط سے اپنا پیغام ملک کے بچے بچے تک پہنچاؤں۔
شکریہ۔ عثمان انیس

ایک شام ایک شاعر

شاعر کا نمائندہ شعر:

خواب آنکھوں میں سب نہیں آتے
پہلے آتے تھے اب نہیں آتے

جناب عثمانؔ انیس

ایک شام ایک شاعر

بچ نہ پائے یہ ٹھان لیتے ہیں
دوست کی دوست جان لیتے ہیں

تو جو کہتا تھا چھوڑ دے دُنیا
اب کے تیری بھی مان لیتے ہیں

ہم سے نالاں ہے اس لیے ساقی
ہم کو پینے کے ڈھب نہیں آتے

کسی ادا سے یا بس حیا سے حسین چہرے کو لال دیکھا، کمال دیکھا
کہ اس سہانی گزرتی شب میں اسی کا خواب و خیال دیکھا، کمال دیکھا

زلف ناگن، صراحی گردن کہ گوری رنگت، گلاب آنکھیں یا قد سرو سا
نہ کوئی ثانی، نہ کوئی ہم سر، نہ کوئی اس کی مثال دیکھا، کمال دیکھا

تیری یادوں کو بھی جینے کا سہارا کر کے
کتنا ٹوٹا ہوں میں عشق دوبارہ کر کے ؟

اتنی قسمت ہی کہاں رونقِ دُنیا دیکھیں ؟
ہم چلے جائیں گے دُنیا سے گزارہ کر کے

مہر کی نہ وفا کی ہوتی ہے

بات ساری عطا کی ہوتی ہے

ہم جو چاہتے ہیں وہ نہیں ہوتا

ایک مرضی خُدا کی ہوتی ہے

میرے قاتل بڑے چائو سے سنواریں گے مُجھے

وہ کسی روز جب قبر میں اُتاریں گے مُجھے

جان لیں پُوچھنے والے مرے کہ میں کیا ہوں؟

شبِ ہجراں ہوں کسی روز گزاریں گے مُجھے

طبیبوں سے بہتر تمہاری ادائیں

بیماروں کو بھی بخش دیں یہ شفائیں

تم سی حسیں ہیں تمہاری یہ یادیں

کبھی دور جائیں کبھی پاس آئیں

اپنا تھا اُسکا جو بھی میرے نام کر گیا

مر تا رہا جو خود پہ کوئی کام کر گیا

اپنے ہی آپ پہ ہم خنجر اُٹھا لیے

کچھ اس ادا سے ہمکو وہی رام کر گیا

نہ خود پہ رو سکو گے تم وہ ابتر حال کر دوں گا
مجھے بے مول مت سمجھو تمہیں کنگال کر دوں گا

سمجھ لے اے میرے دشمن مجھے سونے کا وہ سکہ
کہ جس کی جا گرا جھولی میں مالامال کر دوں گا

کون کہتا ہے کہ عشق شریعت سے جدا ہے---
سُنت رسول کی ہے یہ اور طریقہِ خُدا ہے---

آجائے وہ کہ جس کو ہے اُلفت نماز سے---
سراپا عشق ہی تو کلمہِ آذاں کی صدا ہے---

کہ بس اِک جان تھی میری سجن پہ وار بیٹھا ہوں
مرا کچھ بھی نہیں باقی سبھی تو ہار بیٹھا ہوں

یہ تم کیوں پوچھتے ہو ہوش والوں سے اُجڑنا ہے؟
کبھی آکر مجھے پوچھو کہ میں تیار بیٹھا ہوں

اِس پل دو پل کے ساتھ سے
میں بکھر گیا تیرے ہاتھ سے

میرے دوستوں پہ ستم نہ کر
ہے تُجھے گلہ میری ذات سے

اشک جب بے حساب گرتے ہیں
آنکھ سے کتنے خواب گرتے ہیں

یہی ہے آپ کے کیے کی سزا
میرے دِل سے جناب گرتے ہیں

سُنے گا بات کربل کی دیوانہ رو دے گا
میں ایسے اشک لکھوں گا زمانہ رو دے گا

نہ جھکا جو کبھی یزیدِ وقت کے آگے
جہاں پہ سر وہ گرے گا ٹھکانہ رو دے گا

میرے خوابوں میں آ جاؤ مدینے جا نہیں سکتا
رُخِ زیبا دِکھا جاؤ مدینے جا نہیں سکتا

کرے روشن زمانے کو تُمہارا نُور ایسا ہے
میرے دِل میں سما جاؤ مدینے جا نہیں سکتا

عدو کو دوست میں شُمار کیے جاتا ہوں
میں تو ہر ایک سے پیار کیے جاتا ہوں

ہر خُوبی پہ تیری غزل لکھا کرتا تھا
اَب تیرے حُسن کا اِنکار کیے جاتا ہوں

نہ تو میں چین سے سویا ہوں اَور نہ جاگا ہوں
رات بھر سے تیری یادوں سے بچ کے بھاگا ہوں

بکھرنے میں جس کے فقط کچھ پل ہی باقی ہیں
کہ آدھا ٹوٹا ہوا میں تو وہی ایک کچا دھاگہ ہوں

جناب عثمانؔ انیس

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

ایک شاعر ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعر
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
کیا سن رہے ہیں ہم یہ قاصد کی زباں سے
وہ کہتے ہیں ہم تمہارے نہیں تھے تم ہمارے نہیں تھے
راجہ حماد سرفراز
وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر-تعارف

نام:راجہ حماد سرفراز
تخلص:حماد احمد

حماد احمد ۳۰اپریل۱۹۹۶کوابیٹ آباد میں پیدا ہوے۔یونیورسٹی سنٹرل اف پنجابUCPسے۲۰۱۶میں account and finance میںGRADUATIONکی۔اسلام آباد میں مستقل رہاہش پزیر ہیں اور ایک تعلیمی ادارے میں پرنسپل کے طور پر کام کر رہے ہیں اس کے علاوہ بطور راہٹر,تجزیہ نگار,کالم نگار،شاعر ذمہ داریاں نبارہے ہیں۔

شاعر کا نمائندہ شعر

کیا سن رہے ہیں ہم یہ قاصد کی زباں سے
وہ کہتے ہیں ہم تمہارے نہیں تھے تم ہمارے نہیں تھے۔

راجہ حماد سرفراز

ایک شام ایک شاعر

لوگوں کے لئے تو بڑے سیاسی ٹھہرے
اپنا معاملہ پھر بھی سلجھا نہ سکے

دنیا کی رنگینیوں میں کھوئے ہوئے ہیں
ہم تو شہر محبت سے باہر جا نا سکے

لاکھ چاہا انہیں سمجھا نہ سکے

روٹھے ہوئے شخص کو ہم منا نہ سکے

کیسے مان لیں کہ وہ خط تیرے نہیں تھے

محبتوں میں پہلے تو کبھی یہ اندھیرے نہیں تھے

کبھی عہد شکن کبھی بے وفا کہلاتے ہیں

پائیدار ہیں آپ کے لئے باقی خسارے ہیں ہم

نہیں ہوتی پرواہ جہاں بھی چلے جائیں لیکن

جناب کی محفل میں زلفوں کو سنوارے ہیں

اُن کی آنکھیں بھی مُزین ہے کاجِل سے

ہم بھی پلکوں سے آنسو ٹپکھائے ہوئے ہیں۔

اُن کی نفرتوں کے بھی ستاہے ہوے ہیں

آج پھر محفل میں ہم بھی آہے ہوے ہیں۔

دسمبر ہی تو ہے محبتوں میں بہار کا موسم

بارش کی روانی اور قرار کا موسم

شام کو آنے میں تاخیر نہ کیا کیجئے

یہ ہے رات کے ڈھلنے میں تیز رفتار کا موسم

وہ بے وفا نہیں لگتے کچھ مجبور تھے

یہ بات الگ ہے ہم بھی بے قصور تھے۔

انجام تو بُرا ہی ہوا ہمارا بھی لیکن

مگر نہیں کہتے کسی اور کی بانہوں میں محصور تھے

لکھنے جو بیٹھے محبتِ ناکام کی داستاں

آنسوں نے دیا انجام سیاہی کا کام

کیسے کریں اب طرز و تکلف کا شکوہ

بے جا محبت سے تمہیں مغرور بھی ہم نے ہی کیا

راز محبت اب تو عیاں ہو ہی جاہے گا

بھری محفل میں ماسواء ہم سب سے ملی ہو

کمزور بصارت والے بھی دیکھ لیتے ہیں

ہماری آنکھوں میں عکس تمھارا

نہیں کو ہی بھرے جہاں میں ہمارا

ملتا ہے ہر دوسرا شخص طالبگار تمھارا

نہ بھولے ہیں نہ نظر انداز کر رہے ہیں
کہتے ہیں تصورات میں تمہی کو یاد کر رہے ہیں

راجہ حماد سرفراز

~~~~~~

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan
~~~~~~

وقارِ سخن

وقارِ سخن
وقارِ سخن حصہ تعارف اور بہترین اشعار شاعرات
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
منجانب کاروانِ ادب سرائے انٹرنیشنل
وقار

وقارِ سخن

مرتب: میاں وقار الاسلام

مادرِ دبستانِ لاہور محترمہ ڈاکٹر شہناز مزمل صاحبہ چیئر پرسن ادب سرائے انٹرنیشنل اس بات کی مستحق ہیں کہ میں اپنی ادبی کاوش کا ذکر کرنے سے پہلے ان کا شکریہ ادا کروں جنھوں نے میرے ہر ادبی قدم پر میری رہنمائی کی اور میرے ہر ادبی کام کی بھرپور حوصلہ افزائی بھی کرتی چلی آ رہی ہیں۔

محترمہ ڈاکٹر شہناز مزمل صاحبہ کے ساتھ 15 سال سے زیادہ ادبی مسافت ہو چکی ہے اور یہ سفر ابھی جاری ہے۔ ادب سرائے انٹرنیشنل کے پلیٹ فارم پر ان کے ساتھ سینکڑوں مشاعروں میں شرکت کرنے کا موقع ملا اور ہزاروں لکھنے والوں سے ملنے ملانے اور سننے سنانے کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ یقیناً یہ ایک بڑا کارواں تھا جس میں بہت سے باقار اور نامور سخنوروں نے شمولیت اختیار کی اور اس سفر کو بڑھاتے گئے۔ بہت سے باکمال سخنور ایسے ہیں جن کے کام کو دیکھ کر یقیناً یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ وقارِ سخن سے کم نہیں۔

پھر یہ کوشش کی کہ کیوں نہ وقارِ سخن کو ایک جگہ اکھٹا کر لیا جائے اور ان کے سخن پاروں کو اکھٹا کر کے اس کی رسائی زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائی جائے اور یقیناً اپنے علم بھی اضافہ کیا جائے اور پڑھنے والوں کے علم میں بھی اضافہ کیا جائے۔ مذید یہ کہ اچھا لکھنے والوں کی خاطر خواہ یا پھر جہاں تک ممکن ہو سکے حوصلہ افزائی کی جائے۔

اس طرح سے وقارِ سخن نے اپنا سفر شروع کیا جن لوگوں تک آسانی سے رسائی حاصل ہو سکتی، یا جو سخنور دورِ حاضر کی ٹیکنالوجی میں کمال رکھتے تھے انہوں نے باآسانی اپنا اپنا کام جو کہ ٹاپ آف دی لائن 20 اشعار کی سلیکشن پر مشتمل تھا فراہم کر دیا اور اس سفر کو ایک خوشگوار آغاز بھی مہیا کر دیا۔ جو لوگ ٹیکنالوجی میں قدرے کم کمال رکھتے تھے انہوں نے اپنی اپنی کتابوں میں سے

ایمج فائلز شئیر کر دیں اور جو لوگ ٹیکنالوجی میں بالکل بھی قدرت نہیں رکھتے تھے انہوں نے اپنے ہاتھ سے سخن پارے مرتب کئے اور پیپر پر لکھ کر بھیج دیے یا پھر فون پر لکھوا دیئے۔ یوں مرحلہ وار ریکارڈ مرتب ہوتا گیا اور ساتھ ساتھ ری ویو کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ آہستہ آہستہ اتنا ریکارڈ بن گیا کہ اس کہ پہلی جلد مکمل کی جاسکے۔ اور اس کے بعد دیگر جلدوں پر کام جاری کر دیا گیا۔ سب سے آخری مرحلہ نظموں کا انتخاب تھا اور اس میں 100 نظموں کو منتخب کیا گیا اور اس طرح وقارِ سخن کی آخری جلد بھی مکمل ہو گئی۔ وقارِ سخن کا کام مکمل ہے کے بعد دو مراحل مذید شامل کیے گئے جن میں ایک تھا وقارِ سخن حصہ "میری پسند" ڈاکٹر شہناز مزمل دوسرا حصہ تھا وقار سخن باعنوان شعری مجموعہ اس طرح اس سلسلے کے 8 جلدیں مکمل ہو چکی ہیں۔

وقارِ سخن کی پہلی جلد سال 2017 میں آپ لوگوں کی خدمت میں حاضر کر دی گئی تھی اور پھر اس سلسلے کو آگے جاری رکھا گیا۔ آج وقارِ سخن ریسرچ پبلیکیشن سیریز کی درج ذیل جلدیں مکمل ہو چکی ہیں:

1۔ وقارِ سخن حصہ نمائندہ اشعار شعراء

2۔ وقارِ سخن حصہ نمائندہ اشعار شاعرات

3۔ وقارِ سخن حصہ تعارف اور بہترین اشعار شعراء

4۔ وقارِ سخن حصہ تعارف و بہترین اشعار شاعرات

5۔ وقارِ سخن حصہ نمائندہ نظمیں شعراء

6۔ وقارِ سخن حصہ نمائندہ نظمیں شاعرات

7۔ وقارِ سخن حصہ "میری پسند" باعنوان شعری مجموعہ

8۔ وقارِ سخن حصہ "میری پسند" ڈاکٹر شہناز مزمل

یہ سفر جتنی آسانی سے بیان کر دیا گیا ہے یقیناً اتنی آسانی سے طے نہیں ہوا۔ بہت سے لوگ تو اس سفر میں شامل ہی نہیں ہوئے، جس کی وجہ کچھ ہماری سستی اور کچھ ان کی مصروفیت ہو سکتی ہے۔ یا پھر ہماری مصروفیت اور ان کی سستی بھی۔ ابھی بھی کوشش ہے کہ ان کے سخن پاروں کو ترتیب دے کر اگلی جلد میں شامل کیا جاسکے۔ کیوں کہ یہ ایک اوپن فارمیٹ پلیٹ فارم تھا تو کچھ

لوگوں کی یہ بھی ریزرویشنز رہیں کہ ان کے نام غیر معروف لوگوں کے ساتھ نہ آجائیں۔ مگر بہت سے لوگوں نے کھلے دل کا مظاہرہ کیا اور بھرپور تعاون جاری رکھا اور ساتھ ساتھ حوصلہ افزائی بھی کرتے رہے۔ کچھ لوگوں نے باہمی اختلافات کے باوجود بھی اس سفر میں حصہ ڈالا مگر چند یہ کہہ کر پیچھے ہٹ گئے کہ اگر ان کے مخالفین اس سفر میں شامل ہوں گے تو وہ اس کا حصہ کبھی نہیں بنیں گے۔ اور کچھ لوگوں نے بار بار دستک کے باوجود ہم پر اپنے دروازے نہیں کھولے۔

بہت سے لوگوں نے بہت سے لوگوں کو متعارف کروایا بلکہ یہاں تک بھی ساتھ دیا کہ دیگر شاعروں کا ریکارڈ بھی مرتب کر کے دیا اور سوشل میڈا پیج اور پوسٹس کو باقاعدہ پروموٹ بھی کرتے رہے اور اپنی رائے کا اظہار بھی کرتے ہے۔ کچھ لوگوں کا یہ بھی کہنا رہا کہا ہم تو آپ کے فہرست سے کہیں زیادہ نامور ہیں تو ہمارے نام اس میں پہلے سے ہی شامل کیوں نہیں۔ کیوں کہ ہمیں پہلے یاد نہیں رکھا گیا تو اب ہم سفر کا حصہ کیوں بنیں۔

جن لوگوں نے "وقارِ سخن" کے سفر میں ہمارا ساتھ دیا ان کے ہم تہہ دل سے مشکور ہیں اور ان کے کام کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور جن لوگوں کا کام اس سفر میں شامل نہیں ہو سکا، ان سے ہم پہلے بھی معذرت کرتے رہے ہیں اور اب بھی کرتے ہیں کیوں کہ اس طرح کے کاموں میں اتنا ہی حصہ ڈالا جاسکتا ہے جتنی کسی میں ہمت اور طاقت ہوتی ہے۔

دعا گو، ممنون، مشکور

شاعر، مصنف مرتب

میاں وقار الاسلام

www.mianwaqar.com

www.marvelsystem.com

www.adabsaraae.com

وہ ہے رحمان اس کے نام سے آغاز کرتی ہوں

میں عاشق ہوں مزمل کی انہیں پہ ناز کرتی ہوں

الحمد اللہ 32 سالوں میں ادب سرائے میں لگائے گئے پودے اب تن آور درخت بن چکے ہیں اور اب ان کی چھاؤں تلے ہر جگہ جہاں وہ چاہتے ہیں ادب سرائے بنا لیتے ہیں۔ اس میں لگائے گئے پودے ادب کے چلتے پھرتے سائبان ہیں اور فروغ ادب میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ ادب سرائے میں آ کر ٹھہرنے کے لیے کسی اجازت نامے کی ضرورت نہیں ہوتی کیوں کہ

ہم اپنی ذات کی کچھ اس طرح تفہیم کرتے ہیں

محبت بانٹتے ہیں، چاہتیں تقسیم کرتے ہیں

32 سال سے یہاں پر بے لوث محبت اور خلوص کے ذریعے ادب سکھایا جا رہا ہے۔ تخلیقی ادب بھی اور تربیت کے حوالے سے بھی جسے ہم ادب کہتے ہیں۔ اور ان دونوں یعنی ادب اور آداب کا ہونا بہت ضروری ہے۔ ادب سرائے میں ادب کے پھوٹتے چشموں سے ادب کا ہر متلاشی اور ہر تشنہ لب سیر اب ہو کر جاتا ہوں۔ خواہ وہ آبشارِ ادب سے فیض یاب ہونے کا طریقہ جانتا ہو یا بے بحرا ہو۔ یہاں سب لہر میں اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرنے آتے ہیں اور انہیں ادب کے بحر بیکراں میں ڈوبنا اور تیرنا سیکھایا جاتا ہے۔ ماہر تیراک ان کو تیرانا سیکھاتے ہیں۔ اگر وہ اچھے تیراک نہ بھی بن سکیں تو بھی انہیں ڈوبنے نہیں دیتے بلکہ آخر دم تک ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں منزلِ مقصود تک پہنچاتے ہیں۔ اور ان کو احساس بھی نہیں ہونے دیتے کہ تم ادب کے ان چشموں سے فیض یاب نہیں ہو سکتے یا یہ ادب کی آبشار تمہیں کچھ نہیں دے سکتی۔

ادب سرائے میں جو بھی آکر ٹھہرتا ہے، اس میں وہ صلاحیت موجود ہوتی ہے جس کا وہ اظہار کرنا چاہتا ہے اور یہاں کے مکین پہچان لیتے ہیں کہ اس کی صلاحیت کیا ہے اور اس کی صلاحیت کے مطابق اسے جگہ دے دی جاتی ہے جہاں پہ وہ ٹھہر سکتا ہے وقت گزار سکتا ہے، اساتذہ سے مل سکتا ہے ان کی صحبت میں بیٹھ سکتا ہے اور جو وہ سیکھنا چاہتا ہے وہ سیکھ سکتا ہے۔ کیوں کہ ادب سرائے مرکزِ علم و ادب بھی ہے اور ادب و آداب کا محور بھی ہے۔ الحمد اللہ آج یہاں پر آکر ٹھہرنے والے بہت سے مسافر اپنی منزلوں تک پہنچ چکے ہیں اور اپنی اپنی جگہ ادب سرائے قائم کرتے جا رہے ہیں۔ اسی لیے اس ادارے کو ادب سرائے انٹرنیشنل کا نام دیا گیا اور یہ ماشا اللہ آج پوری دنیا میں یہاں سے ہو کر گزرنے والے مسافر ترویجِ ادب کے لیے کام کر رہے ہیں۔ اس میں کچھ نئے نام ہیں اور کچھ پرانے نام ہیں۔ اور جو بھی آتا ہے وہ اس ادب سرائے میں ٹھہرتا ضرور ہے اور ٹھہرنا پسند کرتا ہے اور ہم اس کو اپنا مہمان بنانا پسند کرتے ہیں ہم کچھ ان سے سیکھتے ہیں کچھ انہیں سکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس کی ایک مثال یہاں کے ہونہار طالب علم میاں وقارالاسلام ہیں ان کا ادب سرائے سے گہرا اور پرانا تعلق ہے۔ آپ سب کو یہ سوشل میڈیا پر اکثر نظر آتے ہیں وہ ایک بہترین نثر نگار، نثری نظموں کا تخلیق کار، مرتب اور ایڈیٹر کے صورت میں سامنے آیا ہے۔ اور ان کی تمام چھپی ہوئی ادبی صلاحیات ادب سرائے میں ٹھہرنے کی وجہ سے مزید اجاگر ہوئیں۔ اور ان میں اب بہت نکھار آتا جا رہا ہے۔

ادب سرائے کے مقصد نو آموز شاعروں اور ادیبوں کی حوصلہ افزائی ہے اگرچہ ابھی تک اس میں بہت سے ادب کے متلاشی فن شاعری کے رموز سے واقف نہیں ہو سکے مگر ہم ان کے حوصلوں کو پست نہیں کرتے اور یہ اپنی ادبی صلاحتوں کو کسی نہ کسی شکل میں سامنے لاتے رہتے ہیں۔ خیالات، جذبوں اور لفظوں کا جو طوفان ان کے اندر چھپا ہوتا ہے وہ کسی نہ کسی صنف کی شکل میں باہر آجاتا ہے۔ کہانی ہو افسانہ ہو انشائیہ ہو کوئی بھی صنف ہو اور جو مستقل مزاج ہوتے ہیں وہ اپنا لوہا منوا لیتے ہیں اور ہمارا نصب العین ہے کہ جو بھی ادب کی تلاش میں ادب سرائے میں آکر ٹھہرا ہے وہ خالی ہاتھ واپس نہ جائے الحمد اللہ آج ہمارے بہت سے طالب علم صاحب دیوان ہیں اور ان کی تخلیقات کو پوری دنیا میں پسند کیا جا رہا ہے۔

وقار میں بکھری چیزوں میں سمیٹنے اور مرتب کرنے کی بھرپور صاحیت موجود ہے جو آپ کو وقارِ سخن میں نظر آئے گی۔ اس میں ہر عمر کے شاعر کو شامل کیا گیا ہے۔ اور بہت اعلیٰ پائے کی تخلیقات کے ساتھ ساتھ کہیں کہیں قدرے کمزور تخلیقات بھی نظر آتی ہیں لیکن اس نے ادب سرائے کے اس مقصد کو سامنے رکھا ہے کہ کسی کو اس وادیء پُر خار میں قدم رکھنے سے نہیں روکنا۔

مجھے اپنے تمام ہونہار شاگردوں کی سرپرستی کرتے ہوئے بڑا فخر محسوس ہوتا ہے اور مجھے اللہ کے اس کرم پہ بڑی خوشی ہوتی ہے کہ میں بہت سارے امور میں ان کی معاونت کرتی ہوں اور بڑی بے لوث محبت سے، بے لوث خلوص سے ان کے قدموں کو کبھی پیچھے نہیں ہٹنے دیتی۔ اور ان کو تن آور درخت بنتے دیکھ کر مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ کیوں کہ اپنے لگائے ہوئے پودوں کو چھاؤں دیتا دیکھ کر کون خوش نہیں ہوتا۔

امید ہے آپ کو بھی وقار کی یہ خوبصورت کاوش پسند آئے گی اور آپ بھی وقارِ سخن میں اپنا حصہ ڈالتے رہیں گے اور وقارِ سخن کے وقار میں اضافہ فرماتے رہیں گے۔

آمین

وقارِ سخن سے محبت تک

انتخاب: میاں وقارالاسلام

محبت، معجزے سے کم نہیں ہے

مگر مجھ میں اب اتنا دم نہیں ہے

جناب محمد سلیم طاہر

مجھے وطن سے محبت تو ہے بہت لیکن

دیارِ غیر میں بچوں کی بھوک لے ائی

جناب اقبال طارق

یہ جو لاہور سے محبت ہے

یہ کسی اور سے محبت ہے

جناب ڈاکٹر فخر عباس

جھیل آنکھوں میں جو اترے ہیں تو معلوم ہوا

اس قدر شہر محبت میں سکوں ہوتا ہے

جناب عرفان صادق

مرے خلوص میں شامل کوئی کمال نہیں

مرے خمیر کی مٹی میں بس محبت ہے

جناب ایاز محمود ایاز

محبت روشنی ھے روشنی تقسیم کرتے ہیں

زمانے بھر میں آو زندگی تقسیم کرتے ہیں

جناب زاہد شمسی

میں اپنے آپ ہی پسپا ہوا محبت میں

ہوئی نیں ہے مجھے مات اس سے کہہ دینا

جناب امین کنجاہی

میرے لب پر ناڈھونڈو تم وہ شیریں لفظ الفت کے

میرے آنسو بتائیں گے محبت کتنی میٹھی ہے

جناب سہیل رضا ڈوڈھی

وقارِ سخن حصہ تعارف اور بہترین اشعار شاعرات

چل مکانِ یار کے فُٹ پاتھ پر بستر لگا

جناب منصور آفاق

تم میری محبت ہو میری سزا نہیں ہو

اک بار کہہ دو مجھ سے کہ تم خفا نہیں ہو

میاں وقارالاسلام

یہ احترام محبت میں ھم نے سیکھا ھے

کوئی کسی کا اگر ھے تو پھر اُسی کا ھے

صفدر صدیق رضی

محبت میں اک ایسا موڑ بھی آتا ہے جب شوکت

یقیں خاموش رہتے ہیں گُماں خاموش رہتے ہیں

جناب افتخار شوکت

جناب سلیم فگار

نہ ماہ رو نہ کسی ماہتاب سے ہوئی تھی

ہمیں تو پہلی محبت کتاب سے ہوئی تھی

علی مزمل

آنکھیں روشن، لہجے رس کے پیالے جی

یہ ہیں لوگ محبت کرنے والے جی

منیر انور

کون ہے کیسا ہے کیا ذات ھے کیا فرقہ ھے

اس محبت میں تو شجرہ نہیں دیکھا جاتا

عاصم تنہا

دل کی خواہش تھی خودکشی کرنا

ہم نے تکمیل میں محبت کی

آزاد حسین آزاد

ہم اپنی ذات کی کچھ اس طرح تفہیم کرتے ہیں

محبت بانٹتے ہیں چاہتیں تقسیم کرتے ہیں

شہناز مزمل

میں اس کی خامشی کو سن رہی تھی

وہ اظہار محبت کر رہا تھا

محترمہ رخشندہ نوید

ذرا پھر کہو نا محبت ہے تم سے

کہ تشنہ ہے میری سماعت ابھی تک

محترمہ سمن شاہ

کچھ تو بولو کہ اب محبت میں

اور کتنی اذیتیں دو گے

محترمہ شگفتہ ناز

وہ آیا تو گئے شکوے گلے سب

محبت کو بہانہ چاہیئے تھا

محترمہ قندیل جعفری

یارب تو مرے ظرف کو اتنا بلند کر

دشمن کو دیکھ لوں تو محبت امڈ پڑے

محترمہ زیب اُنساز یبی

اب کوئی کام نہیں کارِ محبت کے سوا

دل تری یاد میں بس اشک بہاتا جائے

محترمہ حُسن بانو

ہے وفا تجھ میں تو پابند وفا ہوں میں بھی

مجھ سے مل بیٹھ محبت کی فضاہوں میں بھی

صبیحہ خان

محبت کو محبت سے سمجھنے کا ارادہ کر

وقارِ سخن حصہ تعارف اور بہترین اشعار شاعرات

تبسم یہ سفر کرنا ھے تو پھر پاپیادہ کر

جہاں آراء تبسم

سوچا جو میں نے آج تو یہ راز پا لیا

دیمک کی طرح مجھ کو محبت نے کھا لیا

شگفتہ شفیق

بے رُخی نہ اپنائیں بات اتنی سن لیجئے

سب کو بھول بیٹھے ہیں آپ کی محبت میں

محترمہ شہناز رضوی

میں کہساروں کی ملکہ ھوں، یہاں پر

محبت رقص کرتی ھے دلوں میں

مسرت جہاں خٹک

میرے حالات سمجھتا ہے وہی

جس نے اک بار محبت کی ہے

وقارِ سخن ریسرچ پبلیکیشن سیریز

وانیہ عنبر

جدائیوں کی رفاقت میں لکھتے جاتے ہیں

جو لکھ رہے ہیں محبت میں لکھتے جاتے ہیں

یاسمین سحر

محبتوں کی حسین داستان ہے اردو

کہ حیرتوں کا یہ کوئی جہاں ہے اردو

عروبہ عدنان

محبتوں کا شمار کیسا، حساب کیسا

وفا میں نقد اور ادھار کیسا، حساب کیسا

محترمہ نیر رانی شفق

محبت نرم لہجوں میں بڑی تکلیف دیتی ہے

مگر یہ سرد لہجوں سے کبھی نالاں نہیں ہوتی

ڈاکٹر مریم ناز

کر کوئی شخص میرے پیار کے قابل تخلیق

پھر مجھے اس کی محبت پہ مکرر کر دے

زرقا نسیم

محبت ہو گئی انسانیت سے

مجھے منصب ملا جب آگہی کا

گلِ رابیل

مجھے یاد آ کر رُلا دیتی ہے

محبت جو اک داستاں ہو گئی

رابعہ رحمان

اب تو سیراب محبت کی زمینیں ہو جائیں

پیاسے لب ساحلوں پہ چھوڑ گیا ہے کوئی

صائمہ جبین مہک

اس قدر پیار جھلکتا ہے ترے لہجے سے

جی میں آتا ہے ترا نام محبت رکھوں

نادیہ سحر

محبت آخری سانسوں پہ تھی جب

تمہارے کوچے میں دیکھی گئی ہے

کرن وقار

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
ہم لوگ تیرے شہر میں خوشبو کی طرح ہیں
محسوس تو ہوتے ہیں دیکھائی نہیں دیتے
محترمہ تسنیم کوثر
ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کا نمائندہ شعر

ہم لوگ تیرے شہر میں خوشبو کی طرح ہیں
محسوس تو ہوتے ہیں دیکھائی نہیں دیتے

محترمہ تسنیم کوثر

ایک شام ایک شاعرہ

آلائشوں سے پاک فضا کو ترس گئے
اپنے ہی گھر میں تازہ ہوا کو ترس گئے

پے کو دل لگی مہنگی پڑے گی
ہوا سے دوستی مہنگی پڑے گی

کیسے کیسے گمان میں گزری
زندگی امتحان میں گزری

اک تمنا کی تھی دل نے ساتھ تم ہر پل رہو
اس تمنا کی جو پائی تھیں سزائیں یاد ہیں

تلخئ وقت سے گبھرا کے بلاتے کس کو

یوں تو دنیا تھی مگر کوئی ہمارا کب تھا

ہم نے دیکھے ہیں بدلتے ہوئے دنیا کے چلن

کیسے انداز کی ہے کس کی نظر جانتے ہیں

معیار اپنا ہم نے گرا نہیں کبھی

جو گر گیا نظر سے وہ بھایا نہیں کبھی

ہم کو طوفاں میں گھرا دیکھ کے جاتے ہو سنو

یوں برے وقت میں آنکھیں نہیں پھیرا کرتے

پہلے رکھ دینا چراغوں کو سرِ راہ گزر

پھر کسی بھٹکے مسافر کی کہانی لکھنا

تم ساتھ نہ دے پاؤ گے یہ ہم کو خبر ہے

ہم پھر بھی وفاؤں کا بھرم رکھے ہوئے ہیں

پہلے ہم جلاتے ہیں شمعیں دل کے داغوں کی

پھر ہمیں شراروں کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں

آسماں کے آنچل سے ٹوٹے جو ستارے ہیں

تم سے کیا کہیں جاناں خواب وہ ہمارے ہیں

ہوا سے لڑنے کا فن آیا جب سے

دیا طوفان ہوتا جا رہا ہے

یوں تو سب کچھ ہے مرے پاس مگر اس کے بنا
کتنی ویران ہے یہ دل کی حویلی میری

دل کی ہٹ دھرمی نے طوفان اُٹھا رکھا ہے

نا سمجھ اب بھی وہی ساتھ پرانا چاہے

تھی شہر کی رونق میں تصنع بھی ریا بھی
کب زیست کا نقشہ مرے گاؤں کی طرح تھا

محترمہ تسنیم کوثر

وقارِ سخن میں خوش آمدید

[waqaresukhan/www.facebook.com](www.facebook.com/waqaresukhan) :FACEBOOK PAGE

[waqaresukhan/www.mianwaqar.com](www.mianwaqar.com/waqaresukhan) :WEBSITE LINK

ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار

اپنے دل کے بوجھ کو بھاری نہیں ہونے دیا
میں نے خود پہ عمر کو طاری نہیں ہونے دیا

محترمہ رخشندہ نوید

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے

BY MIAN WAQAR UL ISLAM

وقارِ سخن میں خوش آمدید

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کا نمائندہ شعر

اپنے دل کے بوجھ کو بھاری نہیں ہونے دیا
میں نے خود پہ عمر کو طاری نہیں ہونے دیا

محترمہ رخشندہ نوید

ایک شام ایک شاعرہ

میں، ورنہ دشت کہاں پار کرنے والی تھی
یہ دشت پار کرایا شکاریوں نے مجھے

رخشندہ کو ہے عشق میں مرشد کی ہدایت
وہ ہجر کے کاجل سے پلک کالی کیے جائے

کہانیاں نہ ختم ہوں گی اختتامیوں کے ساتھ
مجھے قبول کر مری تمام خامیوں کے ساتھ

در و دیوار سے جالا نہیں جاتا اماں

مجھ سے گھر بار سنبھالا نہیں جاتا اماں

کیوں مجھے چھوڑ کے جانے کو ہوئی ہے بیتاب

زندگی کیا میں تجھے اچھی نہیں لگتی ہوں

اس آنکھ میں آنسو ہے یہ پانی نہیں سمجھئے

تم میری محبت کو کہانی نہیں سمجھئے

کس طرح اس کے گلے لگ جائے رخشندہ نوید

خود مرے پتھر بدن کو درمیاں رکھا گیا

چند لمحوں کی مختصر قربت

اور یادیں شمار سے باہر

تیز بارش میں بہت بھیگی ہے میرے دل کی چھت

کچھ نمی آخر در و دیوار میں تو آئے گی

میرے مولا کو بھی تھا مطلوب پردہ ہی مرا

اس لیے رکھا گیا اس دل کو اندر کی طرف

کس طرح اس پہ ترے درد کا منظر کھلتا

تو محبت بھی تو کرتی تھی چھپا کر اس سے

اداسیوں سے اس قدر بھر پڑی ہے زندگی

معاف کیجئے دوست خوش مزاج چاہیے ہے بس

میں اس کی خامشی کو سن رہی تھی

وہ اظہار محبت کر رہا تھا

سرخ رنگت کسی عارض کی طرح پھیل گئی

تیری آواز کے چھوتے ہی مرے کانوں پر

آپ کا ہنسنا تو مشہور ہوا کرتا تھا

آپ رو پڑتی ہیں رخشندہ دکھی گانوں پر

میں پکڑتے پکڑتے ڈوب گئی

مجھ سے کچھ گر گیا تھا پانی میں

اِک ایسے درد کی شدت سے گزری رخشندہ

خدا نے پچھلے گنہ سب معاف کر ڈالے

جو پنکھڑی کو کسی پنکھڑی سے وہ نسبت

جو رشتہ لب کا ہے لب سے، بہت عجب سا ہے

مرے مکاں کے برابر مکان کی دیوار

ہوئی جو نم تو اُدھر اینٹ اینٹ گیلی ہوئی

سڑک پہ دیکھا ہے ایک حادثے کو ہوتے ہوئے
کہیں کہیں سے مری جلد بھی ہے چھیلی ہوئی

محترمہ رخشندہ نوید

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
اشکوں کو ٹھکانہ چاہیئے تھا
مجھے رونے کو شانہ چاہیئے تھا
محترمہ صفیہ سلطانہ مغل
ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

....

شاعرہ کا نمائندہ شعر

اشکوں کو ٹھکانہ چاہیئے تھا
مجھے رونے کو شانہ چاہیئے تھا

محترمہ صفیہ سلطانہ مغل

ایک شام ایک شاعرہ

حمدیہ اشعار

کہاں تابِ قلم
کر سکوں میں رقم

تیری حمد و ثنا
اے میرے کبریا

متفرق اشعار

ہوئی ہے ایسی کیا خطا تم سے
کہ شہر کا شہر ہے خفا تم سے

بنائی چاہ سے جو چائے میں نے

چھاہو لے سے پھر رخسار اس نے

کیا انوکھا ہے تمہاری ضد کا یہ انداز بھی

شیشہ ٹوٹے ٹوٹنے کی اور نہ ہو آواز بھی

اب آئے رونا تو شانہ تلاش مت کرنا

تم آنسوؤں کا ٹھکانہ تلاش مت کرنا

تم میری آنکھوں میں بن کے تصویر رک گئے ہو

یا سارے عالم پہ کوئی لمحہ ثبات کا ہے

دیکھنا چاہتے ہو تم جہاں سارا

میری آنکھوں میں جھانک کے دیکھو

رو پڑے جب رات کو غم کے مارے ٹوٹ کر

آسماں سے گر گئے کتنے ہی تارے ٹوٹ کر

نہ وصل کی میں طلب کروں نہ ہجر کا میں گلہ کروں

یوں کہہ رہے ہو جیسے میرے بس کی بات ہے

اتنی نہ قیل و قال کر

کچھ تو میرا خیال کر

اپنی بھی رکھ کوئی مثال

مجھ کو بھی بے مثال کر

صرفِ نظر میں چھپتا نہیں جمال کوئی

جب سے دیکھا ہے خوش خصال کوئی

جب تلک مجھ کو خدا یاد ہے

اس بے وفا کا پتہ یاد ہے

پنج وقتہ نمازیں گراں ہیں تمہیں

پھر بھی کہتی ہو مجھ کو خدا یاد ہے

ماں کو کچھ اس کے سوا نہیں آتا

میرے ماتھے پہ بس دعا لکھنا

نمک ہے اس لئے درکار مجھ کو

ہے کتنا زخم کاری جانتی ہوں

دیکھو میری جاں اب گیا آؤں گا میں نہ لوٹ کر

رکھو میرے سینے پہ سر۔ شام بخیر شب بخیر

میں نے تجھے لوٹا دیئے تحفے تیرے وعدے تیرے

تتلی کا رکھا ایک پر۔ شام بخیر شب بخیر

توے پہ آپ جلے غیر کو لذت

یہ وصف ہم نے کباب میں دیکھا

اب نہ رہنا کبھی خیالوں میں

چاندی آنے لگی ہے بالوں میں

سفر یہ زندگی کا تیرگی میں کٹ گیا میرا

سو ان وقتی اجالوں کی ضرورت اب نہیں مجھ کو

محترمہ صفیہ سلطانہ مغل

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

ایک شاعرہ ایک شعر

www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan

WAQAR-E-SUKHAN

وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار

بہت سوچا کہ جی لیں گے تمہارے بن کریں پر کیا
ہمارے ضبط کے سب فیصلے ٹوٹے ہوئے سے ہیں

محترمہ سمن شاہ

وقارِ سخن میری پسند

www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan

WAQAR-E-SUKHAN

نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے

BY **MIAN WAQAR UL ISLAM**

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کا نمائندہ شعر

بہت سوچا کہ جی لیں گے تمہارے بن کریں پر کیا

ہمارے ضبط کے سب فیصلے ٹوٹے ہوئے سے ہیں

محترمہ سمن شاہ

ایک شام ایک شاعرہ

شعاعوں کی تپش کا استعارہ ڈھونڈتے رہنا

اندھیری رات میں اپنا ستارہ ڈھونڈتے رہنا

گماں کی تیرگی کو جو بدل ڈالے اجالے میں

نشاط-دل میں تم ایسا شرارہ ڈھونڈتے رہنا

بچپنا اس کی طبعیت سے نہیں جاتا سمن

کھیلتا رہتا ہے دل سے وہ کھلونے کی طرح

عجب سی گرد پھیلی ہے سمن رخسار پر میرے

کوئی ٹوٹا ستارہ ہے مری پلکوں کی چوکھٹ پر

رہ کر تمام عمر ہی پھولوں کے دھوکے میں

کانٹے رہ-حیات سے چنتی ہیں لڑکیاں

غلط تم بھی نہ تھے شاید غلط ہم بھی نہ تھے شاید

صحیح ہوناہی دونوں کاغلط سب کر گیا جاناں----

تری نظروں میں جان-جاں بہت انمول ہوتی میں

سراپا عاجزی ہوتی اگر کشکول ہوتی میں-----

جی چاہتا ہے میرا بن جاؤں آئینہ میں

پھر خود کو کوئ مجھ میں دیکھا کرے ہمیشہ

جانتی ہوں میں اس کے ساتھ بھی دھوکا ہے

وہ جس کے پہلو میں تم کو سوچا ہے

میں چاہوں بھی تو کیسے اس کو روکوں

خوشبو میں لپٹا وہ ہوا کا جھونکا ہے

مری حالت عجب ہونے لگی ہے

اداسی بے سبب ہونے لگی ہے

بہت ہی سر پھرا یہ دل ہے جس کو

تری پھر سے طلب ہونے لگی ہے

شہر-صنم میں ایسی بھی یہ زندگی رہی
مجھ میں تو تھی ہی اسمیں بھی اک بے خودی رہی

وہ مجھ کو ڈھونڈ تا رہا میرے وجود میں
اور میں کہ اس کی ذات کے اندر چھپی رہی

کہا جو کچھ کبھی میں نے وہ اسکو مان لیتا تھا
مرے دل کی ہر اک الجھن کو فورا جان لیتا تھا

جو آتے دیکھ کر مجھ کو کئی رستے بدلتا ہے
کبھی مجھ کو مری خوشبو سے وہ پہچان لیتا تھا

بجھنے لگی ہے تم اسے کچھ اور جلا دو
اس درد کے موسم کو بھی شعلوں کی ادا دو

دیکھیں ذرا کیسے ہمیں یہ خاک کرئے گی
اس آتش-جاں سوز کو کچھ اور ہوا دو

دور تک بکھری ہوئی ہیں کرچیاں ہی کرچیاں
اس طرح ٹوٹا ہے کچھ اپنے بھرم کا آئینہ

پلکیں جھکائے رکھتی ہوں میں اس لیے سمن
تجھ کو نہ کوئی آنکھ کی پتلی میں دیکھ لے

گلابوں سے بھرے وعدے وفاؤں میں ملیں لپٹے

تمہیں یوم-محبت کا ہر اک لمحہ مبارک ہو

دسمبر کی شبوں میں ٹوٹتی ہر پل مری ہر آس ہے لیکن

دسمبر کی صبحوں میں آج بھی شامل امیدوں کے ستارے ہیں

حفاظت خود کریں جس کی ہوائیں بھی گھٹائیں بھی

شب-ظلمت میں مجھ کو اک دیا ایسا جلانا ہے

اک سر میں ڈھل گئی تھی جو آرزو تھی دل میں

جب پیار سے بدن کا ساز آ کے اس نے چھیڑا

مرے محبوب کی فطرت ہے بالکل بادلوں جیسی

جو نہ برسے تو نہ برسے جو برسے تو غضب کر دے

ڈر ہے نجانے کا گھڑی ٹکڑوں میں گر پڑے

غداریوں کی گھر کو ہے دیمک لگی ہوئی

ذرا پھر کہو نا محبت ہے تم سے
کہ تشنہ ہے میری سماعت ابھی تک

محترمہ سمن شاہ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

....

شاعرہ کا نمائندہ شعر

تیری یاد کے جگنو بے گھر نہیں ہوئے

بسا رکھے ہیں دل میں

سجا رکھے ہیں آنکھوں میں

اٹھا رکھے ہیں بانہوں میں

محترمہ سفینہ سلیم

....

ایک شام ایک شاعرہ

....

پتھر سے جو نکلتے ہیں چشموں کو چھوڑ کر

عارض پہ اپنے آنکھ کا پانی تلاش کر

باہر نکل کے ذات کے محبس سے اے بشر

دنیائے رنگ و بُو کے معانی تلاش کر

....

حوصلے ٹوٹ گے 'جتنے تھے پتوار مرے

کیسے پھر موجِ ستم گر سے اُبھرتی صاحب

جم گیا خون 'ترے غم کا بدن پہ ہر سُو
صورتِ غنچہ و گل کیسے نکھرتی صاحب

....

کیسی لگی ہوئی ہے یہ آگ دھڑکنوں میں
دل محوِ رنج و غم ہے سر کار بات کیا ہے

یہ کس راستے پہ تم لے کے آ گئے ہو
ٹھوکر قدم قدم ہے سر کار بات کیا ہے

....

ہر طرف پھیل گئے کینہ و نفرت کے صنم
دل کی مسجد میں محبت کی اذاں ہونے تک

کھینچ لاتا ہے سفینہ مرا ساحل پہ کوئی
موج دریا پہ سمندر کا گماں ہونے تک

....

ذرہءخاک کو افلاک بنا رکھا ہے
ذکرِ احمد (ص) نے میرے قد کو بڑھا رکھا ہے

اُن کی رحمت نے بہر طور سفینہ میرا
موج گرداب سے ساحل پہ لگا رکھا ہے

....

کبھی جو گرد مسافت سمیٹ لیتی ہے
دیارِ طیبہ کی حسرت سمیٹ لیتی ہے

میرے حضور (ص) کی رحمت مرے نبی (ص) کی عطا

دلوں سے خوف قیامت سمیٹ لیتی ہے

....

ہجر بھاری نہیں رہا مجھ پر

خیمہ ءجاں سے اب نکال مجھے

اب زمانہ سفی وفاؤں میں

دے رہا ہے میری مثال مجھے

....

محترمہ سفینہ سلیم

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
شعر کہہ کر غبار اندر کا
میں ہمیشہ نکال لیتی ہوں
ڈاکٹر عارفہ صبح خان
وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کا نمائندہ شعر

شعر کہہ کر غبار اندر کا
میں ہمیشہ نکال لیتی ہوں

ڈاکٹر عارفہ صبح خان

ایک شام ایک شاعرہ

میرے ہونٹوں سے چُرا کر وہ تبسم میرا
آنکھیں اشکوں سے بھی بھرنے نہیں دیتا مجھ کو

وہ کناروں پہ بھی آنے نہیں دیتا کشتی
اور غم کے دریا میں اُترنے نہیں دیتا مجھ کو

مکاں میرا ہے اور اس میں ہے دروازہ تمھارا
غلط نکلا ہے اس بارے میں اندازہ تمھارا

میں کب سے دیکھتی ہوں تیری صورت آئینے میں
سوڑتی ہوں بکھر جائے نہ شرازہ تمھارا

خود میں خوشبو سمو کے دیکھیں گے
ہم کبھی پھول ہو کے دیکھیں گے

بوجھ ہلکا کریں گے سینے کا
ہم کبھی خود پہ رُو کے دیکھیں گے

ہوتے ہوتے ہوا ہے ناممکن
دل سے اس شخص کا نکلنا بھی

اس طرح تیری جدائی میں جہاں بکھرا ہے
سانس بکھری ہے کہیں دل کا نشاں بکھرا ہے

وہ جو اِک دیپ حوالا تھا اجالوں کا کبھی
گنبد ذات میں اب اُس کا دھواں بکھرا ہے

کارواں ہے کہ دکھائی نہیں دیتا مجھ کو
اور رستے میں کوئی کوہِ گراں بکھرا ہے

کسی کلفت سفر کا مجھے غم ذرا نہ ہوتا
مرے ساتھ تم جو ہوتے مرے ساتھ کیا نہ ہوتا

ہمیں جس نے جرائتیں دیں وہ تمھارا ہی پیار تھا

سرِ بزم گفتگو کا ہمیں حوصلہ نہ ہوتا

تیری خواہش تری تمنا میں

ایسے سینے کے داغ جلتے ہیں

جس طرح سر پھری ہواؤں میں

ڈرتے ڈرتے چراغ جلتے ہیں

ہم نے جو چاہا تھا وہ پایا نہیں

ارضِ دل پہ پھول اِک کھلتا نہیں

ڈاکٹر عارفہ صبح خان

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار

جن کو بڑا مانا تھا میں نے فرحتؔ وہ کیوں بھول گئے
کچھ گوشے میرے جیون کے بالکل میرے ذاتی تھے

محترمہ فرحت زاہد

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کا نمائندہ شعر

جن کو بڑا مانا تھا میں نے فرحتؔ وہ کیوں بھول گئے

کچھ گوشے میرے جیون کے بالکل میرے ذاتی تھے

محترمہ فرحت زاہد

ایک شام ایک شاعرہ

اٹھے ہاتھ دعاؤں والے بھر دے مولا

میرے شہر کا موسم اچھا کر دے مولا

دھیان سرا میں جانے کب سے ہمک رہی ہیں

ان چڑیوں کو اپنے بال و پر دے مولا

آنچ تو دیئے کی تھی سردیوں کی شاموں میں

ورنہ دھوپ کب اتری سردیوں کی شاموں میں

ہاتھ سے کبوتر تو پھر اڑا دیا میں نے

رہ گئی ہے تنہائی سردیوں کی شاموں میں

خون میں ڈوبی ردائیں نہیں دیکھی جاتیں
بین کرتی ہوئی مائیں نہیں دیکھی جاتیں

ختم ہوتے ہوئے آنسوں ہوں، کہ تھمتا ہوا درد
ہم سے اب اور سزائیں نہیں دیکھی جاتیں

کیا عشق کی مجال تیرا نام لے سکے
ہاتھوں میں احتیاط کے گجرے پڑے ہوئے

حق مہر کتنا ہو گا، بتایا نہیں گیا
شہزادیوں کا بام پر لایا نہیں گیا

کمزور سی حدیث سنا دی گئی کوئی
انصاف کا ترازو اُٹھایا نہیں گیا

خواب اٹھا کر طاق پہ رکھے میں نے بھی
دنیا ترے ناز اُٹھائے میں نے بھی

وہ بھی امیدوں پر پورا کب اُترا
توڑ دیے آدرش پُرانے میں نے بھی

خوشبو کی طرح ملتا ہے، وعدہ نہیں کرتا
موسم کا پرندہ ہے، ٹھکانا نہیں کرتا

وہ عشق میں شعلوں کا طلبگار ہے لیکن

اس آگ میں مر جانے کا سودا نہیں کرتا

بادل، خوشبو اور جوگی سے آخر کون کہے

مجھے تمہارا آنا جانا اچھا لگتا ہے

خزاں کے آخری دن تھے وہ خوبو مانگنے آیا

مرا دامن ہی خالی تھا میں اُس کو پھول کیا دیتی

جو فصلِ تھی پچھلے موسم کی، کوئی پھول بھی اُس پر آیا نہیں

ہم جی بھی لیے، ہم مر بھی لیے، خوشبو نے رنگ دیکھایا نہیں

جانے کس اور ملے گا وہ جانے کس ڈال کھِلے گا وہ

محفل بھی تو اک تنہائی ہے، میں آئی ہوں دل آیا نہیں

بہت دنِ سے اُسے دیکھا نہیں ہے

ہمارا چاند تو نکلا نہیں ہے

میں شہر ضبط کی دیوار پر ہوں

مرا کاجل ابھی پھیلا نہیں ہے

نہ کسک رہی نہ چسک رہی نہ ہی حیرتیں
وہ بدل گیا تو بدل گئی میری اوڑھنی

فرحت زاہد

~~~~~~

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan
~~~~~~

ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
عشقِ سوزاں کی ہوئی خاص عنائت مجھ پر
ہے جہاں راکھ، مرا حُجرہ وہاں تھا پہلے
محترمہ نسرین سید
وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

....

شاعرہ کا نمائندہ شعر

عشقِ سوزاں کی ہوئی خاص عنائت مجھ پر

ہے جہاں راکھ، مرا حُجرہ وہاں تھا پہلے

محترمہ نسرین سید

....

ایک شام ایک شاعرہ

....

تیرے ان نین کٹوروں کو ہنر کیسا ملا؟

ان میں جو ڈوبا، اسے پار لگا دیتے ہیں

....

خموشیوں میں قیامت کا شور سنتی ہوں

سماعتوں کا ہنر ہو گیا عطا جب سے

....

دوگنا ہو گیا ہے طولِ غمِ ہجر مرا

تُو نے کیوں دی تھی دعا، 'تجھ کو مری عمر لگے'

....

جو آنکھوں سے کہی ہے بات تم نے

تھی کتنی تلخ، ہم ہی جانتے ہیں!!

....

وہاں پہنچا مرا حرفِ دعا کیا؟
یہ کیسی کھلبلی ہے آسماں میں ؟

....

ابھی محصور ہوں اُس لمحہِ سرشاری میں
میں نے کیا تم سے کہا، تم سے سنا، یاد نہیں

....

جانے کس خاک سے خمیر اٹھا
سر کی یہ خودسری نہیں جاتی

....

ایسا لگتا ہے چڑھا اِس پہ ترے عشق کا رنگ
دل کو جس رنگ میں دیکھا ہے، کہاں تھا پہلے

....

رشتوں کی ڈور کتنی ہی نازک سہی مگر
یہ تارِ عنکبوت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہیں سہل توڑنا

....

کرے گا مجھ سے محبت وہ بے پناہ، مگر
کڑی ہے شرط، کسی حکم کی نفی نہ کروں

....

کیا کہا آپ سے کچھ چُوک ہوئی گننے میں
آیئے بیٹھیے، پھر زخم شماری کیجے

....

کیا خبر تجھ کو، ہے کس دل سے اتارا ہم نے
ورنہ اِس دل میں تجھے کب سے مکیں رکھا تھا

....

تمہاری راہ میں بوئے ہیں بیج اشکوں کے

یہ راستہ۔۔۔۔۔۔۔گل وگلزار ہونے والا ہے

....

اس میں درکار ریاضت ہے ابھی عشق نہ کر

گیلی لکڑی سا سلگنا کہاں آتا ہے تجھے ؟

....

کیا ہے ہجر کا صحرا عبور تب جا کر

یہ جانا، اشک سمندر میں کیسے ڈھلتا ہے

....

محبت میں بھی از خود رفتگی کے پل نہیں آئے

ہمیں دورِ بلا نے کس قدر محتاط کر ڈالا

....

دعا ضرور لگی ہے کسی قلندر کی

ہے رہنا رقص میں مجھ کو غبار ہونے تک

....

درمیاں اور کچھ نہیں حائل

تیرے جلوے سے میری حیرت تک

....

ننھے ہاتھوں نے مرا پلّو پکڑ رکھا ہے

تُو سمجھتا ہے یہ زنجیر ترے پیار کی ہے

....

تری یادیں رکھیں رختِ سفر میں
نہ جانے کتنی صدیوں کا سفر ہو

محترمہ نسرین سید

....

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
MIAN WAQAR UL ISLAM

وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار

کسی کی چنری میں دھوپ باندھی کسی کو وجہِ جمال رکھا
کسی کے دامن میں صبح ٹانکی کسی کو شب کی مثال رکھا

ڈاکٹر شہناز مزمل
مادرِ دبستان ادب لاہور

ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ-تعارف

نام:(ڈاکٹر شہناز مزمل)

جائے پیدائش۔فیصل آباد10اپریل

تعلیم۔ایم اے لائبریری سائنس۔سائنٹفک مینجمینٹ (نیدرلینڈ)،ڈی ایچ ایم ایس>(D.H.M.S)

تخلیقات:مطبوعہ شعری کتب

۔ابتدائے عشق1

۔عشق تماشہ2

۔عشق مسافت3

۔عشقِ مسلسل4

۔عشق دادیوا5

۔عشق دابھانبھڑ6

۔عشقِ کل7

۔انتہائے عشق8

۔نورِ کل9

۔جادہء عرفاں10

۔بعد تیرے11

۔قرضِ وفا12

۔میرے خواب ادھورے ہیں13

۔موم کے سائبان14

۔جراءتِ اظہار15

۔جذب و حروف16

۔پیامِ نو17

۔شہناز مزمل کے منتخب اشعار18

۔کھلتی کلیاں مہکتے پھول19

۔ 20

Ten Poets of Today

۔قرآن پاک کا منظوم مفہوترجمہ 30واں پارہ عم یتساءلون 21

مطبوعہ نثری کتب

۔کتابیات اقبال22

۔کتابیات مقالہ جات23

۔لائبریریوں کا شہر لاہور24

۔فروغِ مطالعہ کے بنیادی کردار25

۔عکسِ خیال26

۔دوستی کا سفر (سفر نامہ)27

۔نماز(بچوں کے لیے)28

زیرِ طبع کتب

۔قرآن پاک کا منظوم مفہوم29

۔کلیات شہناز مزمل (غزل)30

۔کلیات شہناز مزمل (نظم)31

۔کلیاتِ عشق32

۔سفر عشق(سفر نامہ مکہ المکرمہ، مدینہ منور، ریاض)33

۔اجلا کون میلا کون (کالموں کا مجموعہ)34

۔بریف کیس۔ کہانیاں35

شہناز مزمل پر لکھے جانے والے تحقیقی مقالہ جات

۔شہناز مزمل شخصیت اور فن (مقالہ ایم اے)1

۔صدف رانی، بہاولپور یونیورسٹی 2

۔شہناز مزمل کی مذہبی شاعری (مقالہ۔ ایم اے)3

۔مقدس ستار، اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی4

۔شہناز مزمل کے سفرنامے دوستی کے سفر کا تجزیاتی مطالعہ (مقالہ)5

۔ثناء خاور، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج سمن آباد لاہور6

۔شہناز مزمل کی اردو غزل اور نظم کا فکری و فنی مطالعہ (مقالہ۔ ایم فل)7

۔حنا نعمان۔ مہناج یونیورسٹی لاہور8

خطابات

۔مادرِ دبستانِلاہور1

۔بزمِ غالب پاکستان10 اپریل22014

۔دخترِ پنجاب3

۔لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ4

۔عزیز نظامی ایوارڈ5

گولڈ میڈل>۔ الحبیب ادبی فورم پاکستان6

۔پی ایل اے گولڈ میڈل7

۔خواجہ فرید سنگت لاہور8

بے شمار دیگر ایوارڈز جن کا احاطہ کرنا مشکل ہے

سے ادبی اور ثقافتی تنظیم ادب سرائے انٹرنیشنل کی بانی وچیئر پرسن 1987

چیئر پرسن قادری ویلفئیر فاؤنڈیشن

چیئر پرسن سلطان فاؤنڈیشن

پتہ 125 ایف ماڈل ٹاؤن لاہور

رابطہ نمبر 03004275692

ویب سائیٹس۔

www.shahnazmuzammil.com

www.adabsaraae.com

shahnazmuzamil@hotmail.com ای میل ایڈریس

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کا نمائندہ شعر

کسی کی چنری میں دھوپ باندھی کسی کو وجہء جمال رکھا

کسی کے دامن میں صبح ٹانکی کسی کو شب کی مثال رکھا

ڈاکٹر شہناز مزمل

مادر۔ دبستان ادب لاہور

ایک شام ایک شاعرہ

رضا پہ تیری ہوئی میں راضی مگر مجھے آج یہ بتا

جواب سارے دیئے کسی کو مرے لئے کیوں سوال رکھا

کہیں پھول تھے کہیں تتلیاں کہیں زخم تھے کہیں بجلیاں

میں خمار میں تھی بہار کے میں ہر اک خزاں سے گزر گئی

فصل گل میں خوشبوؤں کی قید میں جکڑے رہے

پتھروں سے زخم تک کا فاصلہ کیسا رہا

اپنی اپنی ذات کی دہلیز پر سب رک گئے

مل کے لکھا فیصلہ لیکن ہوا کچھ بھی نہیں

ہٹا دو آئینے آنکھوں کی حیرانی نہیں جاتی

خود اپنی شکل بھی اب مجھ سے پہچانی نہیں جاتی

رابطہ استوار کیسے ہو

خوہشوں پر انا کا پہرہ ہے

دم رخصت اسے جینے کی دعا دی ہم نے

اور پھر آخری کشتی بھی جلا دی ہم نے

میں خوف سے آگے کا سفر کیسے کروں گی

مت چھوڑ اکیلا یوں مجھے خواب دکھا کر

مجھے راستوں کی خبر نہ تھی اڑی خاک میرے وجود کی
میں تلاش کرتی ہوئی تجھے تیرے لامکاں سے گزر گئی

کیوں آج تیرا شوق سفر کم نہیں ہوتا
ہر موسم گل عشق کا موسم نہیں ہوتا

یہ ترا کرم ہے مرے خدا وہ نظر ہوئی ہے مجھے عطا
صفِ دوستاں میں چھپے ہوئے رُخِ دشمناں بھی دکھا دیے

میں کھو گئی ہوں مگر اب گمان بولے گا
مکیں بغیر یہ خالی مکان بولے گا

مسئلے نئے لے کہ نکل آتا ہے سورج
لوگ کہتے ہیں انہیں رات سے ڈر لگتا ہے

میری چاہتوں کو خراج دے مجھے کل نہیں آج دے
نہ کرے گی کوئی دوا اثر مرے زخم رسنے لگیں اگر

کوئی آتا ہی نہیں ہے میرے غم خانے تک
دل کو بہلانے کو کیا شامِ غریباں کرتے

بہت ٹھہراؤ سا محسوس ہوتا ہے طبیعت میں
اب آگے بڑھ کہ شہرِ آرزو تسخیر کرنا ہے

درد ہے عشق کی معراج توڑ رنا کیسا

آبلے پھوڑ کہ رفتارِ سفر دیکھتے ہیں

وہ آسماں مزاج جراحت سرشت تھا
ہم دل کے آئینے کو بچا کر نکل گئے

ڈاکٹر شہناز مزمل
مادر۔ دبستان ادب لاہور

ایک شام ایک شاعرہ۔ عشق کل

عاشق کی زباں پر ہے ہر وقت ثنا کن کی
مشہود کو شاہد کو ملتی ہے ندا کن کی

کر لیتا ہے جب عاشق طے جادہ عرفاں کو
لاہوت پہ جا کر ہی آتی ہے صدا کن کی

گم تھے ہم اپنی ذات کے اندر
اس نے خود ہی بنالیا عاشق

عشق کی مے پلا کے ساقی نے
اپنے اندر چھپالیا عاشق

عاشق نے تری عشق میں کیا کیا نہیں پایا

پہلے تو ترے عشق تماشے نے نچایا

کشکول فقیری کا لئے ہاتھ میں نکلی

اندر کے قلندر نے بہت شور مچایا

تجھ کو ادھورے خواب کی تعبیر مل گئی

جلوہ گاہِ مراد میں اب رتجگے منا

یہ رمزِ عشق رمزِ دعا رمزِ زندگی

شہناز تیرے عشقِ مزمل کی ہے جزا

اپنا اندر ذرا اجال کے رکھ

عشق کے درد کو سنبھال کے رکھ

رقصِ بسمل جو تجھ میں جاری ہے

اے قلندر دھمال ڈال کے رکھ

اک نورِ مجسم سے روشن دلِ مستانہ

ساقی نہ ہو محفل میں کیا رند کیا میخانہ

کیوں ہوش دلاتے ہو کیوں دنیا میں لاتے ہو

مدہوش ہی اچھی ہوں دیکھوں رخِ جاناناں

ہم کو اس نے ہی پیار میں ڈالا

اور پھر اک قطار میں ڈالا

مے پلا کر بنا دیا مجنوں

پیار دے کر خمار میں ڈالا

لمحہ ء وصل۔ یار آنے لگا

بن پیئے ہی خمار آنے لگا

کر لی جب ذات کی نفی ہم نے

جانے کیوں خود پہ پیار آنے لگا

ہیں در۔ عشق پہ سجدے میں پڑے مدت سے

مے ملے گی تو یہ عشاق بھی گھر جائیں گے

پیر۔ میخانہ ذرا یہ تو مجھے بتلا دے
در سے اٹھیں گے ترے ہم تو کدھر جائیں گے

ڈاکٹر شہناز مزمل

مادر۔ دبستان ادب لاہور

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
جو دیدہ ور ہیں یہاں ان کے لیے شبنم ہوں
جو کم نگاہ ہیں ان کے لیے شرارہ ہوں
محترمہ بینا گوئندی
ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

....

ایک شام ایک شاعرہ

....

شاعرہ کا نمائندہ شعر

جو دیدہ ور ہیں یہاں ان کے لیے شبنم ہوں

جو کم نگاہ ہیں ان کے لیے شرارہ ہوں

محترمہ بینا گوئندی

....

ایک شام ایک شاعرہ

....

تیری میری محبت کا یہ بھی اک حوالہ ھو

شعر میں وہ کہوں جو بہت ہی اعلا ھو

....

تم بھی محبوب نہیں عام سے اک شخص رہے

تم نے بھی صرف محبت میں کاروبار کیا

....

ھمیں نہیں اعتبار خود پہ

ھمارا کچھ اعتبار رکھنا

....

کوئی خوشی نہیں تو غم ہی نیا دو مجھکو

بینائی دی ھے تو منظر بھی نیا دو مجھکو

....

اانسان ھوں یہ کافی نہیں تیرے لی ئے

لایا ہے کس لی ئے میرا شجرہ نکال کہ

نہ بدلا اس کا آسماں نہ بدلی ھے زمین

سو بار دیکھ، دل کا کا نقشہ نکال کہ

منزل پہ پہنچنے کی اگر جستجو رھی

پہنچیں گے کیسے دیکھنا راستہ نکال کہ

اس کی یہ خود پسندیاں لے ڈوبیں گی اسے

میں نے ھے سچ دکھایا شیشہ نکالُ کہ

....

کچھ رفعتیں تیری آرزو کے بعد

مرجھا گیں تیری گفتگو کے بعد

....

قدم دو قدم کا فاصلہ تھا

چاھے جانے اور ٹھکرانے میں

....

گھر کی ہر چیز مکمل ہے مگر میں ہی نہیں

چہرہ گلستاں اور بنجر ہے اندر کی زمیں

....

میرے ہونٹوں پہ بنا مسکراہٹ یوں مچلتی ہے

میں نے حسرتوں کو اپنے شعروں میں چھپایا ہے

....

اداسیوں کو اداس کر گئے ہو تم

پیار بے حساب کر گئے ہو تم

....

مٹی کا جو زرہ حالت سا کنان میں تھا

نظر کرم نے تیری آ سے مجنوں بنا دیا

....

آرزو کے سنگ سنگ ملال بھی آیا

اعتکاف عشق میں تیرا خیال ہی آیا

....

محترمہ بینا گو ئندی

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE :www.facebook.com/ waqaresukhan

WEBSITE LINK :www.mianwaqar.com/ waqaresukhan

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
میں اپنی آنکھ میں تصویر جادہ رکھتی ہوں
تری طرف کے سفر کا ارادہ رکھتی ہوں
محترمہ شہلا شہناز
ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

....

شاعرہ کا نمائندہ شعر

میں اپنی آنکھ میں تصویر جادہ رکھتی ہوں
تری طرف کے سفر کا ارادہ رکھتی ہوں

محترمہ شہلا شہناز

....

ایک شام ایک شاعرہ

....

ترے خیال کو کمپوز کر لیا میں نے
اکیلی بیٹھی ہوئی تجھ کو گنگنا رہی ہوں

....

یہ خشک حرف یہ سوکھے پڑے ہوئے وعدے
میں ان کے ہوتے ہوئے آگ کم جلا رہی ہوں

....

وصل کو لالی لکھو ہونٹوں کی
ہجر کو آنکھ کا سرمہ لکھنا

....

وہ مجھ سے مجھ کو مانگتا رہتا ہے رات دن
پر اس کی التماس میں طاقت تو ہے نہیں

....

شہلا یہ میرے خواب بسر کر رہا ہے کون
اس باب میں کسی سے شراکت تو ہے نہیں

....

یہ جو اب تک ترے غم میں مری آنکھیں نم ہیں
میں ابھاگن ترے احساس سے عاری کب ہوں

....

میری ہنسی کی دھوپ تو زنجیر ہو چکی
اب اس پری کو رقص کی دعوت تو ہے نہیں

....

کانچ کی چڑیا کس طرح اڑتی
کششِ چشم کوہسار میں تھی

....

اس بار سمندر نے بلایا نہیں مجھ کو
اس بار کسی دشت کی دعوت ہے مرے پاس

....

میں ہنسنا چاہتی ہوں اور ہنس نہیں پاتی
جہاں بھی جاتی ہوں مجھ کو ملال کھینچتا ہے

....

کبھی کبھی میں رہین ہوا بھی رہتی ہوں
مری گرفت میں قسمت نہیں بھی ہوتی مری

....

کسی کی یاد کی چوکھٹ پہ تو بھی آئے گا
کسی کے درد کا در میں بھی کھٹکھٹاؤں گی

....

ماتمی پھول جو کھلتے ہیں مری پلکوں پر
ان کی تعداد بہتر نظر آتی ہے مجھے

....

صرف پھولوں سے چلے گا نہیں کام؟
خواب ہوں لفظ کے گلدان میں کیا

....

یہ جو سر پر ہے مرے ماں کی دعا کا سایہ
شاید ایسا ہی گھنا ہو گا خدا کا سایہ

....

کم وصل غزالوں کی طبیعت ہے مرے پاس
زر دائی ہوئی پھرتی ہوں وحشت ہے مرے پاس

....

حرف کو پھول بنانے کا ہنر ہے مرے پاس
تجھ کو لکھنے کے لیے رنگ دگر ہے مرے پاس

محترمہ شہلا شہناز

....

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
کھو گئی یاد بھی گزرے ہوئے سالوں میں کہیں
رہ گیا نام ترا میرے مقالوں میں کہیں
محترمہ پریا تابیتا
ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کا نمائندہ شعر:

کھو گئی یاد بھی گزرے ہوئے سالوں میں کہیں

رہ گیا نام ترا میرے مقالوں میں کہیں

محترمہ پریا تابیتا

ایک شام ایک شاعرہ

اَے کائنات کے خالق سخن سَرا کے لیے

ترِا ہی نام مبارک ہے ابتدا کے لیے

ہم ہی ٹھہرے ہیں سزاوار خطا کچھ بھی نہیں

تُو سمجھتا ہے ترِے بعد ہُوا کچھ بھی نہیں

ہم ہی ٹھہرے ہیں سزاوار خطا کچھ بھی نہیں

تُو سمجھتا ہے ترِے بعد ہُوا کچھ بھی نہیں

ہاتھ سے ہاتھ چھڑا کر وہ گیا ہے جب سے

مَیں نے اُس وقت سے ہاتھوں سے چھوا کچھ بھی نہیں

قربتیں ہیں درمیاں یا فاصلہ ہے، کیا پتہ

کون کس کی زندگی میں کس جگہ ہے، کیا پتہ

دل مِرا ہے باوفا یا کج ادا ہے، کیا پتہ

سرسری سا ربط ہے یا رابطہ ہے، کیا پتہ

اِک یہی وصف ہے اُس میں جو اَمر لگتا ہے

وہ کڑی دھوپ میں برگد کا شجر لگتا ہے

جب سے جانا کہ وہ ہم شہر ہے میرا، تب سے

شہر لاہور بھی جادو کا نگر لگتا ہے

چاہے کتنی ہی سجاوٹ سے مزّین ہو مگر

ماں نظر آئے تو گھر اصل میں گھر لگتا ہے

رُکا ہُوا ہے زمانہ سَمے کی چال کے بعد

ترِے عروج سے پہلے مِرے زوال کے بعد

محال تر ہیں یہ لمحے حدِ محال کے بعد

سمٹتی شام سے پہلے، شب وصال کے بعد

کیا فرشتے جان پائیں گے بدی کا فلسفہ

مختلف انسان سے ہے آدمی کا فلسفہ

زندگی سمجھائے گی خود زندگی کا فلسفہ

ہم سرابوں سے ہی سمجھے تشنگی کا فلسفہ

جب بھی وحشت کا سبب گردشِ دوراں ہو گا

آخرش دل ہے، بہر طور پریشاں ہو گا

کٹھن بہت ہے مسافت، سفر عدو ہی سہی

تُو ہم سفر نہ سہی، تیری آرزو ہی سہی

مقامِ ہُو کی لگن ہو کہ معرفت کی طلب

جو خُم ہوئے نہ میسر تو پھر سَبو ہی سہی

دل میں وہ حشر بپا ہے کہ بتا بھی نہ سکوں

تُو مگر سامنے آئے تو چھپا بھی نہ سکوں

مَیں طلاطم میں گھری موج کا سہمہ لمحہ

شور بپھری ہوئی لہروں سا مچا بھی نہ سکوں

کتابِ ارضی میں اِس صدی کا سیاہ کتنا یہ باب آیا

مِرے وطن کا بنا حوالہ، جہاں بھی کوئی عذاب آیا

سدا رھے سر بلند پرچم، رہے نگارِ وطن سلامت

سدا ہو ارضِ وطن مقدم، رہے وقارِ وطن سلامت

محترمہ پریا تابیتا

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE :www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK :www.mianwaqar.com/waqaresukhan

ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار

پیاس آنکھوں میں لیے سامنے بیٹھیں کب تک
وصل گر دے نہیں سکتے تو جدائی دے دو

محترمہ نیلما ناہید دُرانی

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کا نمائندہ شعر

پیاس آنکھوں میں لیے سامنے بیٹھیں کب تک
وصل گر دے نہیں سکتے تو جدائی دے دو

محترمہ نیلما ناہید دُرانی

ایک شام ایک شاعرہ

ایک مدت بعد مجھ کو اپنا گھر اچھا لگا
بام و در اچھے لگے کھڑی کھلی اچھی لگی

جمالِ یار کو دیکھوں کمالِ یار سے پہلے
میں خشبو کی طرح مہکوں خیالِ یار سے پہلے

سبھی موسم ہوں خوشیوں کے جہاں اس کا بسیرا ہو
زمانے کو بدل ڈالوں زوالِ یار سے پہلے

رات جاگی تو کئی درد پرانے جاگے
ھم جو جاگے تو کئی گذرے زمانے جاگے

آخری پہر کٹھن ھے میرے مولا مدد دے

آخری عمر میں سب روگ پرانے جاگے

تمہیں کیا ھو گیا ھے نیلما اس دشتِ وحشت میں

کبھی چھپ چھپ کے رولینا کبھی بیمار سا رہنا

کب تلک لپٹے رہیں ٹوٹے در و دیوار سے

بارشوں کے بعد گھر کی چھت بنانی چاہیے

زندگی رات تھی گزر ہی گئی

اک عجب بات تھی گزر ہی گئی

سانپ ھی سانپ تھے کہانی میں

اک خرافات تھی گزر ھی گئی

لمحہ لمحہ جیتے مرتے کتنے روز گزارے ہیں

لمحہ لمحہ زہر پیا ہے جیتے جی مر جانے کو

اس دن سے ڈرنا چاہیے

جب پاگل ہوش میں آئیں گے

بہرے راج سنبھالیں گے

اور اندھے سزا سنائیں گے

ان کے آنے سے دن نکلتا ہے

ان کے جانے سے رات ہوتی ہے

بارش تو ایک بار ہوئی میرے صحن میں

لیکن میرا وجود سدا بھیگتا رہا

جس گھڑی ان سے بات ہوتی ہے

رقص میں کائینات ہوتی ہے

اُداس لوگوں سے پیار کرنا کوئی تو سیکھے

سفید لمحوں میں رنگ بھرنا کوئی تو سیکھے

کوئی پیمبر کوئی امامِ زماں ہی آئے

اسیر ذہنوں میں سوچ بھرنا کوئی تو سیکھے

طوفان ہے آندھی ہے بڑی سخت گھڑی ہے

پر میرے لیے ماں کی دعائیں ہیں یہاں بھی

یہ روشنی کا تقاضہ ہے اُس کی قیمت ہے

چراغ جو بھی بنے گا اُسے تو جلنا ہے

خواب اچھے دیکھ کر تعبیر سے ڈرتے رہے

ہم تو جیون بھر یوں ہی تقدیر سے ڈرتے رہے

آنکھوں سے برساتیں ایسی ہوتی ہیں
کبھی کبھی کچھ راتیں ایسی ہوتی ہیں

کبھی کبھی ہم جیتے جی مر جاتے ہیں
کبھی کبھی کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں

محترمہ نیلما ناہید دُرانی

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار

خار دار راہوں میں ساتھ جو رہے میرے
عمر بھر انہیں یونہی مجھ پہ مہرباں رکھنا

محترمہ فاطمہ رضوی

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کا نمائندہ شعر

خاردار راہوں میں ساتھ جو رہے میرے
عمر بھر انہیں یونہی مجھ پہ مہرباں رکھنا

محترمہ فاطمہ رضوی

ایک شام ایک شاعرہ

تمہارے ہجر میں بھی ہے تمہارے وصل کا احساس
تمہارا سا نہ چاہا تھا تمہارا سا نہ پایا ہے

مری حسرت مری وحشت ہی سہی
تُو نہیں میرا شکایت کیسی

فاطمہ وہ دن آئیں گے جب ہر سُو روشنی پھیلے گی
آنکھیں دیکھیں گی یہ منظر گھر گھر دیپ سا جلتا ہے

برس رہی ہے جو بارش ہمارے آنگن میں

تُمہاری آنکھوں تلک بھی ضرور آئے گی

فاطمہ میں ہوں خاک کا پیکر

اور مری پانیوں سے یاری ہے

اک دیا میں نے پھر جلایا ہے

کب بُجھائے اسے خُدا جانے

مزدور کی بیوہ ہوں رہ سکتی ہوں بھوکی میں

ایمان نہیں بیچا اے سیٹھ چلا جا تُو

ہنستی ہوں میں کہ بات عجب ہے یہ فاطمہ

سب کو طلب وفا کی ہے لیکن کیئے بغیر

اپنے دل کو ہی راز داں سمجھو

فاطمہ گھر کی بات گھر میں رہے

چشمِ تر سے فاطمہ تم لو دیئے کی دیکھنا

یوں وفاوءں کا سفر ہوتا ہے دل سے روح تک

لکھ رہی ہوں خواب کاغذ پر

آنہ جائے عذاب کاغذ پر

اُبھرے گا بن کے کُندن یہ خاک کے بدن سے

صحرا ہے درد کا دل کُچھ تو خراج لے گا

جیت میں مات بھول جاتے ہیں

لوگ اوقات بھول جاتے ہیں

کُچھ اس طرح سے ہوا ہم سفر جُدا اپنا

کہ نیند بھی گئی اور خواب بھی تعاقب میں

تیرے احساس کو نہاں رکھا

درد ہے یا سکوں خُدا جانے

مت ڈھونڈ میرے جیسا زمانے میں کوئی اور

کب میں نے یہ کہا تھا کہ اچھا ملیں گے پھر

رونقِ دل بڑھائے رکھتے ہیں

غم کو مہماں بنائے رکھتے ہیں

رات خوابوں میں جاگنے کے لئے

خُود کو دن بھر سُلائے رکھتے ہیں

مُجھ پر ترے جنوں نے کیا ایسا کُچھ کمال

جانے کہاں کہاں میں تُجھے ڈُھونڈتی رہی

کاش تُم کبھی مِلے ہی نہ ہوتے
تُم کیا جانو مِل کے بچھڑنا مار دیتا ہے

خاردار راہوں میں ساتھ جو رہے میرے
عُمر بھر اُنھیں یونہی مُجھ پر مہرباں رکھنا

شہید ہو کے بھی زندہ ہیں حق کے سب راہی
نفس کے واسطے ہم جیتے جی مُردہ

سحر تک چاندنی پیتی ہیں میری تشنہ کم آنکھیں
کبھی تُم نے میری تصویر کا یہ رُخ بھی دیکھا ہے

سیدہ فاطمہ رضوی

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
میں نے خود آزما کے دیکھا ہے
کوئی مخلص نہیں زمانے میں
محترمہ شگفتہ ناز
ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

....

شاعرہ کا نمائندہ شعر

میں نے خود آزما کے دیکھا ہے

کوئی مخلص نہیں زمانے میں

محترمہ شگفتہ ناز

....

ایک شام ایک شاعرہ

....

کمرا اتنا خالی ھے

دیواروں سے ڈرتی ھوں

....

مرے دل کی دھڑکن بڑھا کر وہ ظالم

بڑی دور تک خوب ہنستا گیا ھے

....

دکھوں میں ڈھل چکی ھوں میں

مکمل جل چکی ھوں میں

....

اسکی آنکھوں پہ اک غزل لکھ لیں

آج موسم بھی شاعرانہ ھے

....

ھر عمل کا حساب دینا ھے

روز محشر جواب دینا ھے

....

سب ہیں غم کے مارے لوگ

میری طرح بے چارے لوگ

....

تیری یاد کا دریا بہتا ھے

میری ذات کے صحرا میں اکثر

....

دھوپ اوڑھے ھوئے چلی سر پر

ڈھونڈنے سائبان صحرا میں

....

کچھ تو بولو کہ اب محبت میں

اور کتنی اذیتیں دو گے

....

رب ھی پوچھے گا اب لٹیروں سے

دل چرا کر جو دل دکھاتے ھیں

....

بیج نفرت کے بو گیا آخر

میرا ھو کر بھی کھو گیا آخر

اب تو رونا فضول رونا ھے

جو بھی ھونا تھا ھو گیا آخر

....

سب اس نے توڑ ڈالیں عہد وفا کی قسمیں

میں ھوں اب کے بھی دیکھو اپنی وفا پہ قائم

....

میرے دل کا ھی مکمل سکون تم سے ھے

میری چاہت کا شگفتہ جنون تم سے ھے

....

تمھارے بن مرے دل میں عجب سی بیقراری ھے

مری آنکھوں میں اشکوں کا مسلسل رقص جاری ھے

....

بیوفا دلدار کی میں کھوج میں ایسے چلی

دیکھ کر میرا سفر اب راستے بھی رو پڑے

....

وہ آئے دلمیں ھمارے عداوتیں لیکر

زھے نصیب کہ آئے ھیں وہ کہ آئے تو

....

کبھی سوچو مرے ھمدم کبھی آؤ مجھے دیکھو

تمھارے بن ادھورا پن بہت تکلیف دیتا ھے

....

مرا اس نے جو دل توڑا
غضب بھی تھا سبق بھی تھا

محترمہ شگفتہ ناز

....

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
اچھا ہوا کہ تم نے کبھی بھی نہیں سنے
قصے ہمارے غم کے بہت مختصر نہ تھے
محترمہ ڈاکٹر نزہت عباسی
ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ-تعارف

نام:نزہت عباسی

تاریخ پیدائش:27جون 1971

پیشہ:معلم اردو ادبیات

شاعر نقاد محقق افسانہ نگار

تعلیم:پی۔ایچ ڈی۔اردو کے افسانوی ادب میں نسائی لب ولہجہ

کتابیں:سکوت۔وقت کی دستک(شعری مجموعے)

اردو کے افسانوی ادب میں نسائی لب ولہجہ شایع کردہ انجمن ترقی اردو

وقت کی دستک پر پروین شاکر عکسِ خوشبو ایوارڈ

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کا نمائندہ شعر

اچھا ہوا کہ تم نے کبھی بھی نہیں سنے

قصے ہمارے غم کے بہت مختصر نہ تھے

محترمہ ڈاکٹر نزہت عباسی

رویے مار دیتے ہیں یہ لہجے مار دیتے ہیں

وہی جو جان سے پیارے ہیں رشتے مار دیتے ہیں

تمام عمر یہی سوچ کر بسر کر دی
سکون جاں کو کہاں پر تلاش کرنا تھا

ہے یقین نہ تم سا خوش جمال دیکھیں گے
جب بھی تم کو دیکھیں گے بے مثال دیکھیں گے

انگلیوں سے مٹی میں صورتیں بناتے ہو
اک جہاں بناتے ہو اک جہاں مٹاتے ہو

عطر سازوں نے آگ پر رکھا
دل ہمارا گلاب تھا کیا تھا

ساری دنیا کے خزانے بھی میسر ہوں جسے
ہاتھ بھی اس کا کشادہ ہو ضروری تو نہیں

علم، ہنر اور فن سبھی متروک ہوئے
کھوٹے سکے چلتے ہیں بازاروں میں

دوست بھی صفوں میں ہیں اور اپنے دشمن بھی
کامیاب پھر کیسے سازشیں نہیں ہوتیں

وفا پہ عشق کی بنیاد رکھنے والوں کو
خود اپنے حق میں فقط اک زیاں کو لکھنا ہے

قاتل تجھے بچا گیا منصف کا فیصلہ

فریاد کس سے ہو میں کدھر جاوں کیا کروں

یہ دن بھی ایک قیامت سی کر گیا مجھ میں

ہوئ جو شام تو سورج اتر گیا مجھ میں

یہ کون ہے کہ جو خوش باش اب بھی زندہ ہے

وہ کون تھا کہ جو چپ چاپ مر گیا مجھ میں

عذاب سارے جنون و خرد کے میرے تھے

تمہیں تو بے خبری تھی تمہاری بات نہیں

میلوں میں گھومتے رہے تنہائ بیچ دی

پھر یوں ہوا کہ چشمِ تماشائ بیچ دی

بے نام سے تعلقِ خاطر کے واسطے

اک اجنبی کے ہاتھ شناسائ بیچ دی

یہ اپنا شہر ہے لیکن ہیں لگتے

یہاں کے لوگ سارے اجنبی سے

اک درد کی لذت ہی سہی خواہشِ غم میں

آنکھیں ہی نہ بہہ جائیں کہیں بارشِ غم میں

فرق کچھ نہیں پڑتا ایک جیسے ناموں سے

آدمی کو جانا ہے ہم نے اس کے کاموں سے

عکس در عکس بٹ گیا تھا وجود

اس قدر آئینوں کی زد میں تھا

پاک اس سرزمیں سے ہے نسبت

اسی نسبت پہ افتخار رہا

محترمہ ڈاکٹر نزہت عباسی

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار

جو دوستی کے ہو خواہاں تو شکریہ لیکن
یہ آستیں میں دکھاؤ تو کیا چھپا ہوا ہے

محترمہ سعدیہ حریم

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

....

شاعرہ کا نمائندہ شعر

جو دوستی کے ہو خواہاں تو شکریہ لیکن

یہ استیں میں دکھاؤ تو کیا چھپا ہوا ہے

محترمہ سعدیہ حریم

....

ایک شام ایک شاعرہ

....

کیا سمندر پر گزر جاتی ہے طغیانی کے بعد

آج اپنی آنکھ بھر آئی تو اندازہ ہوا

....

لوگ تنہارہ کے بھی کس طرح جیتے ہیں حریم

ہم پہ گزری شام تنہائی تو اندازہ ہوا

....

پاوں کی دھول منہہ کو آتی ہے

جانے کیسی ہوا چلی ہے آج

....

دوسروں کو برا جو کہتے ہو

گھر میں کیا ائنہ نہیں ہوتا

....

سیاہ تر ہیں جو قول و عمل میں اپنے حریم

انہیں بھی چاند میں دھبہ دکھائی دیتا ہے

....

مرے سوال کا آخر وہ کچھ جواب تو دے

ہے دوست میرا تو دشمن سے کیوں ملا ہوا ہے

....

جان چلی جائے مگر عزت دستار رہے

دل جھکے گر تو جھکے سر کو اٹھا رہنے دو

....

شجر ہے بے ثمر لیکن نہ کاٹو

مجھے سایہ میسر ہو گیا ہے

....

وہ چلا جائے نہ واپس مرے گھر تک آکر

بس اسی واسطے دروازہ کھلا رکھا ہے

....

جب بھی آتی ہے تو لے جاتی ہے ساتھ اپنے اجل

جانے والے کا کوئی قصد سفر ہو کہ نہ ہو

....

یوں نہ چل اتنی رعونت سے اٹھا کر گردن

کل نہ معلوم ترے تن پہ یہ سر ہو کہ نہ ہو

....

یوں تو دکھ لفظ ہے چھوٹا سا مگر پھر بھی حریم

جب اٹھانا ہو تو اک بار گراں ہوتا ہے

....

یہ دور ظلم و ستم کا یونہی رہا تو حریم
دلوں سے رحم کا احساس مر نہ جائے کہیں

....

کچھ اندمال دخم رگ جاں نہ ہو سکا
خنجر بہ دست ہم کو سبھی چارہ گر ملے

....

ہے خموشی بہت تمہاری طرف
تیر باقی نہیں کمان میں کیا

....

نہ پوچھئے کہ کنارے پہ کیسے ڈوب گئے
بس اپنا ہاتھ بڑھایا تھا مہربان کی طرف

....

منافقوں سے ہماری کبھی بنی ہی نہیں
سو فاصلہ ہی سدا درمیاں میں رکھتے ہیں

....

تجھ کو جس ہاتھ نے جھک جھک کے سلامی دی تھی
آج وہ بھی تری دستار تک آ پہنچا ہے

....

محبت کے بجائے نفرتون کے بیج ملتے تھے
وہی بوتے رہے تم بھی وہی بوتے رہے ہے ہم بھی

....

بقا کی جنگ می کیا نفع کیا نقصان ہونا تھا
فنا ہوتے رہے تم بھی فنا ہوتے رہے ہم بھی

محترمہ سعدیہ حریم

....

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
گل اخلاص مرجھانے لگے ہیں
کوئی بے لوث جھونکا چاہتی ہوں
محترمہ قندیل جعفری
ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

....

شاعرہ کا نمائندہ شعر

گل اخلاص مرجھانے لگے ہیں
کوئی بے لوث جھونکا چاہتی ہوں

محترمہ قندیل جعفری

....

ایک شام ایک شاعرہ

....

دوسروں سے بے وفائی کے گلے شکوے بجا
لیکن اپنی ذات سے بھی کب وفا کرتے ہیں لوگ

بے سکوں شہر سے تو بہتر ہے
آدمی جنگلوں میں جا بیٹھے

مجھ سے تو قندیل جلتے ہیں یہاں تیرہ نظر
اک عذاب جاں بنی ہے روشنی میرے لیے

خشک لہجے میں اس نے کی باتیں
میری آنکھوں میں بھر گیا پانی

بظاہر جبر سے جاں بچ گئی ہے
کہیں یہ چپ نہ تجھ کو مار ڈالے

یہاں آتی ہے عزت صرف دستاروں کے حصے میں
ہمارے شہر میں اعزاز کا باعث کبھی سر تھے

اے شاخ ثمر ورنہ جھکو اور زیادہ
حد چاہیئے اظہار مروت کے لیے بھی

تھا جس میں رنگ وفا اور پیار کی خوشبو
وہ پھول اب تو کتابوں میں ڈھونڈنا ہو گا

میں اس کو اس کی خوشی کے لیے ہی چھوڑ آئی
یہ بات میری محبت کے اختیار میں تھی

کیا نہ اپنے اصولوں پہ میں نے سمجھوتہ
بس اک انا کے لیے زندگی گنوا دی ہے

وہ آیا تو گئے شکوے گلے سب
محبت کو بہانہ چاہیئے تھا

مرے اندر بھی منظر تھے میں ان میں گم رہی ورنہ
جہاں میں تھی وہاں سے ہر نظارا ہو بھی سکتا تھا

مرے اندر بھی منظر تھے میں ان میں گم رہی ورنہ
جہاں میں تھی وہاں سے ہر نظارا ہو بھی سکتا تھا

بس ایک اشک کسی کے جواب میں قندیل
بیانِ درد میں یہ اختصار کیسا تھا

شہرِ ستم میں قحطِ بصارت ہے اس قدر
اندھوں کو دل کے زخم دکھانے لگے ہیں لوگ

محترمہ قندیل جعفری

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

....

شاعرہ کا نمائندہ شعر

زمانے کے سبھی دستور بدلے

مزاجِ یار کا موسم جو بدلا

محترمہ افروز رضوی

....

ایک شام ایک شاعرہ

....

رحمت زمیں پہ بھیج دی انساں کے بھیس میں

رب کی ہیں کل عنایتیں اک ماں کے بھیس میں

....

اس دل کے ساتھ بجھ گئی میری نظر کہیں

میں ھوں کہیں، چراغ کہیں، اسکا در کہیں

....

دل میں محبتوں کے دیئے بے حساب ہیں

ہر سو ترے خیال کے کھلتے گلاب ہیں

....

کہانی سے میں قصہ ھو گئی ھوں

کہ منزل تھی میں رستہ ھو گئی ھوں

....

اس کو پڑھنا نہیں آسان اسے مت پڑھنا

اسکا چہرہ ھے ریاضی کے سوالوں جیسا

....

دل میں محبتوں کے دیئے بے حساب ہیں

ہر سو ترے خیال کے کھلتے گلاب ہیں

....

حسرت بے نوا کی بات نہ کر

یہ مری چشم نم میں پلتی ھے

....

وہ میری ماں ھے، مرا معتبر حوالہ ھے

بڑے جتن سے مجھے بچپنے میں پالا ھے

....

نصاب جاں میں اذیت تھی اسقدر تحریر

کہ ذکر آیا کسی کا، خیال تیرا رھا

....

درد لیتا ھے چین کے بدلے

دل ھے کیسا عجیب سوداگر

....

آنکھ کو غم کا استعارہ کر

اسطرح زندگی گزارا کر

....

جانے کیا کہہ رھی ہیں پانی میں

کشتیاں بہہ رھی ہیں پانی میں

....

بھیگے بھیگے سے مہہ و سال کہاں
تو کہاں اب ترا خیال کہاں ؟

....

ھماری آنکھ میں صورت تمہاری پیاری سی
یہ رات ھو کے رھی آئینوں پہ بھاری سی

....

میرے خیال و خواب کی دنیا لئے ھوئے
وہ جا رھے ہیں بزم تمنا لئے ھوئے

....

مثل گل بن کے رھو مثل صبا بن کے رھو
میرے ھاتھوں میں محبت کی دعا بن کے رھو

....

وحشت دل عجب سلسلہ دے گئی
اس کو چہرہ مجھے آئینہ دے گئی

....

نہ آسمان کی رونق نہ کائنات میں ھے
مرے وجود کی راحت تمہاری ذات میں ھے

....

دیکھتی ھوں جدھر خاک ھی خاک ھے
میرا آنچل ترے غم سے نمناک ھے

محترمہ افروز رضوی

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM

وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار

ابھی آدھا سفر ہے اور اِس نے مانگ لی رخصت
مری عمرِ رواں بھی بے وفا احباب جیسی ہے

محترمہ شاھدہ مجید

ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

....

شاعرہ کا نمائندہ شعر

ابھی آدھا سفر ہے اور اِس نے مانگ لی رخصت

مری عمر رواں بھی بے وفا احباب جیسی ہے

محترمہ شاہدہ مجید

....

ایک شام ایک شاعرہ

....

ہے میرے پاؤں میں زنجیر اسکی خوشبو کی
کھلا تھا پھول جو آنکھوں میں خواب کی صورت

....

اداس ہے کہ خفا کچھ خبر تو دے مجھکو

تجھے مناؤں کہ ہمدم تری بلائیں لوں!!

....

لکھ سکوں ان سے تیرا اسمِ عظیم

میرے اشکوں کو آب ِ زر کر دے

....

کاش احساس پہ رکھے ہوئے پتھر سرکیں

ورنہ بے کار ہی دھرتی کی یہ انگڑائی ہے

....

رباب دل پہ کوئی دھن تو چھیڑ کر دیکھو

یہ زندگی بھی کوئی گیت گنگنا دے گی

....

تھکے ہوؤں کو سنا ہے کہ نیند آتی ہے
کہو نا نیند سے !میں تھک گئی ہوں، آجائے

....

انہیں کے واسطے پت جھڑ میں پھول کھلتے ہیں
اداسیوں میں بھی جو مسکرا کے ملتے ہیں

....

میں اپنے آپ سے اس بات پر خفا ہوں بہت
برا منانے کی اک بات کیوں بری نہ لگی!!

وہ مری میز پہ رکھتا تھا جہاں سرخ گلاب
میں نے پروین کی انکار وہاں رکھ دی ہے

....

شکر صد شکر یہ انسان کے قبضے میں نہیں
دھوپ بوتل میں جو بھر سکتی تو بِکتا سورج

پیاس اتنی ہے کہ پی جائے گا ہر شے سے نمی
العطش پھر بھی پکارے گا سلگتا سورج

اس تب و تاب سے آنکھیں نہیں خیرہ ہوں گی
مجھکو مرعوب نہ کر پائے گا چڑھتا سورج

....

تو مرے پاؤں کو زنجیر تو کر سکتا ہے
تو مری سوچ کو زنجیر نہیں کر سکتا

جبر سے صرف مسخر ہوا کرتا ہے وجود
تو مری روح کو تسخیر نہیں کر سکتا

گو مرے بعد بنا سکتا ہے تُو تاج محل
گھر جسے کہیے وہ تعمیر نہیں کر سکتا

....

جانے الجھا ہے کن پہیلیوں میں
دل نہیں لگ رہا سہیلیوں میں

....

میں ہنس دیتی ہوں تیری دل لگی پر
مگر کم ظرف رو دیتی ہیں آنکھیں

....

ہٹا دیا ہے ترا عکس مصلحت کے تحت
یہ کب کہا کہ نظر سے گرا دیا ہے تجھے

میں تیرے ذکر پہ انجان بن رہی ہوں مگر
نہ یہ سمجھنا کہ میں نے بھلا دیا ہے تجھے

....

ابھی آدھا سفر ہے اور اِس نے مانگ لی رخصت
مری عمر رواں بھی بے وفا احباب جیسی ہے

....

اس نے بھی ہجر کی تپش جھیلی
برہ کی آگ میں جلی میں بھی!

زعم اسکے بھی سب ہی ٹوٹ گئے
اور نہ باقی رہی مری 'میں' بھی

....

مجھے خبر ہے محبت ہے واہمہ لیکن
ابھی نہ چھوڑ مرا ہاتھ، ساتھ چلنے دے

کہیں نہ درد کے لاوے کو راہ مل جائے
ابھی نہ برف نگاہوں کی تُو پگھلنے دے

....

آسماں سے اک تارا ٹوٹتے ہوئے بولا
ہر عروج کے پیچھے کچھ زوال رکھے ہیں

ڈوبنے نہیں دیتا تیرا غم ہمیں ورنہ
بے حسی کی دلدل میں پاوں ڈال رکھے ہیں

....

خواب نیلام کرنے نکلے ہیں
کاش اچھے لگائے دام کوئی

....

کائی جمنے لگی ہے منظر پر
یہ ہوا ہے اثر اداسی کا

کیف آور تھا ابتدا میں عشق
اور باقی سفر اداسی کا

پورے تن کو بنا کے مٹی سے
دل بنایا مگر اُداسی کا

....

دھند پھیلے گی اداسی کی ابھی دور تلک
ہجر کی رت ہے جسے فصلِ زمستاں کہیے

....

تمھارے بن اجالے کیا کروں گی
سنو جاتے ہوئے شمعیں بجھا دو

....

دعائے نور پڑھ لیتی ہوں اکثر
بلاؤں سے نمٹنا جانتی ہوں

شکست ِ آئینہ تک بات پہنچے
میں اس درجہ سنورنا جانتی ہوں

....

رفاقتوں میں عجب طرزِ اجنبیت تھا!!
کہ ساتھ رہ کہ بھی ہم سے رہا جدا کوئی

....

کہیں نہ ختم ہوا سلسلہ اداسی کا
ہر انتہا پہ ہوئی ابتدا اداسی کی

زمین زادوں کو ورثہ ملا ہے آدم سے
ہوئی تھی خلد سے ہی ابتدا اداسی کی

....

طلوع عشق ہے دل کے فلک پر
کرن پلکوں سے چھن کر آرہی ہے

اداسی میری آنکھوں سے پگھل کر
ہر اک منظر پہ جمتی جا رہی ہے

....

روح کو کرب سے رہائی دے
میرے سوزِ دروں! خدا حافظ

....

ایک بے نقش سی آواز وہ رکھے گا مجھے
اس نے مجھکو کبھی چہرہ نہیں ہونے دینا

....

بڑی امید سے دی ہے بھنور نے مجھ کو صدا
سو لوٹ کر مجھے جانا پڑے گا ساحل سے

....

یہ کہہ رہا تھا ہمیں ڈوبتا ہوا سورج
سفر تمام ہوا اپنے اپنے گھر جائیں

....

نہ پار لگنے کی حسرت نہ ڈوب جانے کا غم
خیال یار کے دریا میں جب اتر جائیں

محترمہ شاھدہ مجید

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
پہلے ڈرتی تھی اک پتنگے سے
ماں ہوں اب سانپ مار سکتی ہوں
محترمہ شبین سیف
وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کا نمائندہ شعر

پہلے ڈرتی تھی اک پتنگے سے

ماں ہوں اب سانپ مار سکتی ہوں

محترمہ شبین سیف

ایک شام ایک شاعرہ

بات کیا ہے یہ بتائیں تو سہی

گفتگو آگے بڑھائیں تو سہی

جان جائیں گے کھرا کھوٹا ہے کیا

آپ مجھ کو آزمائیں تو سہی

میں تو اب خود سے مِل نہیں پاتی

مجھ کو میرا پتا بتا دیجے

کہنے کی حد تلک تو چلو ٹھیک ہے مگر

عہدِ وفا بھی کوئی نبھانے کی چیز ہے

اپنی آنکھوں میں سُرمہ لگاتے ہوئے
گنگناتی رہی آپ کی شاعرہ

آپ میرے ہیں یا زمانے کے
کیوں کوئی فیصلہ نہیں کرتے

لکھّا ہے اپنے نام سے اپنے پتے پہ خط
مدّت کے بعد اپنی خبر چاہتی ہوں میں

ایک بس تجھ کو جیتنے کے لئے
میں نے ہاری ہے جان کی بازی

آپ دانستہ جو کترا کے گزر جاتے ہیں
میرے احساس میں سو درد اُتر جاتے ہیں

پاس آکر بھی اگر پاس نہ آئے کوئی
ہم شبِ وصل کی تنہائی میں مر جاتے ہیں

کیا عجب دورِ پُر آشوب ہے جس میں اے دوست!
لوگ دستار بچاتے ہیں تو سَر جاتے ہیں

زندہ دفنائی جاتی ہے عورت
جب بھی مرضی سے سانس لیتی ہے

بہت سمجھا رہی ہوں دل کو لیکن

بغاوت پر بغاوت کر رہا ہے

ہے بدل دنیا میں ہر اک چیز کا

پیار کا نعم البدل کوئی نہیں

مجھے جس شخص سے نفرت بہت تھی

اسی سے یہ محبت کر رہا ہے

دوست ہیں آپ میرے دیرینہ

آپ کا حق ہے اختلاف کریں

جو بھی کہنا ہے میرے منہ پہ کہیں

گفتگو مت مرے خلاف کریں

اچھّا کیا کہ آپ نے مسمار کر دیا

اب اپنے آپ کو میں دوبارہ بناؤں گی

باغ میں لوٹ مار جاری ہے

پھول اپنے سنبھال کر رکھنا

دل کو تسبیح تو دھڑکن کو بنا کر دانے

نامِ محبوب وضو کر کے لیا جاتا ہے

اپنی ہستی کی خبر ہی نہیں رہتی کوئی
صرف محبوب کی سانسوں میں جیا جاتا ہے

آپ اس بار بھی دیوار میں چُنا دیں مجھے
اب کے بھی سر یہ جھکایا تو نہیں جاسکتا

تم نے اک عمر مرے دل پہ حکومت کی ہے
تم کو پل بھر میں بھلایا تو نہیں جاسکتا

محترمہ ثبین سیف

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کا نمائندہ شعر

اللہ کرے کہ تجھ کو ضرورت میری پڑے
اللہ کرے کہ تجھ کو میسر نا ہو سکوں

محترمہ سعدیہ سراج

ایک شام ایک شاعرہ

وہ ہوا میں نظر نہیں آتے
جن پرندوں کے پر نہیں آتے

آئینے کیوں خرید لیتے ہیں
عکس جن کو نظر نہیں آتے

ہم بھی اکثر اسی کے ہوتے ہیں
جو ہمارے کبھی نہیں ہوتے

رنج میرے جو بانٹ لیتے تم
اتنے سارے کبھی نہیں ہوتے

کر تصور میں اک جہاں آباد

تا کہ صحرا میں سائبان بنے

خود سے ملنا ہے سعدیہ مجھکو

رابطہ کوی درمیان بنے

میں اب اتنی اکیلی ہو گئ ہوں

کہ خود اپنی سہیلی ہو گی ہوں

تو مجھ کو سوچنا اب زندگی بھر

میں اب ایسی پہیلی ہو گئ ہوں

زندگی تو گزار دے مجھ کو

اب تو مجھ سے جیا نہی جاتا

جلد از جلد یہ سفر طے ہو

اب تو مجھ سے رکا نہی جاتا

بند آنکھوں سے دیکھنے کا ہنر

تم سے ملنے کے بعد آیا ہے

اکیلا جو ہے وہی کارواں سے ملتا ہے

یہ اتحاد بھی اردو زباں سے ملتا ہے

نفرت ہے مجھے اس سے گنہگار بہت ہے
لیکن وہ مرے ساتھ وفادار بہت ہے

مدت گزری ہونٹوں پر بن بات کا موسم ٹھہر گیا
تب سے جیسے آنکھوں میں برسات کا موسم ٹھہر گیا

پاس وفا کا جزبہ تو قرآن کا پرتو ہوتا ہے
اس نکتے پر اب تو میری زات کا موسم ٹھہر گیا

اک نجومی نے بتایا تھا مجھے بچپن میں
میری شفاف ہتھیلی میں لکیریں کم ہیں

محترمہ سعدیہ سراج

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
اَنا کے گھاؤ لیے دل پہ مسکراتے رہے
ستم کے شہر میں ہم صبر کی بشارت تھے
محترمہ زیب اُنسا زیبی
وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

....

شاعرہ کا نمائندہ شعر

اَنا کے گھاؤ لیے دل پہ مسکراتے رہے
ستم کے شہر میں ہم صبر کی بشارت تھے

محترمہ زیب اُنساز یبی

....

ایک شام ایک شاعرہ

....

میں ہواوں کے مخالف چلی زیبی لیکن
میری قسمت ہے کہ رستہ وہی سیدھا نکلا

....

کون ہے وہ جو مری خوبیاں پہچانے گا
شہر کی گلیوں میں آباد ہیں سب تنگ نظر

....

لوگ جاگیروں کے مالک ہیں بہت دولت ہے
اپنی تقدیر میں بے وجہ سی دانائی ہے

....

یہ میرے عہد کا کمالِ ہنر
لفظ پیتل کے بھاو سونے کا

....

دکھ نہیں یہ کہ تم نہیں آئے

غم ہے بس اعتبار کھونے کا

....

چڑھا دیے گئے سولی پر اور جرم یہ تھا

ہم اپنے عہد کی سچائی کی علامت تھے

....

انا کے گھاو لیے دل پہ مسکراتے رہے

ستم کے شہر میں ہم صبر کی بشارت تھے

....

اٹھا دیتے ہو آسانی سے انگلی اوروں کی جانب

کہو اپنے مقابل بھی کبھی آئینہ رکھا ہے

....

بتاو کون تھا کس نے جلا ڈالا تمہارا گھر

پرندہ بھی نظر رکھتا ہے اپنے آشیانے پر

....

ہم ہیں قصور وار ہمیں اعتراف ہے

تہمت لگانے والے بھی تو دیوتا نہیں

....

کھلونے نہیں مانگتے وہ بڑوں سے

جو بچے کمانے نکلتے ہیں روٹی

....

مجھے ذاتوں میں ناحق کر دیا تقسیم دنیا نے

قبیلہ عشق ہے میرا محبت ہے نسب میرا

....

میں ایسے شہر میں رہتی ہوں جس میں
کسی کا کوئی ہمسایہ نہیں ہے

....

اس نے اشیا کی طرح برتا مجھے
ہو محبت بھی جیسے گھر داری

....

جو بچہ کھا رہا ہے روٹیاں کچرے سے چن چن کر
یہ حیرت ہے کہ مرتا کیوں نہیں وہ کیسے زندہ ہے

....

دل کی ہوتی ہے الگ عام نمازوں سے نماز
اس میں سجدہ نہ رکوع اور نہ قیام آتا ہے

....

معجزہ ہے کہ اکیلی رہی وہ جنگل میں
ناگ پہرے پہ رہے اس کی حفاظت کے لیے

....

فیصلہ یہ دیا ہے منصف نے
گھر جلا ہے ترا ہواوں سے

....

کیا ملا دل دکھانے میں
عمر لگتی ہے مسکرانے میں

....

نفسِ سرکش کو ابھی تک نہ پچھاڑا ز یبی
عمر گزری تری اس دیو سے لڑتے لڑتے

....

کہنے کو ہر طرف ہے بھرے شہر کا سماں
دل ہے کہ اس ہجوم میں تنہا دکھائی دے

....

دھڑک رہا ہے مرے سینے میں جو دل کی طرح
میں جانتی ہوں وہ شخص چھوڑ دے گا مجھے

....

اوڑھ کر دین دھرم کے لیے رنگیں چولے
لوگوں نے اپنے خدا سے بھی سیاست کی ہے

....

زمیں زر زن کی خاطر آج بھائی
سگے رشتوں سے نفرت کر رہا ہے

....

یارب تو مرے ظرف کو اتنا بلند کر
دشمن کو دیکھ لوں تو محبت امڈ پڑے

....

میں کیسے اپنا وطن چھوڑ کر چلی جاوں
تمام عمر کے میرے یہاں حوالے ہیں

محترمہ زیب اُنساز یبی

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
کمالِ ضبط ابھی امتحان باقی ہے
ابھی تو جسم سلامت ہے جان باقی ہے
محترمہ ناز فاطمہ
ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کا نمائندہ شعر

کمالِ ضبط ابھی امتحان باقی ہے

ابھی تو جسم سلامت ہے جان باقی ہے

محترمہ ناز فاطمہ

ایک شام ایک شاعرہ

گئے وہ دن جب ہر ایک رت پر پیار آتا تھا

گلوں کے شہر میں بھی حال اب ابتر سا رہتا ہے

جہاں پر درد ہوتا تھا وہاں اب کچھ نہیں ہوتا جہاں

پر تھا کبھی دل اب وہاں پتھر دار رہتا ہے

کیا خاک اٹھائیں گے وہ آلام ہمارے

جو ساتھ بھی چلتے نہیں دو گام ہمارے

تیزاب پھینک دے کہ کوئی جاں سے مار دے

کیا زندگی ہے ناز یہ عورت کی زندگی

اپنے پیاروں کو آزما کر بھی

ہم نا سنبھلے فریب کھا کر بھی

کس ڈھٹائی سے جھوٹ بولا ہے

اس نے میری قسم اٹھا کر بھی

ہیر لکھا کبھی سسی کبھی سوہنی اس نے

نام لکھ لکھ کے کئی بار مٹائے میرے

میں نہیں ہوں تو نہیں کوئی بجائے میرے

وہ کسی کا بھی نہیں ہو گا سوائے میرے

وہ اک سزا ہے مصیبت ہے کیا کیا جائے

ہمیں اسی سے محبت ہے کیا کیا جائے

اپنے ہی پیار کو بدنام کیا کرتا تھا

یہ گناہ بھی وہ سر عام کیا کرتا تھا

تو کب کا جا چکا ہے دور مجھ سے

یہ دل پھر بھی دھڑکتا جا رہا ہے

جو کر پاؤ تو واپس درد کر دو

میرا ساون گزرتا جا رہا ہے

سنو اَے رات کے فرمارواؤ

اندھیرا دن میں ڈھلتا جارہا ہے

یوں الجھ گئی زندگی کی شاخوں میں

وہ وقت آئے گا میں تجھ کو بھول جاوں گی

عمر اپنی کو یوں گنوائیں کیا

مٹی کنکر کا گھر بنائیں کیا

آندھیوں میں بھی جو پاوں پہ کھڑا ہوتا ہے

بابِ الفت میں وہی پیڑ بڑا ہوتا ہے

اس کی آنکھوں میں کسی اور کا سپنا دیکھا

سنبھل اے دل کہ یہی وقت کڑا ہوتا ہے

میری آنکھ میں اب جل نہیں

میرے درد کا کوئی حل نہیں

نہیں منتظر بیلا کوئی

میرے بخت میں کوئی تھل نہیں

یہ سفر ہے کشف وحیات کا

کوئی واپسی کا عمل نہیں

محترمہ ناز فاطمہ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE :www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK :www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

نام: عشرت ظہیر

ولادت: چھ جون ۱۹۶۸ کراچی

تعلیم: پی ایچ ڈی لسانیات / ابلاغیات

پیشہ: معلم اور مترجم / صحافی

اعزازات: پاکستان جرمن فورم: جرمنی

اردو مرکز یورپ: سند سپاس برلن فرانکفرٹ

اورینٹ ریسرچ سینٹر یورپ برسلز یورپی یونین

اردو انجمن برلن جرمنی

بزم ادب اردو جرمنی

ہمبولٹ یونیورسٹی جرمنی

پوٹسڈام یونیورسٹی جرمنی

(تمغہ برائے کارکردگی اردو ترویج و ترقی)

صدف انٹرنیشنل ایوارڈ فار نیو اُردو جنریشن

تصنیفات: سفر نامہ اٹلی کی جانب گامزن

افسانوی مجموعہ: گرداب اور کنارے

جرمنی میں اُردو (تجزیاتی و تاریخی مضامین)

جرمن: اردو ادب میں خواتین کا کردار (مقالہ)

جرمن: اردو محاورے اور کہاوتیں اور گھریلو خواتین (مقالہ)

جرمن: عصمت چغتائی کا ناول ٹیڑھی لکیر ایک جائزہ (مقالہ)

جرمن؛ عصمت چغتائی کے چار افسانے اور اُن میں عصمت چغتائی کے فن کا جائزہ

شاعرہ کا نمائندہ شعر

اب تارے چمکتے ہیں تو چمکا کریں لیکن

ہم شب کی سیاہی کو تو ظلمت ہی کہیں گے

عشرت معین سیما

ایک شام ایک شاعرہ

اُتاریں گے کسی دن جان دے کر

ترا احسان بڑھتا جا رہا ہے

مرنے والا آنکھ کھلی کیوں رکھتا ہے

ان مٹ خوابوں کی تعبیریں پڑھ لینا

شہروں میں آ کے بس گئے حیوان جس گھڑی

غاروں میں پھر سے آج کا انساں چلا گیا

پھینکے ہیں پانی پر کئی پتھر

خود بخود دائرے نہیں ہوتے

آج ہم سر کو بچائیں یا کہ دستاروں کو

کاش سردار بدل دیتے تو اچھا ہوتا

عجیب رشتہ ہے بارش کا کچی مٹی سے

فلک سے ارض تلک رابطہ رہی خوشبو

اُس نے تصویر فقط بدلی تھی

جبکہ فتنہ تھی وہ دیوار میاں

شہرت کے مول خوب لگے شہر میں مگر

ہم محترم کہاں تھے جو کردار بیچتے

عمرِ رفتہ کے ہر اک طاق پہ جلتا ہے دیا

تم سے ملنے کا بچھڑنے کا سنبھل جانے کا

صبر دل کو لمحہ بھر آتا نہیں

دکھ کو سہنے کا ہنر آتا نہیں

جدائیوں کی آگ میں وہ جل رہی ہے اس لیے

سنا ہے راکھ میں چھپی وہ صورتِ جمال ہے، کمال ہے

بارشوں میں بھیگنے کی اب مجھے فرصت نہیں

موسموں کے رنگ میں پہلی سی وہ حدت نہیں

تیرے بول بناتے ہیں دل میں چاہت کا رنگ

اک تعویذ میں چھپ کر رہتی ہے تیری تصویر

ریشمی قباؤں کو چاک ہونا پڑتا ہے

خاک کی محبت میں خاک ہونا پڑتا ہے

صرف کلمہء حق سے کب نجات ممکن ہے

ذہن اور زبانوں کو پاک ہونا پڑتا ہے

اگر اِس شام کے سورج کا ڈھل جانا ضروری ہے

پرندوں کا درختوں پر بھی لوٹ آنا ضروری ہے

پیا ہے زہر کو سقراط نے یہ سوچ کر سیما

حیاتِ جاوید اں میں موت کا آنا ضروری ہے

اگر روؤں تو میری آنکھ اکثر نم نہیں ہوتی

اگر ہنسنے لگوں پھر بھی اداسی کم نہیں ہوتی

تمام عمر مری خاک بن سکی نہ سبو

میں رقص کرتی رہی اُس کے چاک پر ناحق

عشرت معین سیما

وقارِ سخن میں خوش آمدید

waqaresukhan/www.facebook.com :FACEBOOK PAGE

waqaresukhan/www.mianwaqar.com :WEBSITE LINK

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
مجھے ناکامیوں کا سامنا کرنا نہیں پڑتا
خدا کا نام لیتی ہوں میں ہر اک کام سے پہلے
محترمہ حُسن بانو
ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کا نمائندہ شعر

مجھے ناکامیوں کا سامنا کرنا نہیں پڑتا

خدا کا نام لیتی ہوں میں ہر اک کام سے پہلے

محترمہ حُسن بانو

ایک شام ایک شاعرہ

شام ہوتے ہی اُداسی کے دیے جلتے ہیں

ایک سایا مری دیوار پہ آجاتا ہے

منصفِ وقت سے اُمید نہیں حُسن کوئی

فیصلہ اُس کا مری ہار پہ آجاتا ہے

رُکتے نہیں ہیں پھر تو مرے اشک رات بھر

آتا ہے یاد جب بھی گھرانہ حسین کا

جب تلک ہم کو خیالِ یار آتا ہی نہیں

شاعری میں تب تلک معیار آتا ہی نہیں

تم کو آتا ہے یہ کمالِ فن

تم نے سیکھا ہے دل جلانا بس

آرزو حسن کی بس اتنی ہے

آپ کے دل میں ہو ٹھکانہ بس

جو دیدہ ور ہیں یہاں ان کے لیے شبنم ہوں

جو کم نگاہ ہیں ان کے لیے شرارہ ہوں

شعر افلاک سے ادراک میں آتا ہے میاں

لفظ سے لفظ ہی شاعر تو ملاتا جائے

اب کوئی کام نہیں کارِ محبت کے سوا

دل تری یاد میں بس اشک بہاتا جائے

تمہارے نام سے دنیا ہمیں پہچانتی ہے اب

تمہارا نام آتا ہے ہمارے نام سے پہلے

تیری یادیں ترے غم اضافی ہوئے

آنکھ میں اشک یکدم اضافی ہوئے

کل تلک جس کی منزل فقط ہم ہی تھے

آج اُس کے لیے ہم اضافی ہوئے

ہم مصر کے بازار میں بکتے ہیں مری جان

ہم عام ترازو پہ تو تلتے ہی نہیں ہیں

تب مرے خواب کی تعبیر بدل جاتی ہے

جب مرے درد کی جاگیر بدل جاتی ہے

روز رکھتا ہے تجھے باندھ کے صیاد یہاں

روز قیدی تری زنجیر بدل جاتی ہے

ہمارا وقت تھوڑا ہے

کہانی جلد پوری کر

غزل میں گفتگو ہم سے

تُو اب کچھ لاشعوری کر

دشمنوں کو مجھ تلک آنے میں دشواری نہ ہو

آسماں تک راستہ ہموار کرتی ہوں میاں

رنگ بھرتی ہوں تری چاہت کے اِس میں اِس قدر
زندگی کو شام کا اخبار کرتی ہوں میاں

محترمہ حُسن بانو

~~~~~~

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan
~~~~~~

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کا نمائندہ شعر

میرے جیسا شعر کہنے کے لئے
میرے جیسی بے کسی ہے لازمی

محترمہ نیلم ملک

ایک شام ایک شاعرہ

مرا کمرہ مثال ِ دشت ِ وحشت
جہاں رم خوردہ ہرنی کھو گئی ہے

فصیل ِ ا ُفق سے پ َرے جائیں گے ہم
ہمیں روکنا مت، ا َرے جائیں گے ہم

ہمیں علم ہے، ماورائے ت َصد ّور !!
تراج ُرم ہو گا، د َھرے جائیں گے ہم

ھو جسے چست ا ُسے مفت، سو لے جا پیارے
میرے پیروں میں تو پوری نہیں آئی د ُنیا

کھیچنے کا جو وعدہ کرے سانس کو وصل کے پل تلک
قصہ ءطول ہجراں سناؤں تجھے مختصر زندگی!

پہلے کہا تھا عشق کے رستے نہ جائیو
اب مت لکیر پیٹ نہ تو سانپ سانپ کر

عشق ھے ماوراقرب کی چاہ سے
لکھ کے تھم سا گیا ھے قلم، ایک دم!!

فرش دل پر گرے جیسے گھنگھرو کوئی
چونک جاؤں، کرے یاد، چھم ایک دم!!

طلب اپنی بس اک ذرّہ ھے، لیکن
وہ ذرّہ دشت میں کھویا ہوا ھے

اے دردمند شخص! ترے درد دل کی خیر
غیروں کو بھول کر کبھی بھائی پہ بات کر!

بغاوت کو جنم لیتے ہی زندہ گاڑ دیں صاحب!
یہ لڑکی بول اُٹھی اِک بار تو ہر بار بولے گی

اک شخص کی خاطر ہے یہ سب مِلنا مِلانا
ویسے وہ گھرانا مرے مطلب کا نہیں ہے

اگلتی ہے زمیں اس جا نمک اپنے مساموں سے
برستا ہی نہیں اس کھیت پر بادل، جہاں میں ہُوں

گلی میں جاکے گہری سانس لیتے ہیں مکیں اس کے
ہوئی جاتی ہے اس گھر کی فضا بوجھل جہاں میں ہُوں

مجھے اِنکار اُس کی شاعری سے
جو شاعر ہو کے دِیوانہ نہیں ہے

بہت حَسین تھی کبھی یہ دنیا' مرِے مطابق
مگر رہا اب نہ اس کا چہرہ' مرِے مطابق

ترے لکھے کو غلط نہیں کہہ رہی میں' لیکن
سوال یہ ہے کہ کیوں نہ لکّھا مرِے مطابق!!

خاکِ کربل پہ لہو اپنا بہائیں سارے!!
مل کے اس بارِ غمِ عشق منائیں سارے!!

محترمہ نیلم ملک

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار

سنو تم کہہ رہے تھے ناں دعا میں مانگ لو مجھ کو
مگر تم سوچ لو میری دعاؤں میں اثر بھی ہے

محترمہ کنول ملک

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM

وقارِ سخن میں خوش آمدید

شاعر یا شاعرہ کا نام: شبانہ محمود

ادبی تخلص: کنول ملک

والد یا شوہر کا نام: والد۔ محمود احمد ملک

ملک اور شہر: پیدائش راولپنڈی پاکستان سکونت امارات دبئی

ازدواجی زندگی: سنگل

اہم سنگِ میل:

ابتدائی اور اعلٰی تعلیم: ایم اے اردو

پروفیشن یا بزنس: آنر آف نجم النھار للخدمات التنظیف شز مم دبئی یو اے ای

ادبی زندگی کا آغاز: سکول لائف میں نعت ملی نغموں ٹیبلو اور ڈرامہ سے اغاز کیا پہلی کتاب 2008 میں سٹوڈنٹ لائف میں چھپوا لی۔

ادبی اساتذہ یا رہنما: کوئی نہیں میں اپنی امیجینیشن سے لکھتی ہوں اور اب بھی سیکھنے کے مراحل میں ہوں میری نظر میں وقت اور تجربات سب سے بڑے رہنما ہوتے ہیں۔

ادبی اصناف: نظم غزل افسانہ ناول ٹی وی ڈرامہ سکرپٹ رائٹنگ

کل کتابوں کی تعدار: 3

زیر طباع کتابیں: 1 شاعری 1 ناول اور افسانہ

غیر ملکی دورے: یو اے ای قطر / مسقط عمان اور پاکستان

ادبی ایوارڈز: پہلی نوجوان کم سن شاعرہ جس نے کالج میں شاعری کی کتاب چھپوا کر بیرون ملک مشاعروں اور ادبی محافل میں پاکستان کی نمائندگی کی۔

آدبی تنظیم یا ادبی تنظیموں سے وابستگی: سنگت فاونڈیشن دبئی یو اے ای

پریس اور میڈیا سے وابستگی: ایف ایم اور ٹی وی ڈراموں کی سکرپٹ رائٹنگ

ریسرچ یا تحقیق:

مختصر پیغام: زندگی چار دن کی ہے کوشش کریں کوئی آپ سے کبھی خفا نہ ہو۔۔ خداءبزرگ وبرتر کی مخلوق میں محبت بانٹیے محبت ملے گی۔

ویب سائٹ: http://kanwalmalik1525.wix.com/kanwalmalik

ای میل: kanwalmalik1526@yahoo.com

سوشل میڈیا لنک۔ Www.facebook.com/kanwalmalikuae

https://www.youtube.com/channel/UCu2jEVBqNU76M_rRx7VoG8Q

https://www.instagram.com/kanwalmalik1/

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کا نمائندہ شعر

سنو تم کہہ رہے تھے ناں دعامیں مانگ لو مجھ کو
مگر تم سوچ لو میری دعاؤں میں اثر بھی ھے

محترمہ کنول ملک

ایک شام ایک شاعرہ

تجھ سے جب رابطہ نہیں ہوتا
زندگی کا پتہ نہیں ہوتا

اتنی شدت سے چاھنے والا
اس قدر بے وفا نہیں ہوتا

سونپ کر دن مجھے محرم کے

خود کہیں عید کر رہا ہو گا

تم کو کھونے کا خوف رہتا ہے

تم مرا قیمتی اثاثہ ہو

کتنا آسان ہر سفر ہوتا

تو اگر میرا ہمسفر ہوتا

ابھی نہیں کبھی پھر تجھ سے رابطہ کرونگی

میں اپنے آپ سے کچھ روز مشورہ کرونگی

تجھے گنواؤں گی لیکن میں مسکرا کر دوست

میں اب کہ ٹوٹ بھی جاوں تو حوصلہ کرونگی

نہ سوچا تھا کہ یوں دیوار ہو گا

یہ رستہ اس قدر دشوار ہو گا

مجھ پہ کیا وار کر دیا تو نے

میرا انکار کر دیا تو نے

میرے خوابوں کی اک حویلی تھی

اس کو مسمار کر دیا تو نے

اک وہی تھا فرار کا رستہ

جس کو دیوار کر دیا تو نے

پھر سے سجدے میں یاد آئی تری

پھر گنہگار کر دیا تو نے

رقص کرتے ہوئے میں تجھکو منایا کرتی

دھول ہوتی تو کبھی دھول اڑایا کرتی

میں شجر کاری کے موسم میں اگاتی کوئی پیڑ

اور محبت سے پرندوں کو بلایا کرتی

سونپ کر دن مجھے محرم کے

خود کہیں عید کر رہا ہو گا

ہر ایک شعر میں دیتی ہوں تجھ کو آوازیں

غزل کی جان بنا ہے ترا لب و لہجہ

میں نے لوگوں کو پھول بھیجے تھے

میرے حصہ میں آ گئے کانٹے

مرے منصف نے ہی الزام لگایا مجھ پر

میں تو سکتے میں تھی کیا اپنی صفائی دیتی

سمجھتی تھی ترے بکنے سے پہلے

ترا آخر کوئی معیار ہو گا

آپ کا ہجر سہ لیا ہم نے

یہ قیامت جو آپ سہتے ناں

میرے پہلو میں چین ملتا تھا

میرے پہلو میں آپ رہتے ناں

محترمہ کنول ملک

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

ایک شاعرہ ایک شعر

www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan

WAQAR-E-SUKHAN

وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار

احساس ہیں یہ دل سے کئے جاتے ہیں محسوس
جزبوں کو کسی نے کبھی چھو کر نہیں دیکھا

صبیحہ خان

وقارِ سخن میری پسند

www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan

WAQAR-E-SUKHAN

نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے

BY MIAN WAQAR UL ISLAM

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کا نمائندہ شعر

احساس ہیں یہ دل سے کئے جاتے ہیں محسوس
جزبوں کو کسی نے کبھی چھو کر نہیں دیکھا

صبیحہ خان

ایک شام ایک شاعرہ

کیوں دیپ امیدوں کا جلا کر نہیں دیکھا
آنکھوں میں نیا خواب سجا کر نہیں دیکھا

صبیحہ خان

نشۂ عشق میں اب چوُر نہیں ہے کوئی
آج کے دور میں منصور نہیں ہے کوئی

ہم نے مانا کہ نہیں پیار کی راہیں آساں
ہو لگن سچی تو مجبور نہیں ہے کوئی

واقف نہ تھے ہم پیار کے حالات سے پہلے
ہلچل سی تھی اس دل میں ملاقات سے پہلے

اڑ لینے دو اس کو ابھی کچھ اور ہوا میں
پنچھی بھی پلٹ آتے ہیں گھر رات سے پہلے

کام ہے ان کا جفا وہ باوفا کہنے کو ہیں
دیتے ہیں جو درد دل اہل شفا کہنے کو ہیں

فاصلوں سے کم نہ ہوں گے روح کے رشتے کبھی
وہ ہمیشہ دل میں ہیں دل سے جدا کہنے کو ہیں

جھوٹے وعدے جھوٹی قسمیں دل کو بہلائیں گے کیا
ہم بھی باتوں میں تمہاری پھر سے آجائیں گے

یہ بھی ہو سکتا ہے میں اپنے قفس کو توڑ دوں
تو دوبارہ میرے ٹوٹے پر نکل آئیں گے کیا

ہوتی نہیں ہے ایک کسی کی کبھی پسند
دریا کو موج موج کو ہے بے کلی پسند

وہ دل لگی کو دل کی لگی کیوں بنائیں گے
جن کو ہے زندگی میں فقط دل لگی پسند

زندگی بھر کے اعتبار کے ساتھ

ہاتھ تھاما ہے اُس نے پیار کے ساتھ

پھول آنگن میں میرے کھل جائیں

تم بھی آجاؤ گر بہار کے ساتھ

یہی کاغذ یہی قلم ہو گا

روز اک واقعہ رقم ہو گا

ابھی بھیگیں گی اور بھی پلکیں

ابھی آنچل کچھ اور نم ہو گا

رخصت ہوئے پھولوں کی نزاکت کے شب و روز

اب ٹھہر گئے باغ میں وحشت کے شب و روز

تہذیب نے اس دور کی سب چھین لی قدریں

عنقا ہوئے جاتے ہیں اخوت کے شب و روز

دن الم کے گزر ہی جائیں گے

زخم آخر کو بھر ہی جائیں گے

آئے گا جب خزاؤں کا موسم

سوکھے پتے بکھر ہی جائیں

زہین و دل میں بسا رہے ماضی
حال سے بھی گزر ہی جائیں گے

ہے وفا تجھ میں تو پابند وفاہوں میں بھی
مجھ سے مل بیٹھ محبت کی فضاہوں میں بھی

جب بھی آجائے خیال ان کو دلِ مضطر کا
لب پہ بے ساختہ آئے وہ دعاہوں میں بھی

صبیحہ خان

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

....

شاعرہ کا نمائندہ شعر

اپنی آنکھیں نہیں جلاؤں گی
میں نے بجھتے چراغ دیکھے ہیں

محترمہ نیل احمد

....

ایک شام ایک شاعرہ

....

نہ یہ جسم وجاں پگھلتے
تو یہ دیپ کیسے جلتے

....

دل کی اداسیوں کا کوئی سبب نہیں ھے
بس یہ سبب ھے میرے دل کی اداسیوں کا

....

سکوت شہر دل کی بے بسی کو بھی کوئی سمجھے
خامشی بولتی ھے تو بھلا کیا کیا نہیں کہتی

....

سینے سے دل نکال کے ہاتھوں پہ رکھ دیا
میں نے تو بس کہا تھا کہ ڈھڑکن کا شور ھے

....

خود فریبی رہے تو اچھا ہے

خود شناسی تباہ کر دے گی

....

یوں تو محبتوں میں بڑی قربتیں رہیں

لیکن جو دل سے پوچھو تو خلوت کمائی ھے

....

مرے سینے سے لگ کر دیر تک روتی ھے تنہائی

کسی نے کہہ دیا اس کو، محبت ھو گئی مجھ کو

....

پھولوں کی زد میں آ کے کہیں جان سے نہ جائے

میں نے اسی خیال سے تتلی اڑائی ھے

....

سارے جذبے تیری چاہت کے دکھائی دیتے

کاش؛ آنکھوں میں کہیں دل بھی ڈھڑکتا ھوتا

....

جب جب تم کو یاد کریں ہم

تب تب بارش ھو جاتی ھے

....

زندگی سے ملے ھوئے ھو تم

وہ بھی مجھ سے مذاق کرتی ھے

....

کسی کو یاد کرنے کے نہیں مخصوص کچھ لمحے

کوئی جب یاد آ جائے تو پھر وہ یاد آتا ھے

....

میں جل گئی ھوں دھوپ کی کرنوں سے جابجا
اور وہ سمجھ رہے ھیں کہ رنگت نکھر گئی

....

یہ مختصر سی شکن کیا بتائے گی تم
میرے وجود میں گہری کئی خراشیں ھیں

....

ہوا کا رنگ نہیں ھے مگر مزاج تو ھے
ہوا سے دوستی کرنا کوئی مذاق نہیں

....

پھولوں کی ذد میں آ کے کہیں جان سے نہ جائے
میں نے اسی خیال سے تتلی اڑائی ھے

نیل احمد

....

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار

اب تو اس دنیا سے جی جان سے لڑ سکتی ھوں
اب مرے ساتھ مرا حلقہء احباب بھی ھے

جہاں آراء تبسم

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

....

شاعرہ کا نمائندہ شعر

اب تو اس دنیا سے جی جان سے لڑ سکتی ھوں
اب مرے ساتھ مرا حلقہء احباب بھی ھے

جہاں آراء تبسم

....

ایک شام ایک شاعرہ

....

وہ جن کے شوخ ھونٹوں پر تبسم رقص کرتا ھے
انہی کی مست آنکھوں میں اداسی رقص کرتی ھے

....

محبت کو محبت سے سمجھنے کا ارادہ کر
تبسم یہ سفر کرنا ھے تو پھر پا پیادہ کر

....

ھونٹ آنکھوں پہ رکھ دیئے اس نے
اور پھر دیکھتی رہی آنکھیں

....

دور تک دیکھتی رہی اس کو
دیر تک بھیگتی رہی آنکھیں

....

مجھے تم سے بہت کچھ مل رہا ھے
مگر شاید زیادہ طے ھوا تھا

....

ایسے غم ,حیات نے بانہوں میں لے لیا
میں آپنی دیکھ بھال سے آگے نکل گئ

....

میں تبسم ھوں مگر وہ مجھے محفِل میں کبھی
مسکرانے کی اجازت تو نہیں دے سکتا

....

آنکھ لگ جائے تو پھر آنکھ کہاں لگتی ھے
میں اگر سو بھی گئ خواب میں بیدار رہی

....

آو آجاؤ آکے سلجھاؤ
میری بانہیں دو الجھے مصرعے ہیں

....

دل کی دنیا بھی اک کچہری ھے
کتنے ہی کیس اس میں الجھے ہیں

....

وہ اک وصال کا لمحہ جو تھا نصیب مرا
وہی وصال مرے ساتھ ساتھ چلتا ھے

....

شب ,وصال اگر ھو نصیب شہزادے
تو بن کے پھول کھلے گی تمہاری شہزادی

....

ہر اِک درد کو ہنس کر گلے لگاتے ہوئے
تمام عمر گزاری ہے مسکراتے ہوئے

....

وہ ایک شخص جو ہم کو عزیز رکھتا تھا
ابھی قریب سے گزرا ہے منہ بناتے ہوئے

....

کس دکھ سے کہوں میں کہ مرے شہر کے پتھر
شیشوں کی حفاظت پہ ہیں مامور بدستور

....

دھڑکن کی درازوں میں ہیں اب تک تیری یادیں
دل اب بھی ترے غم کا ہے دفتر مرے پریتم

....

باہر کبھی خوابوں کے جزیروں سے نکل آ
دیکھوں کھلی آنکھوں تجھے چھو کر مرے پریتم

....

ملامتوں کی سب ہوائیں میری سمت آ گیئں
میں بن گئ تھی شہر میں تری مثال روشنی

....

اس نے تو بدل لی ہیں نگاہیں بھی تبسم
ویسا ہی مرا دل ہے وہی ہیں مری آنکھیں

....

خشک پتوں سے بولتی ہوں میں
دیکھ کتنی ہری بھری ہوں میں

....

بکھر جانے سے پہلے ہی سنبھل کر دیکھ لیتے ہیں
چلو ھم بھی ھوا کی سمت چل کر دیکھ لیتے ہیں

....

زباں جو کہہ نہیں پاتی وہ آنکھیں بول دیتی ہیں
بہت بے چین کرتی ہیں تمہاری بولتی آنکھیں

جہاں آراء تبسم

....

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
خواب لوگوں نے جلا ڈالے تھے
راکھ راہوں میں اُڑا دی ہم نے
شگفتہ شفیق
ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

نئی نسل کی دل گداز و سادہ لہجے کی معروف نمائندہ شاعرہ شگفتہ شفیق کا مختصر تعارف و کلام

شگفتہ شفیق۔ کراچی پاکستان

شادی شدہ۔۔شفیق احمد خان

3 بچے ماشاءاللہ۔۔2 بیٹے 1 بیٹی

لکھنے کا عمل 14 سال کی عمر سے شروع ہے افسانے، کہانیاں، سفر نامے، تبصرے، اور ڈرامے سب ہی اصنافِ سخن میں لکھتی ہو ں لیکن شاعری میرا عشق ہے اور سب سے زیادہ پسند ہے اور سب سے زیادہ لکھنا پسند کرتی ہوں،

3 شعری مجموعے۔۔جنھوں نے اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک بے حد پذیرائی پائی اور لوگوں نے بہت محبتیں اور حوصلہ افزائی کی ۔۔کئی انٹر نیشنل اور ملکی ایوارڈز سے بھی نوازا گیا اور تینوں کتابیں ڈنمارک، فرینکفرٹ، اور ٹورانٹو میں بھی لاونچ ہوئی ہیں

1۔۔۔میرا دل کہتا ہے---2010

2۔۔۔یاد آتی ہے---2012

3۔۔جاگتی آنکھوں کے خواب------------------------2013

ان کے علاوہ 6 شاعری کے انتخاب میں شگفتہ شفیق کی شاعری کو سرفیرست رکھا گیا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ شگفتہ شفیق الفاظ بر تنے کے خوبصورت ہنر سے خوب واقف ہیں

آج کل کئی نئی کتابوں پر کام کر رہی ہوں امید ہے کہ جلد ان کتابوں سے آپ بھی مستفید ہو سکیں گے ویسے میرا کلام پاکستان کے علاوہ انڈیا، لندن، یورپ۔ امریکہ، کینیڈا، جرمنی میں بھی پبلش ہو کر داد وصول کرتا ہے، بے شمار ملکی و غیر ملکی عالمی مشاعروں میں اپنی شاعری کے جوہر دکھائے ہیں مبصرین نے اکثر جگہوں پر میری شاعری پر کچھ یوں تبصرہ کیا ہے کہ شگفتہ شفیق کی شاعری ہر ایک کو اپنی داستان معلوم ہوتی ہے کہ ان کا شعری اظہار ان کی خوبصورت فکر کو نمایاں کرتا ہے اور قاری کے دل میں اترتا چلا جاتا ہے شگفتہ شفیق کا پسندیدہ موضوع شاعری میں محبت ہے اور محبت میں ہجر و فراق کو انھوں نے اپنے خو بصورت لہجے سے مجسم کر دیا ہے

شگفتہ شفیق کا نمائندہ شعر

خواب لوگوں نے جلا ڈالے تھے

راکھ راہوں میں اُڑا دی ہم نے

شگفتہ شفیق

اپنے دل میں ترا تو گھر دیکھا

تو ہر اک سمت تھا جدھر دیکھا

میں نے خود کو ترا بنا ڈالا

رنگ میں تیرے رنگ کر دیکھا

زمانے بھر سے جدا اس طرح ہیں میرے نبی (ص)

الگ ہو پھولوں میں جیسے گلاب کیا کہنا

چپکے چپکے سے دیکھنا تیرا

پیار کی داستاں نہ ہو جائے

جو ترے ساتھ ساتھ چلنے لگوں

تو زمیں آسماں نہ ہو جائے

جی چاہتا ہے مجھ سے ملے بار بار وہ

ملنے کا بار بار سبب جانتا بھی ہو

کہتی ہے بس شگفتہ اپنا مسیحا اُس کو

ہاں زندگی ملی تھی شہرِ سخن میں جا کے

بھیجا پیام ماں کو ہے ہاتھ سے ہوا کے

بس اک نظر تو دیکھو اِس لاڈلی کو آ کے

جو تم نے مجھ سے کئے ہیں سوال جانے دو

ہے ہجر راس مجھے تو وصال جانے دو

عداوتیں بھلا میرا بگاڑ لیں گی کیا

محبتوں کا بھی دیکھا ہے حال جانے دو

اُس کا یقیں کون کرے گا جہان میں

جو کورِ چشم خود کو بھی پہچانتا نہیں

تم بھی خوش باش ہم کو دکھتے ہو

ہم بھی تکیے کو نم نہیں کرتے

روز کرتا ہے وہ روشن شام کو

اک دیا چھوٹا سا میرے نام کا

کچھ پل تو عمر کے ہمیں اتنے عزیز ہیں

جب یاد آئے ہم بڑے سرشار ہو گئے

تو ہے ساتھی گر مرا تو کہکشاں ہے زندگی

تیری اُلفت ساتھ ہو تو شادماں ہے زندگی

اُس سے ملنا کوئی ضروی نہیں

وہ میرے دل کے پاس رہتا ہے

کہتا ہے وہ کہ چاہتیں مٹتی نہیں کبھی

دل سے شگفتہ نام مٹانے کا فائدہ

سوچا جو میں نے آج تو یہ راز پا لیا

دیمک کی طرح مجھ کو محبت نے کھا لیا

یونہی سب بے وفائی کرتے ہیں

ایسا کیا تم نے بے مثال کیا

لگن زندگی کی جگانی پڑے گی

خوشی سب کی خاطر منانی پڑے گی

گھرانے کی عزت بچانی پڑے گی

ہنسی تو لبوں پر سجانی پڑے گی

خبر نہیں یہ عداوت ہے یا کہ اُلفت ہے

جہاں ہو ذکر مرا مسکرائے جاتا ہے

روایت وفا کی نبھاتی رہی ہوں
محبت سے اپنا بناتی رہی ہوں

بڑی مشکلیں ہیں پر اے جانِ جاناں
ثوابِ محبت کماتی رہی ہوں

شگفتہ شفیق

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan
WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
صرف ممتا کا جوش تھا ورنہ
آب زم زم رواں نہیں ہوتا
محترمہ شہناز رضوی
وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کا نمائندہ شعر

صرف ممتا کا جوش تھا ورنہ

آب زم زم رواں نہیں ہوتا

محترمہ شہناز رضوی

ایک شام ایک شاعرہ

اسی طرح چلو سہی رکھو گے یاد ہر گھڑی

تمہارے دُشمنوں میں ہی چلو شمار ہم ہوئے

بچا لو ناروا موسم سے اس کو

اگر شاخِ وفا کوئی ہری ہے

دل جلا کر بھی ہم نے دیکھ لیا

جانے کیوں روشنی نہیں ہوتی

ہم کسی سے یوں کم ہی ملتے ہیں

جب بھی ملتے ہیں غم ہی ملتے ہیں

میں اپنے لَوٹنے کی منتظر ہوں
بتا کب تک میں اپنی راہ دیکھوں

شہناز دل جلاؤ مگر اس قدر نہیں
ہستی تمہاری راکھ میں ہو جائے نہ مدغم

بدلا ہے کیسے آج کسی کی جفا کا رُخ
دیکھا ہے پہلی بار کسی کی وفا کا رُخ

فرصت ملے تو سوچنا یہ مختصر سی بات
محشر میں کیسا ہو گا سزا و جزا کا رُخ

کبھی تو دیدہ و دل پر گھٹا ساون کی چھا جاتی
کبھی تو ہم بھی پھر شہناز جشنِ رنگ و بو کرتے

ضروری تو نہیں میں بات دل کی لب پہ لے آؤں
مرے جذبوں کی سچائی سمجھنی چاہیئے اُس کو

یہ آگ بجھنے والی نہیں ہے کسی طرح
چاہے تو آج مجھ میں سمندر اُتار دے

شہناز میرا ایک یہی مشوہ ہے بس
وہ اپنے سر سے تاجِ سکندر اُتار دے

صبر کی سل رکھی ہے سینے پر
کتنی پابندیاں ہیں جینے پر

مستقل وہ رہتے ہیں ہر گھڑی اذیت میں
حد سے بڑھتے جاتے ہیں لوگ جو عداوت میں

بے رُخی نہ اپنائیں بات اتنی سن لیجئے
سب کو بھول بیٹھے ہیں آپ کی محبت میں

کو بہ کو پھیلی ہوئی ہے جس کی شہرت اس قدر
جانتے ہیں سب ہی اُس کا نام پاکستان ہے

اے مرے پیارے وطن تجھ پر یہ جان و دل نثار
قائم و دائم رہے گا تو مرا ایمان ہے

آنچل جو اپنے رُخ سے اُٹھایا ہے آپ نے
ظلمت میں اک چراغ جلایا ہے آپ نے

اس دل پہ کس کا نام لکھیں گے بتایئے
دل سے مرا جو نام مٹایا ہے آپ نے

محترمہ شہناز رضوی

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
مری آنکھیں بتاتی ہیں مرا ہر راز جانِ جاں
بڑی مجبور بے بس ہوں سدا خاموش رہتی ہوں
دعا علی
ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ: تعارف

نام دعا علی

تاریخ پیدائش 4 جنوری

شہر اور ملک، حیدر آباد، پاکستان

تعلیم ایم سی ایس کمپیوٹر سائنس، فلاور اریجمنٹ

آرٹ گرافکس کورسز، گرافک ڈیزائنگ۔

تین کتابیں شائع ہو چکی ہیں

1۔ روشنی بھی فریب دیتی ہے۔2014

2۔ دسمبر کی اداس شامیں۔2015

3۔ مجھے بارش سے کہنے دو۔2017

زیرِ طبع کتب (ناولٹ)

1۔ حرف حرف کرچیاں

2۔ برستی آنکھوں کے ساون

3 مٹھی میں بوندیں

4, حرفِ دعا، آرٹیکلز اور کالمز

آن لائن کتب دعا علی

1، محبت تو دعا ہے

2 محبت اسطرح بھیجو،

3۔ سنو اے شاہِ دل میرے

4۔ محبت ابر کی مانند

دعائے ادب انٹرنیشنل کے نام سے کئی کتابیں مرتب کر چکی ہیں آن لائن کتب شائع کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔

آن لائن مرتب کردہ کتب

1۔نورِ سحر نعتوں کا مجموعہ

2۔وجودِزن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ (یومِ خواتین کے عالمی دن کے موقع پر ترتیب دی جانے والی کتاب) انتساب ڈاکٹر شہناز مزمل

3۔ جلوہء کائنات (حمدیہ کلام)

4۔اگلا موسم (علیم طاہر کی غزلوں کا مجموعہ)

5۔سلامِ عیقدت (سلام اور منقبت)

6۔ کرچی کرچی خواب (علیم طاہر کی غزلوں کا مجموعہ)

7۔یہ عشق کا سفر ہے (علیم طاہر کی غزلوں کا مجموعہ)

8۔رمزِ دعا (ڈاکٹر شہناز مزمل کے کالم آج کی بات "صوتی کلام سے "انتخاب)

9۔ چشمِ نم (ہم عصر پانچ شعراء کرام کی دس دس غزلوں کا مجموعہ)

10۔شبِ ہجراں (عم عصر پانچ شعراء کرام کی دس دس غزلوں کا مجموعہ)

11۔تم کیوں اداس ہو (عم عصر پانچ شعراء کرام کی دس دس غزلوں کا مجموعہ)

12۔سعد اللہ شاہ کی منتخب غزلیں (انتخاب) سعد اللہ شاہ

13۔بارش نے کہا مجھ سے

14۔دعائے عقیدت (سلام، منقبت)

15، سفنے مار گئے (پنجابی شاعری سے انتخاب)

آن لائن زیرِ طبع کتب

1، تمہی ملتے تو اچھا تھا

2،۔کہنے کو رہا کچھ بھی نہیں

3،۔کیوں خواب دیکھتے ہیں

4،۔محبت کب خسارہ چاہتی ہے

مدیر اعلیٰ: ماہنامہ بابِ دعا انٹرنیشنل آن لائن میگزین

مدیرہ: افقابِ احساس انٹرنیشنل آن لائن میگیزین

ایوارڈ

1۔یوم خواتین کے موقع پر 8مارچ 2018 کو ادب سرائے انٹرنیشنل کی طرف سے گولڈ میڈل سے نوازا گیا۔

2۔ادارہ دستک میرپور خاص کی بارہویں سالگرہ پر 12 اپریل 2018 کو شعری ادب میں خدمات پر ایوارڈ سے نوازا گیا۔

ویب سائیٹ: www.duaalipoetry.com

ای میل: duaalihyder@gmail.com

پیج لنک:

https://web.facebook.com/OfficialDuaAli/دعاعلی مائے آن پوئیٹری

https://web.facebook.com/Babedua/بابِ دعاانٹرنیشنل آن لان میگزین

https://web.facebook.com/DuaeAdab/دعائے ادب کالمزاینڈ آرٹیکلز

https://web.facebook.com/duaeadabbooks/دعائے ادب آن لائن بکس

انسٹاگرام dua_ali_poetry_offcial

شاعرہ کا نمائندہ شعر

مری آنکھیں بتاتی ہیں مرا ہر راز جانِ جاں

بڑی مجبور بے بس ہوں سدا خاموش رہتی ہوں

دعا علی

ایک شام ایک شاعرہ

ساتھ رہ کر بھی دعا اس سے بہت تھے فاصلے

ساتھ ہم چلتے رہے اس کے مسافر کی طرح

یاد کچھ بھی تو نہیں مت پوچھ میری داستاں
زندگی نے کس قدر ہم کو رلایا ہے دعا

بے اثر اے آہ میری تو نہ جا یوں چھوڑ کر
دل میں رہ دل کی سن پردہ مرا رہ جائے گا

نیند روٹھی ہوئی ہے مدت سے
ہجر کی شب طویل کتنی ہے

اتنا روئی ہوں جدائی میں دعا اُس کی قسم
اشک بھی اب تو نہیں دل میں گرانے کے لیے

پلٹ کر اُس نے دیکھا ہی نہیں اک بار بھی ہم کو
ہماری عمر جس کے نام پر گزری دعا اب تک

خمیر آدمی میں ہے بدل جانا
کہ جیسے رُت بدلتی ہے بہاروں کی

وجدِ سرور و کیف کا اک جلتا دیا ہے
جب سے دعا کے لب پر رکارمزِ دعا ہے

یاد میں تیری گم ہو جاؤں
اپنا پتا پھر یار نہ پاؤں

بدن سے روح نکلے گی

مجھے تم چھوڑ مت جانا

بسے ہو روح میں میری بسے ہو میرے دل میں تم

کہ جیسے روح نے میری تجھے چاہا ہو صدیوں تک

بس یہی معصوم خواہش دل میں رہتی ہے سدا

میری چاہت سے زیادہ مجھ کو وہ چاہے دعا

اپنے ارمانوں کے خوں سے جو لکھا دعا

اس کو افسانہ سمجھ کر لوگ پھر پڑھتے رہے

میں بن تیرے کسی صورت بھی اب تو جی نہیں سکتی

مری سانسوں میں تم کچھ اسطرح تحلیل ہو جانا

مری تخلیق تو ممکن ہی جیسے اب نہیں جاناں

مری یہ زندگی تم سے فقط تم تک ہی رہتی ہے

خاک میں مجھ کو ملا کر بولا وہ آرام سے

خاک تو بس خاک ہے ملنا ہی تھا یوں خاک میں

تیری یادوں نے دل کو تڑپایا

درد سے چشمِ نم ہوئی لبریز

دعائے ادب ہے ادب زندگی ہو

خدایا سخن سے مرے روشنی ہو

علم وہنر سے لوح و قلم سے ہو روشنی

بابِ دعا کھلا ہے ہمارے ہی واسطے

دعا علی

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ: تعارف

شاعرہ کا نام: شازیہ خان شازی

ادبی تخلص: شازی

ملک اور شہر: وہاڑی۔ پاکستان

ابتدائی اور اعلی تعلیم: ماسٹر۔ ایم اے ایجوکیشن

ادبی زندگی کا آغاز: 2009ء سے

پریس اور میڈیا سے وابستگی: حسب ضرورت

مختصر پیغام۔ خوشیاں۔ مسکراہٹیں بانٹیں

شاعرہ کا نمائندہ شعر

محبت سیکھ لو ہم سے

کہیں کرنی نہ پڑ جائے

شازیہ خان شازی

ایک شام ایک شاعرہ

شیشے کا اک مکان بنایا تھا اور بس

اُس میں بھی میرے خوف کا سایہ تھا اور بس

تجھ کو پانی کی گر ضرورت ہو

اس قدر آج رونے والی ہوں

میں نے مسکان اپنی بیچ ڈالی

غم ترا ہی بچا ہے سینے میں

ایک شازی یہاں پہ کیا بھٹکی

سارا الجھن بڑھا ہے سینے میں

تیرے بغیر اور بھی دنیا میں لوگ تھے

لیکن یہ دل تو آپ پہ آیا تھا اور بس

شاید اس سے ابھی سکون ملے

چائے میں زہر پی رہی ہوں میں

ہم فقیروں کو کب ملی ہے یہ

اب محبت بھی ایک مایہ ہے

شکر کرتی ہوں اے غمِ جاناں

خوب تم نے مجھے نبھایا ہے

بکھری خوشبو بتا رہی ہے مجھے

میرے گاؤں میں کوئی آیا ہے...!

تصویر کر رہی ہوں میں رنگ موسموں کے

لیکن یہ مجھ سے میری تنہائی چاہتا ہے

برف کے دریامیں بیٹھی سوچتی رہتی ہوں میں

کون ایسا ہے مرا جس سے میں تھوڑی آگ لوں

اب وہ کیسے اداس رہتا ہے

جو مرے آس پاس رہتا ہے

یہ تیرے مرشدِ اعلیٰ کا آستانہ ہے

یہاں تو میرے طرفدار بھی ادھورے ہیں

وہ مجھے لے گیا بلند پر

میں اُسے پست کرنے نکلی ہوں

میں غزل کی کتاب ہوں سچی

بس غزل کی کتاب رہنے دے

کون کھولے گا میری الماری

اس میں رکھی مری اذیت ہے

مجھ سے کہتا رہا اک غریب آدمی

میں سدا سے ہوں تیرا نصیب آدمی

آدمی آدمی سے ہی خائف رہا

کیسے ہوتا مرے اب قریب آدمی

اب میرے آئنے کی خیر نہیں

اُس کے ہاتھوں میں آگیا پتھر

باغ کو خون دے رہیں ہوں میں

عمر گزری ہے پھول، خار کے ساتھ

شازیہ خان شازی

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
اس نے سو بار سنی مجھ سے کہانی میری
اور اس پر یہ ستم ھے کہ زبانی میری
مسرت جہاں خٹک
وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM

وقارِ سخن میں خوش آمدید

شاعرہ کا نمائندہ شعر

اس نے سو بار سنی مجھ سے کہانی میری

اور اس پر یہ ستم ھے کہ زبانی میری

مسرت جہاں خٹک

ایک شام ایک شاعرہ

اک ملاقات کا وعدہ تھا جو پورا نہ ھوا

بے وجہ قتل ھوئ شام سہانی میری

بزم میں جس نے بھی کی ایک ھی فرمائش کی

سب کو ھے یاد وہی شعلہ بیانی میری

جو لگایا تھا کبھی تم نے مرے بالوں میں،

آج وہ پھول بھی رویا مری بربادی پر

مرے وجود سے روشن ھے ترے گھر کا چراغ

مری چادر ھے تو دستار سلامت ھے تری

میں کہساروں کی ملکہ ھوں، یہاں پر

محبت رقص کرتی ھے دلوں میں

روّیہ آپکا......... اچھّا نہیں ھے
مجھے وہ پھول واپس کیجیئے گا

وہ تو سلجھے ھوئے، مانے ھوئے، پہنچے ھوئے ھیں،
اور ہم خاک نشیں پیروں میں روندے ھوئے لوگ

موڈ پر اس کے منحصر ھے مگر وہ ضدی،
اب کے جائے گا تو سب کشتیاں جلا دے گا

پھول ھاتھوں میں تھا اور خوشبو رچی تھی بات میں
روشنی بانہوں میں لے کر مجھ سے ملنے آ گیا

آپ "شہنشاہ، تھے ھم نے مان لیا
ھم بھی تو آپ کی رعایا تھے؟

اس نے کہا خاموش! تو خاموش ہو گئی
پھر اس کے بعد مجھ سے نہ بولا گیا کبھی

یہ ضروری نہیں دنیا جو کریں ھم بھی کریں
پاؤں پھیلائیں مگر پہلے تو چادر دیکھیں

کتنا سرشار کر دیا ھے مجھے
غم سے دوچار کر دیا ھے مجھے

اس نے گجرے و پھول بھیجے ھیں
گل و گلزار کر دیا ھے مجھے

فلک پہ ابر کی مانند دیکھ، چھائی ھوں
میں کس طرف کو چلی تھی کدھر کو آئی ھوں

پیار اندھا بھی ھے بہرہ بھی اسے کیا معلوم
کیا بصارت ھے بھلا اور بصیرت کیا ھے

گل و شبنم کے معرکے میں بھی
ہار 'تتلی، کی لازمی ھو گی

روبرو اُسکے نہ چھلکیں کہیں پتھر آنکھیں
میرا صحرا نہیں چاہے گا سمندر رھونا

بظاہر تو مرا اس سے کوئی رشتہ نہیں لیکن
وہ روتا ھے تو میری آنکھ سے آنسو ٹپکتے ھیں

مسرت جہاں خٹک

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
اتنا مصروف ہو گئی ہوں میں
وقت سے وقت لینا پڑتا ہے
وانیہ عنبر
ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ-تعارف

شاعرہ کانام۔۔۔وانیہ

تخلص۔۔۔۔عنبر

ملک شہر۔۔لاہور پاکستان

ابتدائی اور اعلیٰ تعلیم۔۔ماسٹر۔ایم اے ایجوکیشن

ادبی زندگی کا آغاز۔۔۔۔2010

ہمیشہ خواتیں کا احترام کریں

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کا نمائندہ شعر

اتنا مصروف ہو گئی ہوں میں

وقت سے وقت لینا پڑتا ہے

وانیہ عنبر

پاگل ہو کے کہتا ہے

پاگل کر کے چھوڑو گی

دل لگانا دل لگی کے واسطے

جی رہی ہوں اجنبی کے واسطے

کیا بھروسہ شہر کے ماحول کا

رنگ بھرتے روشنی کے واسطے

وقت وہیں پر تھم جائے

جب بھی تم کو یاد کروں

میں تھی اپنی سوچ میں گم

دنیا میری سوچ میں گم

آسماں پر زمین رکھتی ہوں

میں خدا پر یقین رکھتی ہوں

اس لئے شعر بھی ہوا گونگا

بہرے جب سامعین رکھتی ہوں

کس نے اپنوں سے مجھے دور کیا

اور زمانے میں یہ مشہور کیا

میں کسی اور کی طلب میں ہوں

تُو بتا کیوں مجھے رنجور کیا

خاموشی سے چیخیں سن

آوازوں کی باتیں سن

میں نے اس سے جینا سیکھا

اب بات کرے جو مرنے کی

تیرے خواب میں آسکتی ہوں

میرے خواب میں رہنے والے

میرے حالات سمجھتا ہے وہی

جس نے اک بار محبت کی ہے

میں تو اتنا سنتی ہوں

جتنا کوئی بولتا ہے

پیار اغیار سمجھتے ہیں ابھی

میرے سب یار سمجھتے ہیں ابھی

میں کسی اور ہی مسلک سے ہوں

ایسے دلدار سمجھتے ہیں ابھی

وانیہ عنبر

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

~~~~~~

ایک شام ایک شاعرہ: تعارف

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

شاعرہ کانام: صبا ممتاز بانو (صحافیہ، کالم نگار، شاعرہ، ادیبہ)

ملک اور شہر: لاہور، پاکستان

اہم سنگِ میل: روزنامہ لیڈر، روزنامہ انصاف، روزنامہ خبریں، روزنامہ نوائے وقت، اپناٹی وی چینل، سی ٹی وی چینل کے لئے مختلف پوسٹوں پر کام کیا۔ مختلف موضوعات پر کہانیاں لکھیں۔ خواتین کے رسائل میں افسانے بھی لکھے۔ اپنے سوپ لکھنے میں بھی حصہ داری ڈالی اور ڈرامے کی دنیامیں اپنانام کمایا۔ اب فلمیز یا چینل کے ساتھ وابستہ ہیں اور ڈرامہ رائٹنگ کر رہی ہیں۔

ابتدائی اور اعلیٰ تعلیم: ایم اے اردو اور بی ایڈ

پروفیشن یا بزنس: 2002 سے باقاعدہ شعبہ صحافت میں قدم رکھا۔

ادبی زندگی کا آغاز: زمانہ طالبعلمی سے لکھنے لکھانے کا آغاز ہوا

ادبی اصناف: کل کتابوں کی تعداد: ایک کتاب "فلسطین میں موساد کی دہشت گردی" منظر عام پر آچکی ہے۔ ایک ناول "پیار کی پہلی منزل بھی چھپ چکا ہے۔

زیر طباع کتابیں: افسانوں اور شاعری کی کتاب زیر طبع ہے

ادبی آیوارڈز: بزم وارث شاہ کا "بہترین ادبی خدمات 2017 کا ایوارڈ حاصل کر چکی ہیں۔
گھر فائونڈیشن کی طرف سے بھی بیسٹ رائٹر کا ایوارڈ حاصل کیا۔ سائبان ویلفئر ٹرسٹ اور فوٹو جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی طرف سے بھی شاعری کے لئے گراں قدر خدمات پر ایوارڈ حاصل کیا۔ سماجی سرگرمیوں میں بھی اپنی نمایاں کارکردگی کی بنا پر ہیومن ویلفیئر ایجوکیشن ایسوسی ایشن کی طرف سے ایوارڈ اپنے نام کیا۔ لاہور پریس کلب کی لٹریری کمیٹی کی رکن بننے کا بھی اعزاز حاصل ہوا۔ فعال خدمات پر ایوارڈ بھی حاصل کیا۔

پریس اور میڈیا سے وابستگی:۔ مختلف موضوعات پر کہانیاں لکھیں۔ خواتین کے رسائل میں افسانے بھی لکھے۔

ای میل: Sabamumtaz17@gmail.com

سوشل میڈیا لنک:

....

شاعرہ کا نمائندہ شعر

جھیل پتھر ہو گئی ہے
چاند کی ناراضگی میں

صبا ممتاز بانو

....

ایک شام ایک شاعرہ

....

اے صبا آب درخت پر لکھنا
کوئی دل کا سپاس کھو دے گا

....

دے دیا جو مقام اُس کا ہے
دل کی بستی میں نام اُس کا ہے

....

کسی نظر میں نہ خواب میں تھے
کہ ہم مسلسل عذاب میں تھے

کہ عشق وہ، کیا مثال بنتا
کہ عشق والے شباب میں تھے

....

ایک جذبات کی روانی ہے

زندگی کی عجب کہانی ہے

اُس نے جب سے کہا خدا حافظ

تب سے اشکوں کی یہ روانی ہے

....

حسنِ جاناں تھا کچھ عنابی سا

دل بھی کچھ کچھ تھا اضطرابی سا

جان کو کب امان دیتا ہے

سلسلہ عشق کی خرابی سا

....

زندگی کی یہی صداقت ہے

جس کی دنیا نظام اُس کا ہے

....

جو پھول خوشبو گلاب میں تھے

گُر ایسے بھی کیا جناب میں تھے

....

ہم آوارہ پاگل دیوانے

اکثر خود کو کھو کر پاتے ہیں

....

کوئی انجان لڑکی بھی ساحل پہ آج

پاؤں پہ ریت کے گھر بناتی رہی

....

ترے دل میں سکونت ہو رہی ہے

کوئی برپا قیامت ہو رہی ہے

کبھی تیرے لیے گجرے بناؤں

مرے دل میں شرارت ہو رہی ہے

....

ہاتھ جو ہاتھ میں رکھے ہوئے ہیں

یعنی جذبات میں رکھے ہوئے ہیں

....

تو کسی روز سوچنا جاناں

کب کسے کیوں خفا کِیا تُو نے

....

زندگی نے خار تحفے میں دیئے

خواب سارے ہاتھ ملتے رہ گئے

....

تری یادیں سجانے کا ارادہ ہے

تری بانہوں میں آنے کا ارادہ ہے

....

سانحہ وہ آج تک بھی یاد ہے
اک سفر میں ساتھ چھُوٹا اور کیا

صبا ممتاز بانو

....

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE :www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK :www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
ہر شخص اپنے ساتھ لیے پھرتا ہے جہاں
ہر شخص اپنے آپ میں تنہا اداس ہے
تمثیلہ لطیف
ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ: تعارف

قلمی نام تمثیلہ لطیف۔ قلمی نام تمثیلہ لطیف۔۔۔پیدائش تحصیل و ضلع سیالکوٹ۔۔

دو شعری مجموعے۔

پہلا شعری مجموعہ۔کوئی ہمسفر نہیں ہے۔۔2004

دوسرا شعری مجموعہ۔دشت میں دیپ جلے۔2016

ادبی رسالے جن میں کلام شائع ہوتا ہے

۔ماہنامہ۔بیاض۔شاداب؟

سہ ماہی۔۔خیال و فن۔۔فن زاد

۔۔ڈائجسٹ پاکیزہ۔آنچل۔۔کئی انتخابات میں کلام شامل ہے۔۔معاصر۔۔تناظر۔۔تخلیق۔اور اخبارات میں بھی کلام شائع ہوتا آیا۔۔کئ ادبی شخصیات پر مضامین لکھے۔۔۔

....

شاعرہ کا نمائندہ شعر

ہر شخص اپنے ساتھ لیے پھرتا ہے جہاں
ہر شخص اپنے آپ میں تنہا اداس ہے

تمثیلہ لطیف

....

ایک شام ایک شاعرہ

....

میری قسمت میں اس کا پیار نہیں

میں ہتھیلی دکھا چکی کب کی۔۔۔

....

بے وفا تو بھی یاد رکھے گا

میں نے کچھ اور دل میں ٹھانی ہے۔۔۔۔

....

اک مسافر ہی خاص ہوتا ہے

ورنہ تو قافلہ نہیں کچھ بھی۔

جان و دل ہم نثار کر دیتے

سچ تو یہ ہے۔ ملا نہیں کوئی

مر جائیں جو لوگ ہماری دنیا میں

رسماً انکی قبر پہ جانا پڑتا ہے

آتشِ عشق کے بارے میں نہ پوچھو ہم سے

ہم نے جلتا ہوا آنکھوں میں سمندر دیکھا۔۔۔

سچ کہوں تو ذہن کی دہلیز پر

اس کا خد و خال لکھا جا چکا

کوئی صحرا میں آنسو کیا بہائے

صدا کا شہر جھلسا جا رہا ہے

میرے باہر کا ہر موسم تمہیں اچھا لگے شاید

گماں کوئی بھی تمثیلہ کے اندر رقص کرتا ہے

غم سے ہے بھرپور ہماری دنیا بھی

ہر احساس کا دام ہمارے سر پر ہے

تمھیں اپنے مولا سے مانگوں گی اک دن

دعاؤں کا اپنی اثر دیکھ لوں گی

دنیا چھوڑ کے آئی ہوں

اب تو میرے ہاتھ کو تھام۔۔

کر گیا آنکھیں سمندر جو کہا کرتا تھا

ایک آنسو بھی تمہارا نہیں دیکھا جات

ہم نے تمثیلہ اٹھائے دکھ ہی دکھ

سچ تو یہ ہے زندگی مہنگی پڑی۔

تم ستاروں کی بات کرتے ہو

پاؤں میں مہتاب رکھتی ہوں۔۔

مشکل آسان کرنے کی خاطر

نام ابنِ علی لیا جائے۔۔

۔جیون درد کہانی ہے

سب کی آنکھ میں پانی ہے

جس میں انصاف مل نہ پائے کبھی

اس نگر کو جلا دیا جائے

زخم دیتے ہو اپنی یادوں کے

کتنا مشکل یہ حال کرتے ہو

تمثیلہ لطیف

....

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقار سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ۔ تعارف

شاعرہ کا نمائندہ شعر

زندگی کو آگیا پھر مسکرانے کا ہنر
آبلے جب جب ہمارے ہاتھوں کی زینت بن

یاسمین سحر

ایک شام ایک شاعرہ

جدائیوں کی رفاقت میں لکھتے جاتے ہیں
جو لکھ رہے ہیں محبت میں لکھتے جاتے ہیں

ابھی وہ رنگ تو تحریر میں نہیں آیا
تمیں جو لکھنے کی حسرت میں لکھتے جاتے ہیں

زندگی ہساندی اے تے زندگی رواندی اے
کدی کدی جتی ہوئی بازی ہر جاندی اے

جب عرصہ انتظار سے باہر نکل گیا
یہ دل تھا اختیار سے باہر نکل گیا

میں اشک تھی ہواؤں میں تحلیل ہو گئی
رستہ تھا وہ غبار سے باہر نکل گیا

دیا کچھ ایسا بھروسہ تمہاری باتوں نے
تمہارے ہاتھ میں سب راز دے رہی ہوں میں

نجانے کیسا کوئی وقت ہے خوشی کا سحر
سبھی کو دعوت-شیراز دے رہی ہوں میں

مل گئے تم کہیں جو رہ چلتے
دور سے ہاتھ بس ہلا دوں گی

میری جانب سے بس خدا حافظ
بھول جانا تمھیں دعا دوں گی

جہاں کی تلخیاں میرے لہو میں جلنے لگیں
میں کس مقام پہ آ نکلی ہوں محبت میں

میں دوستوں میں شمار اُس کا نام کرتی رہی

جو دشمنوں سے بھی آگے رہا عداوت میں

میری ناؤ تھی اُمڈتی ہوئی لہروں کے سپرد

اُس گھڑی یاد مجھے آئیں دعائیں کتنی

گفتگو ایک پیالے میں انڈیلی ہے مگر

بات بنتی ہی نہیں، بات بنائیں کتنی

کیسا الجھاؤ رویے میں اتر آیا ہے

دکھ مری ذات کا لہجے میں اتر آیا ہے

آسمانوں سے کہیں آگے نکلنا تھا جسے

وہ زمیں پر کسی خدشے میں اتر آیا ہے

جیتنے والے، تُو کچھ اس پہ ذرا غور تو کر

ہم نے ہر بازی ترے نام پہ ہاری ہوئی ہے

اب ترے قدموں سے لپٹے گی زمانے کی خوشی

اشک بن کر جو دعا آنکھ سے جاری ہوئی ہے

میں اڑتے اڑتے دور نگاہوں سے ہو گئی

مجھ کو چرانے والا مری گھات رہا

میرے مزاج میں وہ بغاوت اتر گئی

یوں زہر سا بھرا مرے جذبات میں رہا

دل کی گھڑی میں رکھے خواب چرا کر دیکھو

جو حقیقت ہے اسے سامنے لا کر دیکھو

یاسمین سحر

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
جب کبھی آپ ساتھ ہوتے ہیں
زندگی مجھ میں رقص کرتی ہے
عروبہ عدنان
ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

....

شاعرہ کا نمائندہ شعر

جب کبھی آپ ساتھ ہوتے ہیں
زندگی مجھ میں رقص کرتی ہے

عروبہ عدنان

ایک شام ایک شاعرہ

ہمارے قد سے بھی سایہ کبھی بڑا نہ ہوا
خدا کا شکر کہ اوقات میں رہے اپنی

ہمارے بھاگ بھی جاگے ہیں نیند سے اپنی
ہمارے بخت میں تحریر ہے کہ تم آئے

تنہائیوں کے بزم میں رقصاں اداسیاں
رونق ہے کسقدر مرے اجڑے دیار میں

تمام رات مسافر تھے خواب میں
جدا کیا ہمیں سورج نے آج پھر آ کر

دل میں کوئی بسا ہوا ہے غم
میں جو اکثر اداس رہتی ہوں

کبھی نہ ختم کیا ہم نے اپنی امیدوں کا
گر اک ہوئ ختم، اک اور امید جگا لی ہم

میں امتی ہوں اور میری نسبت انہیں سے
مجھ پہ کرم یہ خاص ہے میرے حضورؐ کا

محبتوں کی حسین داستان ہے اردو
کہ حیرتوں کا یہ کوئ جہاں ہے اردو

تمھاری آنکھوں سے سورج طلوع ہونے لگا
یہ آب و تاب مری زندگی میں آئے گی

کبھی خواب کبھی پھول تو کبھی موسم
تمھارے عشق نے کیا کیا بنا دیا ہم کو

جو سوتے جاگتے دیکھا ہے میری آنکھوں
اس ایک خواب کی تعبیر ہے کہ تم آئے

بھلا کے دنیا کو آئے ہیں ہم تو در پہ تیرے

کہ اب تو کوئی غرض بھی نہیں زمانے سے

اس نے اک پھول محبت کھلا رکھا

ہم نے اس پھول کو بالوں میں سجا رکھا ہے

ہمارے حسن کو کچھ اور ہی سنوارتا

تمھارا روز ہی ہم پہ حسیں غزل

اداسی بس گئی من میں

یہ دل کھنڈر رہے بن تیرے

شیریں فرہاد ہوں یا ہم

عشق ہر دور کی کہانی

میں ایک خواب تھی آنکھوں میں رہ رہی تھی

وہ کینوس سے مجھے لے کے آ گیا باہر

تمھاری آنکھیں تھیں پانی سے زرا گہری

میں اس طرف سے جو نکلا اس طرف ڈوبا

افسوس کھو چکی ہے سڑکوں پہ یوں حیا
میرے امیں ہی اب مجھ کو روندنے لگے

عروبہ عدنان

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
جو پھیلے ہیں نگر میں کو بہ کو یہ عشق کے قصے
یہ عکس حسن ہے میرا سبھی کی داستانوں میں
محترمہ نیر رانی شفق
وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کا نمائندہ شعر

جو پھیلے ہیں نگر میں کو بہ کو بہ عشق کے قصے
یہ عکس حسن ہے میرا سبھی کی داستانوں میں

محترمہ نیر رانی شفق

ایک شام ایک شاعرہ

اڑیں گے روشنی بن کر یہ میری خاک کے جگنو
بنوں گی نیر تاباں شفق سارے زمانوں میں

لہو سے بھر گئیں کیسے گلابوں سے سجی شامیں
اماں میں رکھ مرے مولا مرے بچوں جوانوں کو

ہیں گہری نیند میں کھوئے سجا کے خواب غفلت کے
شفق ہم کو جگانا ہے وطن کے پاسبانوں کو

لپیٹے ہاتھ میں دھاگا گزرا را خوف میں بچپن
جو چھوٹا ہاتھ سے دھاگا غبارے پھر نہیں ملتے

آخری عمر کی چاہت مجھے واپس کر دو
انہی لمحوں کی سخاوت مجھے واپس کر دو

تو نے بخشا تھا خزاں رت کو بہاروں کا فسوں
ایسے جذبوں کی کرامت مجھے واپس کر دو

محبتوں کا شمار کیسا، حساب کیسا
وفا میں نقد اور ادھار کیسا، حساب کیسا

جب اپنی پونجی ہی آس ٹھہری، اساس ٹھہری
تو وصل کا پھر خمار کیسا، حساب کیسا

نہیں بے سبب یہ کہانیاں مرے ہمسفر مرے ہم نفس
مرے آنسوؤں کی روانیاں مرے ہم سفر مرے ہم نفس

کبھی فصل گل کا حسیں سماں کبھی سردیوں کی اداس شب
تھیں محبتوں پہ جوانیاں مرے ہم سفر مرے ہم نفس

ملن رت کے حسیں سپنے ذرا تعبیر کرتے ہیں
چلو ان چاند تاروں کو یونہی تسخیر کرتے ہیں

بہت منہ زور ہیں دیکھو نکل جائیں نہ ہاتھوں سے
چلو اڑتے ہوئے لمحے یہیں زنجیر کرتے ہیں

تو میری آنکھ کے دریاؤں کو حیرت سے نہ دیکھ
سبھی دریاؤں کو لگتے ہیں سمندر اچھے

کبھی کوکب کبھی ثاقب کبھی نجم و قمر بن کر
کبھی روشن ہوا وہ صورت نور سحر بن کر

جلا ڈالا شفق مجھ کو چمن میں باد صر صر نے
گھٹائیں خوب برسی تھیں مگر برق و شرر بن کر

گر ہی جائے گی کبھی میرے خلوصِ دل سے یہ
حائل اک دیوار ہے جو دوستوں کے درمیاں

رو پہلی شام ہو یا ہوں سویرے ارغوانی سے
شفق رنگوں کے سب منظر مجھے تسخیر کرتے ہیں

ہجر کی اندھی بہری رات
تن من پیاسا بھیگی رات

چاٹ گئی ہے عمر کا سونا
آنکھ میں ٹھہری گہری رات

میں جس کی خاطر قلم کتابیں بھی طاق نسیاں پہ رکھ چکی تھی
وہ زخم دیتا تھا روز مجھ کو میں اس کے دکھ درد ٹالتی تھی

میں ریزہ ریزہ بکھر گئی تھی کوئی نہ تھا جو سمیٹ لیتا

بھنور میں ساحل کی سمت بے سود اپنی آہیں اچھالتی تھی

محبت میں کبھی بھی تم انا کی بات مت کرنا

جنوں میں ہو سکے تو پھر سزا کی بات مت کرنا

خفی لفظوں سے لکھی درد کی تحریر ہوتی ہے

یہ عورت ہر طرح سے مرد کی جاگیر ہوتی ہے

جنون عشق کی سرحد پہ جاں سے جو گزر جائے

وہی سسی وہی سوہنی وہی تو ہیر ہوتی ہے

تم نے دیکھی ہی نہیں ہجر کی رات کبھی

تم پہ اترتی کاش یہی سوغات کبھی

میخانے کی گلیوں میں پھرنے والے

میری آنکھوں نے دی تھی تم کو مات کبھی

سچ کی خاطر دیکھو ہم نے کیا کیا درد چھپائے ہیں

کرچی کرچی من کے اندر سارے خواب چھپائے ہیں

سچ کا پرچم لے کر نکلی جھوٹوں کی اس بستی میں
زخمی زخمی جسم ہے میرا پتھر کیسے کھائے ہیں

محترمہ نیر رانی شفق

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
پیشانی پہ بُن دیا موسم نے شکنوں کا جال
وہ ہیں کہ مجھ سے پہلا سا مزاج مانگتے ہیں
کنول بہزاد
ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کا نمائندہ شعر

پیشانی پہ بُن دیا موسم نے شکنوں کا جمال

وہ ہیں کہ مجھ سے پہلا سا مزاج مانگتے ہیں

شاعرہ: کنول بہزاد

ایک شام ایک شاعرہ

غریب لوگ بند گوداموں کے راز کیا جانیں

وہ بیچارے تو اپنے حصے کا اناج مانگتے ہیں

ہم نے کتاب زندگی پڑھی ہے بہت

شاید اس لیے اُداس رہتے ہیں

بیتا جو بچپن تو خوشیاں بھی گئیں

گیا موسمِ گل تو تتلیاں بھی گئیں

لوگوں کی بھیڑ میں جی رہے ہیں اب

رفیق تھیں جو میری تنہائیاں بھی گئیں

انساں انساں سے ڈرنے لگے ہیں

شہر سارے جنگل بننے لگے ہیں

قربِ قیامت کی ہے یہ نشانی

سب لوگ اچھے مرنے لگے ہیں

باتیں جو ہوتی چھوٹی بہت ہیں

دل کو مگر وہ لگتی بہت ہیں

بیٹی پا کر خوش ہونے والی مائیں

بعد میں آنچل بھگوتی بہت ہیں

عجیب رُت ہے عجب موسم ہے

سازِ دل کا اُداس ردھم ہے

شکوہ کیا جائے بھی تو کس سے

جو زخم ہے وہ ہی مرھم ہے

تاوانِ زندگی دینے والے

لوگ سبھی غریب تھے

اداسی کی لہر میں لپٹے ہوئے دن ہیں

جانے کس ڈر سے سمٹے ہوئے دن ہیں

لفظ خود ہی اک ترتیب میں ڈھل گئے
دھیاں میرا کب تھا شاعری کی طرف

جب دلوں میں یقین پلتے ہیں
دیے آندھیوں میں بھی جلتے ہیں

اُس کی آنکھوں کی اُداسی سے تو نظر چرا لی ہم نے
مگر چہرے پہ سجی بے وجہ مسکراہٹ کا کیا کریں

خوار ہو رہی ہے خلقت زر و جواہر کے لیے
وہ انساں کو اپنا بنانے کے زمانے گزر گئے

دیوار بنا دیتی ہے اک خامشی سی درمیاں
ساتھ بیٹھ کے ہنسنے ہنسانے کے زمانے گزر گئے

مجھ پر میری پہچان کے در وا ہوتے چلے گئے
جیسے جیسے میری ذات کی نفی ہوتی چلی گئی

میرے تن پہ کیے احساں اُس نے سارے گنوائے
میرے دل میری روح کا کہیں ذکر تک نہ آیا

شاعرہ: کنول بہزاد
وقار سخن میں خوش آمدید

....

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
یہ ڈھلتی عمر اور سرد جذبات
سہم جاتی ہوں خود کو تنہا دیکھ کر
سیاں شام
وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM

وقار سخن میں خوش آمدید

....

ایک شام ایک شاعرہ

....

ایک شام ایک شاعرہ

....

شاعرہ کا نمائیندہ شعر:

میرے مالک مجھ پر تو ایسا کرم کرے دے
اب مجھے تو بس صرف اپنا کر دے

شاعرہ: سیاں شام

....

ایک شام ایک شاعرہ

....

میں بھٹک کر تھی گئ ہوں
مجھے تو دنیا سے ہی غافل کر دے

....

میں نے اوڑھ لی ہے سر پر رداء محمدPBUH
ابھ مجھے کسی کا بھی خوف نہیں ہے

میرے سر پر ہے دست محمدPBUH
ابھی ذات میری اتنی بھی بے مول نہیں ہے

....

آنکھوں میں احساس کے معنی ڈھونڈتی ہوں
ملتی ہوں جب بھی ان سے ان میں خود کو ڈھونڈتی ہوں

بہک جاتے ہیں جو بن پیے ہی اکثر
ہواؤں سے بکھرے وہ آنچل ڈوھونڈتی ہوں

....

محبت میں ہی اترتے ہیں سروں سے پاکیزہ آنچل
نفرتوں میں تو لحجوں کو بھی چھوا نہیں جاتا

....

اس دنیا سے نرالا لگتا ہے
کیوں میرے دل کو اتنا پیارا لگتا ہے

نا میری منزل نا مقدر ہے وہ
وہ پھر بھی میری ذات کا حوالا لگتا ہے

....

نا جانے کیسے اسے میرے حال کی خبر ہو جاتی ہے
روتی میں ہوں شام نیند اسکی اکھڑ جاتی ہے

....

رتجگوں سے تھکی آنکھو
اپنی ہی وحشتوں کے قصے

ہواؤں کو سناتے
وہ کون ہے جسے میں خود میں ڈوھنڈتی ہوں

....

یہ ڈھلتی عمر اور سرد جزبات

سہم جاتی ہوں خود کو تنہا دیکھ کر

....

دل کانچ کا کھلونا ہے جو پل میں ٹوٹ جاتا ہے

یہ تو میرا اپنا ہے جو پل میں روٹھ جاتا ہے

میں روکتے روکتے چلتی ہوں میں جب بھی ڈولنے لگتی ہوں

وہ کوئی اشارہ۔۔۔اللہ۔۔۔۔مجھے دے جاتا ہے

....

لگا کر آگ سینے میں بجھانا بھول جاتے ہو

تم اکثریوں ہی باتوں باتوں میں مجھے منانا بھول جاتے ہو

آ کر ادھر ادھر کے زکر میں تم جانا بھول جاتے ہو

میں خواب بنتی رہتی ہوں مگر تم بند آنکھوں میں آنا بھول جاتے ہو

....

آنکھوں میں احساس کے معنی ڈھونڈتی ہوں

ملتی ہوں جب بھی ان سے ان میں خود کو ڈھونڈتی ہوں

کچل دیتے ہیں جو اپنے نفس کی خاطر سروں سے

ہواؤں میں بکھرے وہ سہمے آنچل ڈھونڈتی ہوں

....

آئینہ آویزاہ تھا پتھروں کے شہر میں

آثار آشیاں نے ہمیں منزل کے قریب کیا

جھونکا ہوا کا آیا اور آستاں چھوٹ گیا
میرے ہی ہاتھوں نے مجھے بے آسرا کیا

....

وہ بادل ہے تو میری چھت پہ برستا کیوں نہیں
میں گر آگ ہوں تو وہ مجھ سے جلتا کیوں نہیں

شہر میں کئی باتیں چل نکلی ہے اس کے لوٹ آنے پر
جو سچ ہے وہ مجھ سے آ کر کہتا کیوں نہیں

....

پرندوں سے کہ دو کہ اپنے گھونسلوں میں رہیں
شکاری سب انھی کی تاق میں ہیں

تیری بستی کے لوگ تجھ سے بیزار سے ہیں
وفا کے سبھی اصول جو تیری زات میں ہیں

....

راہیں تمام شہر کی اداس ہیں
تجھے دیکھنے کو آنکھیں بے تاب ہیں

آنا کچھ کہنے نہیں دیتی ورنہ ماں
تجھ سے خود کہیں آ جا کہ ہم اداس ہیں

شاعرہ: سیاں شام
وقار سخن میں خوش آمدید

~~~~~~

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan
~~~~~~

ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
ہر زخم اپنی زیست کا سینا پڑا مجھے
چوٹیں ہزار کھا کے بھی جینا پڑا مجھے
ڈاکٹر مریم ناز
وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM

وقار سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کا نمائندہ شعر

ہر زخم اپنی زیست کا سینا پڑا مجھے
چوٹیں ہزار کھا کے بھی جینا پڑا مجھے

ڈاکٹر مریم ناز

ایک شام ایک شاعرہ

جو چاہتوں کی آس نے ہاتھوں پہ رکھ دیا
وہ زہر نفرتوں کا بھی پینا پڑا مجھے

ہر چند میرے پاس نہیں، دور بھی نہیں
اس دل کو خواب میں بھی رفاقت اسی سے ھے

طرب تخت سے ملال پختہ
ھے میرا عزم و جلال پختہ

پڑھو جو مریم نے کچھ لکھا ھے
ملے گا ہر اک خیال پختہ

زندگی کے افسانے------جو غمگین تھے

ہاں مگر "میرے دل کی وہ----تسکین تھے

وہ تھے سب خواب میرے ہی چھلکے ہوئے

وہ جو آنسو میرے-----سارے نمکین تھے

م——یری امید جل گئی کب کی

ہر خوشی غم میں ڈھل گئی کب کی

جو تھی سائے کی طرح سانسوں میں

وہ حسیں خوشبو ٹل گئی کب کی

گر میں صیاد تھا تو اشک بہے کیوں مجھ سے ؟

زخمی پنچھی کے لیے دل میں دعا کیوں اتری ؟

لبوں پہ ورد مصطفی کا دیا جلتا ھے

درود و زہد و تقوی بیاں کیسے کروں

رسول کبریا افضل وہ ابن عبد اللہ

کہ جس کی شان ھے اعلی بیان کیسے کروں

مرے حسن-یار کی مسکان سے

چاند تیری چاندنی اچھی نہیں

درد ہوں درد کی کہانی ہوں

موج-دریا کی میں روانی ہوں

راج قائم ھے بادشاہی کا

ریاست غم کی جیسے رانی ہوں

میں جزیرہ ہوں تجھ سمندر کا

میری دھرتی کو صرف راس ھو تم

بعد اسکے نہ ملی فصل بہاراں مجھے

زندگی آس کے بنا ہوئی عذابوں کی طرح

نبی کے عشق کی کشتی می۔ آس طرح جاؤ

کہ جیسے لہروں میں رقصاں حباب آتا ھے

کتنے جنوں و دل سے ملے جناب اف

بدلی نگاہ یکسو وہ حدت نہیں۔ رہی

مریم وہ میری ذات میں یوں بسا ہوا

سوچا اسے تو ایک غزل مجھ میں ڈھل گئی

ہمیں تو سارے ہی انسان ایک جیسے ہیں

کہ آہ خود ہی بتائیں گے آپ ہی کی سطح

یہ اور بات ھے وہ آنکھیں نہ پڑھ سکا میری
کہی سے تھوڑی الگ ھے ان کہی کی سطح

ہم نے اپنے ہی آنسو پیئے ہجر میں
تم نے یہ کیوں کہا تشنگی تھی جدا؟

کتنے در بدلوں کتنے چہروں کو جگہ دوں
مسلسل ہجرتوں سے آئینے ٹوٹ جاتے ہیں

قلم اٹھاتی ہوں مجروح سا احساس لکھتی ہوں
میں کاغذ پر سیاہی سے فقط افلاس لکھتی ہوں

اسکی جدائیوں نے وہ گھاو ہمیں دیئے
ھو پائے زندگی میں نہ ہم سے رفو تمام

زندگی نے لوٹے مرے رنگ و بو تمام
ہم سے نا سل سکے پھر رفو تمام

جدائیوں نے تری وہ گھاؤ ہمیں دئے
تکتے ہیں ہم کو حیرت سے عدو تمام

اب یہ انسان کے رہنے کے کہاں ھے لائق
بزم۔انسان خرابات ہوئی جاتی ھے

گویا ہم اپنے ہی درد کے اسیر ھیں
خواہشِ ذات میں اہلِ دل فقیر ہیں

ہم نے ہارا محبت میں ہے سکونِ دل
ہم رہائی میں بھی قید کی لکیر ہیں

محبت نرم لہجوں میں بڑی تکلیف دیتی ہے
مگر یہ سرد لہجوں سے کبھی نالاں نہیں ہوتی

ڈاکٹر مریم ناز

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan
WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
یہ ہونٹ اُسی کے واسطے ہیں
بات اِن کی ، جسے سمجھ میں آئے
یُسریٰ وِصال
ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کا نمائیندہ شعر:

یہ ہونٹ اُسی کے واسطے ہیں
بات اِن کی، جسے سمجھ میں آئی ے

یُسریٰ وِصال۔

ایک شام ایک شاعرہ

ہم نے کہا کہ وصل ہو، عرصہ ءماہ و سال میں
اُس نے کہا کہ شوق سے، ملتے رہو خیال میں

عشق میں اپنا صبر تھا، وقت کا اپنا جبر تھا
اور دراڑیں پڑ گ ئی یں، جسم کی دیکھ بھال میں

بدل جائی ے کتنا بھی چاہے زمانہ
کوئی ی یاد آتی رہے گی پُرانی!

تُو بنا ہے مِرے لیے گویا
مَیں بنی ہُوں ترے لیے یعنی !

یہ محبت ترے لیے ، یہ جوانی ترے لیے
سبھی لمحے وِصال کے ، مِرے جانی تِرے لیے

کبھی اقرار ہو گیا، کبھی انکار ہو گیا
جو سُنائی ی نہیں گ ئی ی، وہ کہانی تِرے لیے

دور جب دلربا نہیں ہوتا
فاصلہ فاصلہ نہیں ہوتا

کیا جاے تلاش اسے کب کب
کب یہ دل گم شدہ نہیں ہوتا

وہ جو آتے ہوے، جاتے ہُوے مَر جاتے ہیں
قدم اپنے وہ اُٹھاتے ہُوے مَر جاتے ہیں

اُنہیں معلوم نہیں، عشق کرے رکھوالی
جو پرندوں کو اُڑاتے ہُوے مَر جاتے ہیں

یہ اور زمانہ آگیا ہے
وہ تیر وکماں نہیں رہیں گے

مَیں محوِ سخن رہُوں گی یُسریٰ

حاسد تو یُونہی حزیں رہیں گے

سانس لینا بھی جگ ہنسائی ہے

جیسے یہ زندگی پرائی ہے

پھر وُہی دن، وُہی مسافت پھر

پھر وُہی ہم سفر جُدائی ہے

سوچ آپ سے مِل رہی ہے کتنی

کُچھ کر کے خیال، دیکھیے گا

دانتوں میں دبائے ہونٹ، یُسریٰ

احساسِ جمال دیکھیے گا

ہر اثاثہ بکھر گیا پھر بھی

نظر، آفاتِ ناگہاں پہ رکھی

شاہزادی تھی مَیں مگر یُسریٰ

پالکی، فرشِ خاکداں پہ رکھی!

خُود سے تو رہُوں نہ اجنبی مَیں

جی دیکھوں کوئی تو زندگی مَیں

اے شہرِ سخن خیال رکھنا

آئی ی ہُوں اِدھر ن ئی ی ن ئی ی مَیں

نوازتا ہے محبّت سے وہ خُدائے محبّت

چھلک رہی ہے مِرے دل سے اِنتہائے محبّت

نہ پُوچھو، کون ہے ہمراہ اور کہاں کا سفر ہے

درخت چلتے ہیں اور اُن کے سائے سائے محبّت

وِصالِ یار سے ہوتا ہے اِک خُمارِ وِصال

وِصال! کون نہیں ہے، اُمیدوارِ وِصال

مِلیں تو گرمئی انفاس بانٹ لیتے ہیں

یہ اختیار دِلوں کا ہے اختیارِ وِصال

یُسریٰ وِصال۔

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
یار تمہارے پہلو میں بھی تنہائی
اور قیامت کس کو کہتے ہیں آخر
زہراء بتول
ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ-تعارف

نام:زہراءبتول

تعلیم:گریجویشن،ماسٹرز جاری ہے

شاعری کا آغاز:کلاس 9 سے

پبلیکیشنز:کوشش ہے کہ جلد لاسکوں

پسندیدہ شاعر:محترم فیض احمد فیض۔احمد فراز،پروین شاکر کو بہت پڑھتی ہوں۔اور عہدِ حاضر میں میثم علی آغا اور دلاور علی آذر سے بہت متاثر ہوں

میرا پہلا شعر

ہماری جیت کب ہو گی،ہماری مات کب ہو گی
ہماری دسترس میں بھی یہ کائنات کب ہو گی

کسی سے بات کرنی ہے،بسر یہ رات کرنی ہے
کسی سے بات کب ہو گی بسر یہ رات کب ہو گی

میرا پہلا شعر جس پر میری ٹیچر نے مجھے پچاس روپے انعام دیا

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کا نمائندہ شعر:

یار تمہارے پہلو میں بھی تنہائی
اور قیامت کس کو کہتے ہیں آخر

زہراءبتول

ایک شام ایک شاعرہ

یوں لگ رہا تھا دسترس ہے کائنات پر
جب اُس نے ہاتھ رکھ دیا تھا میرے ہاتھ پر

اب جب ملا تو اجنبی بن کر ملا مجھے
اپنا سا لگ رہا تھا جو کل بات بات پر

اب تو ساری خلقت ھی تلملا کے ھنستی ھے
شہر ایک جنگل ھے جنگل ایک بستی ھے

ایک سمت دریا ھے پانیوں کا میلہ ھے
خلق دوسری جانب بوند کو ترستی ھے

تو جس طرح سے چاہے میرا انحراف کر
تجھ سے تو اختلاف کا حق بھی نہیں مجھے

دل جیسی کار آمد شے بھی
ہم بے کار میں ہار آئے ہیں

جس کی اٰنکھوں سے خون بہتا تھا
یا خدا! صبر دے، ہی کہتا تھا

نور کی چھت تھی فرش صبر کا تھا
کارواں جس مکاں میں رہتا تھا

تو بچھڑ گیا تو میں نے سبھی خط جلا دیے ھیں
فقط اشک بچ گئے ھیں تیرے پیار کی نشانی

میری خوشبوؤں کے مالک میرے رنگ کے شناسا
تیرے گھر میں آ رھی ھوں کہ ھوا چلی سہانی

صدقہ ہیں یہ پکوان تو لے جاؤ اُٹھا کر
سید ہوں سو پانی سے ہی افطار کروں گی

عشق کہانی، کیا کہتے ہو؟
دل کی زبانی، کیا کہتے ہو؟

کرب وبلا سے گزرے کب ہو؟

پانی پانی، کیا کہتے ہو؟

گذرے لمحے جو درمیاں دید کے تھے

جانِ جاں دن وہی مری عید کے تھے

صدقہ سمجھ کے پیار بھی دینا نہیں مجھے

سید ہوں میری ذات پہ صدقہ حرام ہے

اچھا موسم اور فضا رنگیلی ہے

پھولوں نے جیسے شبنم سی پی لی ہے

خواب ایسے تو راہ بدل کے آتے نہیں

اس کی آنکھوں اندر کوئی تبدیلی ہے

زہراء بتول

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM

وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار

یہ عورت ہے جو اپنے دل میں سب کا درد رکھتی ہے
جگر میں عشق کی گرمی ہے لہجہ سرد رکھتی ہے

محترمہ زرقا نسیم

ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کا نمائندہ شعر

یہ عورت ہے جو اپنے دل میں سب کا درد رکھتی ہے
جگر میں عشق کی گرمی ہے لہجہ سرد رکھتی ہے

بہت سے لوگ آسانی سے اس کا توڑتے ہیں دل
یہ اپنی ڈائیری میں درج ایک ایک فرد رکھتی ہے

محترمہ زرقا نسیم

ایک شام ایک شاعرہ

نام چھوٹا سا ہے زرقا، مگر اے صاحب۔ کن
اپنی رحمت سے اسے اسم۔ مکبر کر دے

خیال شاہ۔ شہید اس پہ کیسے تھمتے اشک
کہ ان کا نام سنا اور پلکوں پر تھے اشک

مضمون جو شعروں میں بیاں ہو تا رہا ہے
مفہوم نگاہوں سے عیاں ہو تا رہا ہے

زرقا کبھی خود سے بھی زرا پوچھ، تجھے کیوں

غیروں پہ بھی اپنوں کا گماں ہوتا رہا ہے

انھیں ہواوءں سے سیکھا ہے میں نے بھی اڑنا

یہ رخ بدل کر بھی آئیں اثر نہیں ہوتا

آتی نہں ہے کام وفا میں نے دیکھا ہے

دنیا ہے بزم۔ جور و جفا میں نے دیکھا ہے

وفا کی ناوء تھی شرمندہ ساحل نہ ہو پائ

مگر ترک۔ تعلق پر بھی میں مائل نہ ہو پائ

میرے امام نے روشن کیئے خودی کے چراغ

اسی لیئے تو فروزاں ہیں روشنی کے چراغ

یہ قوم بھلا بیٹھی ہے اقبال کا پیغام

ہر ایک کو مطلوب ہے ہر حال میں آرام

کچھ ہنساتا ہے کچھ رلاتا ہے

کوئ جب مجھ کو یاد آتا ہے

عشق بازی ہے پیار کی ایسی

جیتنے والا ہار جاتا ہے

اک دعا ہے تہ۔ دل سے خدایا میری
زندگی نور۔ قمر، جاں ہو ستارا میری

کر کوئی شخص میرے پیار کے قابل تخلیق
پھر مجھے اس کی محبت پہ مکرر کر دے

یہ رشتوں کا احساس ہے کہ آج ہوں زندہ
ورنہ تو زمانے نے مجھے مار دیا تھا

اپنے حصے کے ہر اک کام کو کرنا ہو گا
ترک اس عادت۔ آرام کو کرنا ہو گا

کر کوئی شخص میرے پیار کے قابل تخلیق
پھر مجھے اس کی محبت پہ مکرر کر دے

نام چھوٹا سہ ہے زرقا، مگر اے صاحبِ کن
اپنی رحمت سے اسے اسمِ مکبر کر دے

زرقا نسیم

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
حسن ماضی کے خمار میں آج تک
اپنا حال، بے حال کیے بیٹھے ہیں
فائزہ کیانی
ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ-تعارف

میرا نام فائزہ کیانی ہے۔ تخلص امن استعمال کرتی ہوں۔ ضلع جہلم سے تعلق ہے۔کامسیٹس انسٹیٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی ایبٹ آباد سے بی ایس آنرز کیا اسکے بعد سول آرمڈ فورسز کو جوائن کیا۔۔

بہت کم عمری سے شاعری کر رہی ہوں۔ بہت بار میرا لکھا چھپا بھی۔ادبی سوسائٹیز اور ادبی پروگرامز میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔کالج کے سالانہ ادبی رسالے کی مدیر بھی رہی۔ اسکے علاوہ یونیورسٹی کی ادبی سوسائٹی کی صدارت بھی کی۔

فروری ۲۰۱۸ میں میرا پہلا شعری مجموعہ شائع ہوا جسکا نام ہے "محبت گستاخ ہوتی ہے"

شاعرہ کا نمائندہ شعر

الجھتی رہی نیند میری سوچوں سے رات بھر..

ہوئی آج پھر سے اسے مات، میں محبت اور تم...

روشن آنکھیں، پھیلے گیسو، بے نیاز ادائیں امن..

ہائے وصل کے سارے انعامات، میں محبت اور تم...

فائزہ کیانی

ایک شام ایک شاعرہ

تیری آواز کے پردوں میں لپٹی چند کرچیاں اور..

ہائے یہ قطرہ قطرہ لہو روتا___میرا نازک دل..

حسن ماضی کے خمار میں آج تک

اپنا حال، بے حال کیے بیٹھے ہیں

جو تو نہیں تھا تو تیرے ہجر میں

پہروں تاروں سے باتیں کرتے رہے ہم

اسی یاریاں دے ناں تے سپ پالے

اُتوں مکھڑے گورے تے دل کالے

کتنی گرہیں یکے بعد دیگرے دل میں پڑی ہیں اور

وہاں تیری ضد مسلسل کہ اک بار کہنے پہ سدھر جائوں

تیرے ہونے سے خزائیں دھنک کی مانند

تیرے بعد بہاریں بھی پھیکی و زرد

تجھ کو گر یہ لگتا کے کہ تو میری بد دعائوں کے حصار میں ہے

تو لوٹا دے مجھے میرے اک اک سجدے اک اک قیام کی ساعت

یہ جو صاحب قلم ہوتے ہیں

یہ جو ہر لمحہ درد بولتے ہیں

انکے آنسو کم ہی ٹپکیں گے

جب روئیں تو قلم روتے ہیں

تیرے کوچے سے آشنائی کا یہ عالم ہے کہ بعد تیرے...
تیری گلی کے سامنے سے گزروں تو بکھر جاتا ہوں

متاں مت آوی کوئی جند میریئے
کول آ کے ساکوں پڑھ تاں سئی

نشتر_ سہہ سہہ کر دل پہ اوروں کے
کسی اور کے جزبات روند رہے ہیں وہ

میری رگوں میں دوڑتے خون کی مانند
قطرہ قطرہ مجھ میں بہتا ہے کوئی..

خود کو یوں تکالیف دینے سے اب کیا فائدہ امن
لہو بہانے سے مٹ جاتے گناہ کاش ایسا ہوتا

دلِ بسمل تیری روداد سُننے کو
کتنے رَت جگے کاٹے ہم نے

میرے سکوں کی ابتداء سے لے کر
میری اذیت کی آخری ___ حد ہو تم

تیری جستجو میری ہر جیت کو مات کرنے تک
میرا جنوں مکمل تجھ سے میری ذات کرنے تک

بہت آوارہ ہوتی جا رہی ہیں یہ امن
میری نیندیں رات بھر گھر نہیں آتیں

ہم تو لائبریری میں رکھی اس کھلی کتاب کی مانند ہیں
جسے جو چاہے جب چاہے وہیں کھڑا ہو کر چھان مارے

وفائیں بیچ دو اپنی یا انا کو گروی رکھ دو تم
بازی پھر بھی ہارو گے، محبت کھیل ایسا ہے

جنازہ جو تم نے نکالا تھا
دفنا کر ہم آجاتے ہیں

چلو مل کر اب ہم دونوں
محبت کا سول مناتے ہیں

فائزہ کیانی

وقارِ سخن میں خوش آمدید

waqaresukhan/www.facebook.com :FACEBOOK PAGE
waqaresukhan/www.mianwaqar.com :WEBSITE LINK

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کا نمائندہ شعر

محبت ہو گئی انسانیت سے

مجھے منصب ملا جب آگہی کا

گلِ رابیل

ایک شام ایک شاعرہ

دل کو احساسِ ندامت نے کیا جب مجبور

جھک گیا سجدہء تعظیم میں "یاھو" کہہ کر

وہ تو خورشیدِ درخشاں تھا مری چاہت کا

کیسے رابیل بلاتی اُسے جگنو کہہ کر

اے دستِ کوزہ گر! تری کوزہ گری کی خیر

جیسا بنا دیا! مجھے اچھا بنا دیا

گُل کی توقیر بھی مرہونِ نظر ہے تیری

اُسے کالر میں سجا! یا کسی گلدان میں رکھ

کہا میں نے محبت کا بہت گہرا سمندر رہے

کہا اُس نے کہ! یہ تو سچے عاشق کا، مقدر رہے

ہر مُشکلِ حیات کا حل ہے ہمارے پاس

آجایئے کہ ردِّ بلا ہے ہمارا عشق

اُس پر نہ آنچ آئے اے ربِّ دو جہاں

تا با ابد رہے، یہ دُعا ہے ہمارا عشق

تم انتہائے محبت کی بات کرتے ہو

ابھی میں اُس کی شروعات سے نہیں نکلی

مجھ کو شکوہ تو نہیں بے سر و سامانی کا

تیری چاہت ہی مرا رختِ سفر ہے جاناں!

کون ٹکرائے گا باطل سے یہاں مثلِ حسین

گر کہانی کربلا کی پھر سے دہرائی گئی

یہ پیامِ مشیت ہے آدمی کے لیے

اُسے زمیں پہ اُتارا ہے بندگی کے لیے

سنگِ خارا بنا، یا آئینہ

مجھ کو ایسا نہیں تو ویسا کر

عزتِ حرف و قلم ان کے لیے بے معانی

اوڑھے پھرتے ہیں جو شہرت کا لبادہ جاناں!

کرتی ہوں روز جس کی تلاوت کا اہتمام

میری کتابِ عشق کا تم ہی نصاب ہو

در حقیقت تھی ہمیں اپنی حقیقت کی تلاش

چلتے چلتے ہم نشانِ بے نشاں تک آ گئے

تیری شیرینیء گفتار کو فکر و فن میں

نئے انداز سے تحلیل کیا کرتے تھی

مری نرم نرم کپاس کو کوئی شکل دے

مجھے عشق چرخے میں کات دے! مرا ساتھ دے

یہ زندگی تھی فقط جامِ تلخ کی مانند

تمہارے عشق نے تاثیر ہی بدل ڈالی

تیری نسبت سے تخیل میرا

مری قامت سے بڑا ہے اب کے

انا کے خول میں محصور وہ رہا ہر پل
مری نگاہ میں لیکن عظیم و برتر ہے

گلِ رابیل

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
کبھی نہ ٹوٹنے والا حصار بن جاوں
تو میری ذات میں رہنے کا فیصلہ تو دے
رابعہ رحمان
ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کا نمائندہ شعر

کبھی نہ ٹوٹنے والا حصار بن جاوں

تو میری ذات میں رہنے کا فیصلہ تو دے

رابعہ رحمان

ایک شام ایک شاعرہ

لاریب ہے ہر شے پہ حکومت تیری

ممکن نہیں پوری ہو اطاعت تیری

شرمندہ ہوں میں اپنے گناہوں پہ مگر

ذخائرِ سمندر رہے یہ رحمت تیری

رات تنہائیوں میں بیت گئی

اک دیا دور جل رہا تھا کوئی

پا سکے پھر نہ اس کو ہم رو ہی

دور اتنا چلا گیا تھا کوئی

ذرہ ہوں تیرے در کا بھی اور خاکِ پا بھی ہوں

جو چاہے اپنے جی میں میرے مہرباں سمجھو

جس کو چاہا تھا زندگی کی طرح

وہ ملا بھی تو اجنبی کی طرح

ایسی بستی میں کیوں رہیں کہ جہاں

دوستی بھی ہو دشمنی کی طرح

یہ جنوں مجھ کو نہ لے ڈوبے کہیں

خود کو اکثر بھول سا جاتی ہوں میں

مجھ سے جدا ہوئے بھی تو کس مرحلے پہ ہم

جب تم کو بھولنا مرے بس میں نہیں رہا

وہ کسی اور کا میں کسی اور کی

کون سوچے گا وہی یہ فرصت نہیں

یہ روئے ہستی نکھار دوں گی

تھکن سفر کی اتار دوں گی

تو میرے شانے پہ سر کو رکھ لے

میں عمر یونہی گزار دوں گی

جس کو جلا کے برق نے ویران کر دیا

اس موسمِ بہار کا ہوں آشیاں سمجھ

روہی رہِ حیات میں اک ہم سفر ملا

افسوس وہ بھی چھوڑ گیا بے اماں سمجھ

مجھے یاد آ کر رُلا دیتی ہے

محبت جو اک داستاں ہو گئی

ہم کو تو جذب کر گئی دلدل زمانے کی

اب دور بیٹھ کر ہی تماشا کرے کوئی

روٹھے بیٹھے ہیں اِک زمانے سے

بات بنتی نہیں منانے سے

آ بھی جاؤ کہ دل ترستا ہے

کیا ملے گا ہمیں ستانے سے

ہمیں انوکھے رنگ میری سوچ کے

نقش کیسے چھوڑتی جاتی ہوں میں

مجھ پہ اترے ہیں عجب روہی عذاب

کیسے کیسے زخم سہلاتی ہوں میں

میں نے اسے چاہا ہے ذرا اور طرح سے
اس نے مجھے سمجھا ہے ذرا اور طرح سے

کہنے کو تو ہیں اس سے بہت میرے مراسم
لیکن اسے ملنا ہے ذرا اور طرح سے

رابعہ رحمان

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
ہم اپنے آپ میں کس قدر مکمل ہیں
ہاں مگر کوئی دیکھنے والا بھی تو ہو
عالیہ جمشید خاکوانی
ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کا نمائندہ شعر

ہم اپنے آپ میں کس قدر مکمل ہیں
ہاں مگر کوئی دیکھنے والا بھی تو ہو

عالیہ جمشید خاکوانی

ایک شام ایک شاعرہ

قربتیں اور فاصلے، فاصلے اور قربتیں
بس کہانی ذرا کی ذرا رہ گئی

بند آنکھوں سے سوچنا اور بات ہے
کھلی آنکھوں سے بہکنا اچھا نہیں لگا

یہ اور بات آنکھ سے آنسو نہیں گرا
آنکھیں چھلک گئیں مگر دل کے گداز سے

کس کس کے دل پہ ہاتھ رکھوں اور کیا کروں
دل ٹوٹتے ہیں عالیہ دل بے نیاز سے

اس کی باتوں میں بلا کی تلخی تھی

جس نے شہر کا شہر دیوانہ بنا رکھا تھا

ایک طرف یہ حسرت کہ در ناز پے جا کر دیکھیں

ایک طرف یہ خوف کہ دیکھنے والا کوئی نہ ہو

ویسے تو میرے اختیار میں کوئی کمی نہیں

ہاں اپنی ہستی پہ اب تک کوئی اختیار نہیں

چاند راتوں کا حسن دیکھوں تو

ہجر آنکھوں میں مسکراتا ہے

کیسے سوچوں تمھاری چاہت کو

عکس پھر آئینہ دکھاتا ہے !عالیہ

کوئی کسی سے یوں ہی خفا نہیں ہوتا

دل میں کوئی تو گرہ ہوتی ہے

مشکلیں بھی تب آسان لگتی ہیں عالیہ

دل کو جب دل سے راہ ہوتی ہے

ایک دھڑکا سا سدا دل کو رہتا ہے

زندگی کبھی راس نہ آئی ہم کو

دل لگانے کا تمہیں شوق بہت

دل مگر تم لگا سکتے نہیں

کہ خود نمائی تمھاری فطرت ہے

اور کاسہ ہم اٹھا سکتے نہیں

اتنا آساں بھی نہیں کڑی دھوپ میں جلتے رہنا

یہ وہ دکھ ہے سمجھے تھے جسے آساں جاناں

آج ہر بات پہ ہنستے ہوئے دیکھا اس کو

جس سے سنبھلتا ہی نہ تھا غم ہجراں جاناں

اس کی نفرتیں بھی عجیب تھیں

اس کا فیض بھی کمال تھا

کبھی بن سکا نہ حرف طلب

جو لب پہ میرے سوال تھا

کوئی تو سلسلہ بنا رکھتے

تم جہاں کہتے ہم اپنا دل وہاں رکھتے

مفہوم کب بدلتا عنواں بدلنے سے

رازے دل اس طرح نہاں رکھتے

کچھ تو میری آنکھوں نے خواب نرالے دیکھے
کچھ تیری ذات کے گرداب بھی گہرے نکلے

آج پہلو میں میرے خود کو عیاں ہونے دو
عشق میں ہوتا ہے اب جتنا زیاں ہونے دو

تجھ کو کھونے کا خیال آیا اشکوں کی روانی میں
اپنا دل کھو بھی چکے ہم، اب جاں کھونے دو

اپنے انعام حسن کے بدلے
ہم تہی دامنوں سے کیا لینا

آج فرقت زدوں پہ لطف کرو
پھر کبھی صبر آزمالینا

عالیہ جمشید خاکوانی

وقارِ سخن میں خوش آمدید

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
ٹمٹماتے اس زمیں پر بھی ستارے دیکھیے
ایسا لگتا ہے کہیں پر گر گیا ہے آسماں!
سمیرا کاجل
ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کا نمائندہ شعر

ٹمٹماتے اس زمیں پر بھی ستارے دیکھیے
ایسا لگتا ہے کہیں پر گر گیا ہے آسماں !

سمیرا کاجل

ایک شام ایک شاعرہ

توڑ کر تارے زمیں پر پھینکتا ہے رات میں !
خوش، زمیں کی وسعتوں سے اب ہُوا ہے آسماں

جانے کون گیا ہے لے کر
ان آنکھوں سے کاجل میرا

جدائی کی دیمک لگی زندگی کو !
کوئی دھیرے دھیرے مجھے کھا رہا ہے

ہے بہنے لگا میری آنکھوں سے کاجل !
قیامت یہ کیوں مجھ پہ اب ڈھا رہا ہے

سُکھ نے اپنے سو دروازے کھولے ہیں!
چُپ کی کُنڈی جب سے لگائی ہونٹوں پر

کاجل جب بھی شام کے سائے ڈھلتے ہیں
جم جاتی ہے زرد سی کائی ہونٹوں پر

دیکھو کیسے موسم آئے
خوشبو، چاند، ستارے لائے

جلنے لگے یادوں کے کاغذ
آگ لگی ہے کون بجھائے

خوبصورت یہ مد بھری آنکھیں
ان میں نشّہ شراب جیسا ہے

روز پڑھتی ہوں لے ہاتھوں میں
اس کا چہرہ کتاب جیسا ہے

مدہوشی میں دل کے اشاروں تک جا پہنچے
یاد میں اُس کی چاند ستاروں تک جا پہنچے

سوچ کے پنچھی پیار کی شاخوں پر آ بیٹھے
پھول بنے الفاظ بہاروں تک کا پہنچے

خوشبو کے آنگن میں بیٹھا دیکھ رہا تھا بادل کو

خواب سجا کے پلکوں پہ وہ دیکھ رہا تھا اپنا آپ

نظریں اس کی میخانہ ہیں کاجل میری بات سنو!

ایسا جام پلایا اُس نے یاد رہا نہ اپنا آپ

بِنا تیرے دل سے سکوں کھو گیا ہے

ہُوا میری ہستی سے نیلام کیا کیا

دُھواں دل کی بستی سے اُٹھتا ہے کاجل!

گزرتی ہے مجھ پہ سرِ شام کیا کیا

دولت کی لالچ میں آکر!

مار دیا ہے بھائی اُس نے

پتّھر کا دل سینے میں ہے

راز کی بات بتائی اس نے

فون بھی کرنا چھوڑ دیا ہے

ایسے پریت نبھاتے ہو تم؟

عشق کی لو میں جلتا ہو گا

مَیں بھی اُس میں جل کر دیکھوں

خوب حسین نظارا ہو گا
مَیں بھی آج وہ چل کر دیکھوں

شاعرہ: سمیرا کاجل

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

....

ایک شام ایک شاعرہ: تعارف

شاعرہ کا نام: صائمہ جبین

آدبی تخلص: مہکؔ

ملک اور شہر: تلہ گنگ۔ پاکستان

--) ابتدائی اور اعلٰی تعلیم: ایم اے پولیٹیکل سائنس۔ ایم سی ایس کمپیوٹر سائنس۔ ایم ایڈ

--) ادبی زندگی کا آغاز: 1999ء سے

--) پیشہ وارانہ زندگی۔ شعبہ تعلیم سے وابستگی

--) ادبی اساتذہ یا رہنما: ڈاکٹر شہناز مزمل اور نیر سلطانہ نیر (ن س نیرؔ)

--) کتاب۔ نثری نظموں کا مجموعہ۔ "سلگتی یادوں کے دیپک"

--) زیر طبع نثری کتب: لفظوں سے بھری پوریں

--) مرتب شدہ کتب۔ "تلاشِ حق" کے نام سے شہناز مزمل کے صوتی کالم پر مبنی کتاب شائع کر چکی ہوں۔

--) زیرِ طبع مرتب کتب۔ "درد ہے عشق کی معراج" کے نام سے شہناز مزمل کے سو اشعار کا انتخاب

--) آدبی آیوارڈز: ادب سرائے انٹرنیشنل گولڈ میڈل

--) آدبی تنظیم یا ادبی تنظیموں سے وابستگی: ادب سرائے انٹرنیشنل۔ انچارج بزم سخنِ شیریں (اخبار سیکشن شاعری)

--) پریس اور میڈیا سے وابستگی: حسبِ ضرورت، ادبی اور کمرشل پریس اینڈ میڈیا۔ ایڈیٹر آن لائن میگزین بابِ دعا۔ نمائندہ خصوصی چکوال ماہنامہ روابط انٹرنیشنل میگزین۔ کالمنسٹ۔ ادبی تبصرے لکھنا۔

--) مختصر پیغام: خود اعتمادی آپ کی طاقت ہے۔

ای میل: s.j.mehak@gmail.com

شاعرہ کا نمائندہ شعر

ماں کی دعا سے مجھ کو ملا ہے مہکؔ عروج
رستے میں میرے کوئی بھی دیوار نہیں ہے

صائمہ جبین مہکؔ

....

ایک شام ایک شاعرہ

....

اندھیروں میں رستہ دکھادے تُو مولا
یہ بادل ہیں غم کے ہٹادے تُو مولا

کھڑی منتظر ہوں کھلے بابِ رحمت
مجھے کلمہ حق کا سکھادے تُو مولا

....

تمہیں کو دیکھ کر الفاظ بھی الہام پاتے ہیں
مہکؔ تم پیار کا میرے کوئی کامل وظیفہ ہو

....

رسمی دھاگوں سے یوں بندھے ہیں ہم
خواب آنکھوں میں ٹوٹ جاتے ہیں

....

یہ ٹوٹا دل جو مہکؔ ہم کہیں پہ پا لیتے

فگار ہاتھوں سے ہی کرچیاں اٹھا لیتے

....

اب تو سیراب محبت کی زمینیں ہو جائیں

پیاسے لب ساحلوں پہ چھوڑ گیا ہے کوئی

....

معتبر ہے مرے لیے یارو

عشق میری خطا نہیں کوئی

....

طے سفر ہجر کا بھی ہو جاتا

کوئی جگنو ہی رہ دکھا دیتے

....

تیری خاطر گوارا کر لیں گے

ہم انا کا خسارہ کر لیں گے

....

ایک مدت سے نہیں سوئے ہم

ماں کی آغوش دلا دے کوئی

....

میرے لفظوں میں ہے جذبوں کی سیاہی شامل

ہر بیاں میں تری تصویر نظر آتی ہے

....

میرا درد کیوں کھول دیتی ہیں آنکھیں

مہکؔ درد آنچل میں چھپتے نہیں ہیں

....

ہو گیا درد بھی عیاں سارا

اشک محرم بنا نہیں کوئی

....

کتنی پاکیزہ محبت کی مہک ؔچادر ہے

اوڑھ لوں جب، مجھے تنویر نظر آتی ہے

....

جستجو تھی ہمیں خود کو بھی کبھی پانے کی

ذات میں اُس کی نشاں اپنا مٹاڈالا ہے

....

اپنا چہرہ کہاں تلاش کریں

آئینے میں تو عکس اُس کا ہے

....

سنتے رہے فسانہ جہاں بھر کا ہم مہکؔ

دل کا فسانہ ہم کو سنانا نہیں آیا

....

وصل کا لمحہ حیاتِ جاودانی بن گیا

درد کے لمحات میں تیری نشانی بن گیا

....

رقص کرتی ہے ہوا شہر سارا جھومتا ہے

کتنا اچھا ہے ترے کوچے کا مہماں ہونا

....

میں ہوں تیری بلبل، مرا جگنو تم ہو
مجھے ماں اندھیرے میں رستہ دکھا دے

صائمہ جبین مہکؔ

....

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میری پسند
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
BY MIAN WAQAR UL ISLAM
وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار
اس قدر پیار جھلکتا ہے ترے لہجے سے
جی میں آتا ہے ترا نام محبت رکھوں
نادیہ سحر
ایک شاعرہ ایک شعر
www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan
WAQAR-E-SUKHAN
وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کا نمائندہ شعر

تو سماتا ہے کہاں، میں تری مورت رکھوں
کس خزانے میں ترے پیار کی دولت رکھوں

اس قدر پیار جھلکتا ہے ترے لہجے سے
جی میں آتا ہے ترا نام محبت رکھوں

نادیہ سحر

ایک شام ایک شاعرہ

تیری خوشنودی پہ قرباں ہر خوشی، پروردگار!
تیری رحمت میں بِتا دوں زندگی، پروردگار!

نام ہو تیرا لبوں پر، بس تو مجھکو یاد ہو
بھر دے میری زندگی میں روشنی، پروردگار!

نعت سرکارِ دوعالم ﷺ کے ستاروں کو سلام
بزمِ رحمت میں جو آئے ایسے پیاروں کو سلام

ان کی نسبت سے ہمیں کتنے سہارے مل گئے
کشتیوں کو تھامنے والے کناروں کو سلام

لگتا ہے میرے شہر سے گزرا ہے وہ ابھی
مہکی نہیں ہے یونہی ہوا، کچھ نہ کچھ تو ہے

یوں ہی کسی نے پیار سے دیکھا نہیں مجھے
آنکھوں کے درمیان ہوا، کچھ نہ کچھ تو ہے

جو دل میں بغض رکھتا ہو، ملے تو مسکراتا ہو
خدایا زیست میں ایسے منافق سے بچانا تو

کسی کو ٹوٹ کے یوں پیار کیوں کیا جائے
کہ اپنے آپ کو جیسے خدا سمجھنے لگے

میرے وطن یہ لہو تو تری امانت ہے
کبھی جو وقت پڑا تجھ پہ جان لٹا دیں گے

چلا آئے جو تو ملنے، تو میری عید ہو جائے
تری صورت نظر آئے، تو میری عید ہو جائے

فلک کا چاند سب دیکھیں مجھے بس تو نظر آئے
تجھے دیکھوں میں جی بھر کے تو میری عید ہو جائے

ملے ہو تم تو یہ جانا کہ دنیا خوبصورت ہے
کسی نے سچ کہا کہ ہے محبت پانچواں موسم

زندگی کے ساتھ ساتھ گزرے گی
میں سحر ہوں وہ شام ہو جائے

جب تجھے دل میں بسایا ہے، محبت کی ہے
اب ترے ناز اٹھانا بھی ضروری ٹھہرا

وکالت میری کرتا ہے اگرچہ دل تمہارا ہے
مقدمہ ہم ہی جیتیں گے سنو تم ہار جاؤ گے

زندہ رہنے کے سبھی شعار سیکھا دیتا ہے
وقت گفتار کو تلوار بنا دیتا ہے

سبق ایثار کا صندل کے پیڑ سے سیکھو
کٹ کے کلہاڑے کو مہکار بنا دیتا ہے

انا کو برطرف رکھتے تو شاید لوٹ آتا وہ
نہ اتنی بے رخی کرتے تو شاید لوٹ آتا وہ

بھرم اونچا رکھا جانے دیا اک بار نہ روکا

صدا دیتے محبت سے تو شاید لوٹ آتا وہ

نادیہ سحر

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کا نمائندہ شعر

جو شجر سایہ دار ہوتے ہیں
کس قدر.... باوقار ہوتے ہیں

کرن وقار

ایک شام ایک شاعرہ

چند ہی لوگ اس زمانے میں
قابل......... اعتبار ہوتے ہیں

محبت آخری سانسوں پہ تھی جب
تمہارے کوچے میں دیکھی گئی ہے

کرن.... مقدار....... میں کیسے بتاؤں
محبت بھی....... کبھی تولی گئی ہے

درد اپنے چھپا رہی ہوں میں
اس لیے مسکرا رہی ہوں میں

بن کے امید کی کرن ہر سو
کس قدر جگمگا رہی ہوں میں

تتلیاں کیوں اداس........ بیٹھی ہیں
کس نے پھولوں سے چھیڑ خانی کی

اس نے لفظوں کے........ تیر برسائے
میں نے بدلے میں.... گل فشانی کی

صبر کی میں نے انتہا کر دی
پھر بھی لب پر نہ آ سکا شکوہ

کیسے اقبال نے...... جواب دیا
اپنے خالق سے جب کیا شکوہ

ہر کسی کو، نوازتا ہے یہ
عشق دریوزہ گر نہیں ہوتا

مجھکو منزل کبھی نہ ملتی
تو اگر ہمسفر نہیں ہوتا

امیدیں ٹوٹ جانے کا سبب پوچھا نہیں کرتے
محبت میں بکھرنے کا سبب پوچھا نہیں کرتے

جو روٹھا ہے اسے ہر حال میں تم نے منانا ہے
کسی سے روٹھ جانے کا سبب پوچھا نہیں کرتے

اس نے دھوکے دیے مجھے ہر بار
اور میں، اعتبار کرتی رہی

جس کو آنا تھا، آچکا وہ کرن
خود کو میں یونہی خوار کرتی رہی

کھلی کتاب کے مانند ہوں ازل سے میں
مجھے مٹے ہوئے اوراق میں تلاش نہ کر

تم آخری منزل ہو صنم میرے سفر کی
اب مجھ سے کہیں نقل مکانی نہیں ہوتی.

پرانے رشتے نئے زخم چاہتے ہیں اب
سو اپنا وصل نہیں اب فراق دے ہم کو

دل مرا جب کسی نے... توڑ دیا
اس کا احساس میں نے چھوڑ دیا

کرن وقار

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan
WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

ایک شاعرہ ایک شعر

www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan

WAQAR-E-SUKHAN

وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار

مجھ کو اس ملبوس میں دیکھ کے خوش تھے سارے لوگ
اور کسی نے یہ نہیں پوچھا لڑکی! تیرے خواب؟

جاناں ملک

وقارِ سخن میری پسند

www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan

WAQAR-E-SUKHAN

نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے

BY MIAN WAQAR UL ISLAM

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کا نمائندہ شعر

مجھ کو اس ملبوس میں دیکھ کے خوش تھے سارے لوگ
اور کسی نے یہ نہیں پوچھا لڑکی! تیرے خواب؟

جاناں ملک

ایک شام ایک شاعرہ

اور مہک تھی جو اُس باغ کی گھاس میں تھی
اس کے پاؤں کی خوشبو بھی اُس باس میں تھی

تجھ بارش نے تن پھولوں سے بھر ڈالا
خالی شاخ تھی اور اِس رت کی آس میں تھی

دیکھئے ڈوبتا ہوا سورج
بیٹھیے اوڑھنی بچھاتی ہوں

پھول سے شب نم مانگ رہا ہے
ایسا پیاسا نہیں ملے گا

دیکھئیے کتنے سخن فہم، سخن ور آئے
میں نے اک پھول اٹھایا، کئی پتھر آئے

دن کی جانب کبھی اس رات سے رستہ نکلے
باغ کی سمت بھی فٹ پاتھ سے رستہ نکلے

عین ممکن ہے یہ دنیا کا ہو مرکز مری ذات
مجھ تک آئے جو سماوات سے رستہ نکلے

میں نے بادل کو بھیجی تھی
اک کاغذ پر لکھ کر بارش

میرے اشکوں سے لکھے کو
وہ پڑھتا ہے اکثر بارش

ایک دیئے کی لو میں بابا میر اور غالب پڑھتے تھے
ایک انگیٹھی ہوتی تھی اور ایک الماری ہوتی تھی

اب جو ملاں وعظ کرے تو خوف سا آنے لگتا ہے
موہن داس سے نعتیں سن کر رقت طاری ہوتی تھی

پڑی رہے تری تصویر سامنے یوں ہی
یہ زر کھلا رہے آنکھوں کے پاس آنکھوں کا

ایک پلڑے میں رکھ دیا تجھ کو

دوسرے میں تھا اک جہان پڑا

کہاں کہاں مرے خوابوں کے استخواں پڑے تھے

کہاں کہاں دلِ بے تاب دیکھتی آئی

وہی اک خواب جو پیچھے بچا تھا

اُسے بھی آدھا آدھا کر لیا پھر

کرنیں بستر تک آتی ہیں ٹوٹے خواب اٹھانے کو

اندر کے دکھ کب چھپتے ہیں ان کھڑکی کے پردوں سے

الماری کے اک خانے میں یاد کسی کی رکھی اور

اس کی چابی لٹکا دی ہے آتی جاتی سانسوں سے

پھولوں کے ملبوس میں کیسا لگتا تھا

دیکھی پیڑ کی عریانی تو کانپ گئی

سب کے آنگن میں یکساں ہیں

ایک خدا کی ذات اور بارش

مرا بننا سنورنا اپنی جا ہے
ترا دکھ تو وگرنہ اپنی جا ہے

جاناں ملک

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ-تعارف

فرح دیبا 23 جولائی کو پنجاب کے ایک شہر ساھیوال میں پیدا ھوئیں
میٹرک گوونمنٹ پائیلٹ ھائی اسکول ساھیوال سے پہلی پوزیشن میں پاس کیا
گوونمنٹ کالج برائے خواتین ساھیوال سے ھی بی ایس سی کی۔ ھمیشہ میرٹ سکالرشپ حاصل کیا
کالج میگزین ایڈیٹر رھیں
بہت سے مشاعروں اور تقریری مقابلوں میں نمایاں پوزیشنز لیں۔
ایم ایس سی ریاضی بہاؤالدین زکریایونیورسٹی ملتان سے پاس کیا۔ یونیورسٹی کی بیسٹ اٹھلیٹ رھیں
میٹرک میں تھیں کہ پہلی غزل ایک قومی اخبار میں چھپی اسی زمانے میں کچھ کہانیاں بھی شائع ھوئیں کالج کی آب وھوانے لکھنے کی صلاحیتوں کو نکھارا
بطور لیکچرر ریاضی گجرات کالج برائے خواتین سے پریکٹیکل زندگی کا آغاز کیا۔ آج کل اسلام آباد میں مقیم ھیں اور گورنمنٹ کالج برائے خواتین رحمت آباد راولپنڈی میں بطور پرنسپل اپنی ذمے داریاں نبھارھی ھیں۔
ان کاپہلا شعری مجموعہ زیرِ طباعت ھے
سیر وسیاحت کی شوقین ھیں
تقریباًپوری دنیاگھوم چکی ھیں
امریکہ اور آسٹریلیامیں لمبے عرصے تک مقیم رھیں امریکہ کیلیفورنیاایجوکیشن بورڈ کی طرف سے والنٹیر آف دی ائیر کاایوارڈ بھی حاصل کیا۔

شاعرہ کا نمائندہ شعر

کشمکش ایک کڑی ھے مجھ میں

زندگی بول پڑی ھے مجھ میں

فرح دیبا

ایک شام ایک شاعرہ

غم سے نسبت ھے مری صدیوں کی

ایک ساون کی جھڑی ھے مجھ میں

پیار کی لہر جسے کہتے ھیں

وہ تو ساغر سے بڑی ھے مجھ میں

سکوں دل کو بھلا اب کیا ملے گا

عدو نے گھر مرا دیکھا ھوا ھے

کوئی منظر نیا منظر نہیں ھے

ھر اک منظر مرا دیکھا ھوا ھے

اک نئی صبح کی نوید ملی

دیکھا پتوّں کو پیڑ سے جھڑتے

خوں سے لکھّا مزاجِ تیرہ شبی

آنسوؤں سے مٹانا چاہتی ھوں

جو تری اوّلیں نگاہ میں تھا

وہ تعلق پرانا چاھتی ھوں

شبنم سے بھری قبائے گُل نے

آنچل کا مزاج لے لیا ھے

کبھی روشن ستاروں سی رھی ھے

جو اب پتھّر دکھائی دے رھی ھے

تری ھونے نہ ھونے کی خبر میں

مجھے دنیا دکھائی دے رھی ھے

جیسے حالوں میں جی رھے ھیں ھم

کیا عجب ھے، جو یوں عجیب ھوئے

جو روپ محبت دیتی ھے

غازوں سے نہیں ھے ملنے کا

بجھ گئے گال گلابوں جیسے

جب تری سرد نگاھی دیکھی

تری یادوں نے مُڑ مُڑ کر
بہت ھم پر سخاوت کی

بجھتی جاتی ھے روشنی میری
تیری دنیا میں روشنی کرتے

تیری چپ نے جو کہا ھے مجھ سے
سُن لیا ھے تو بھلاؤں کیسے

میں اگر اس زمیں پہ ٹھہری ھوں
سچ ھے یہ کہ حوصلہ ھے تُو

اک جہانِ دِگر رھا کچھ دن
اپنے اندر سفر رھا کچھ دن

پھر کہانی سمجھ میں آئی ھے
منتظرِ مُنتظر رھا کچھ دن

اپنی پہچان ھی میں کھو دوں گی
حال ایسا ھی گر رھا کچھ دن

موڑ بدلے گا اب کہانی میں
دل کی موجیں ھیں اک روانی میں

میری تنہائیاں نہ پوچھ کہ اب

آپ ھی آپ ھوں کہانی میں

کچھ تو ادراک ھو تمھیں غم کا

ربط رکھو کسی محبت سے

ایک جنگل ھے ھر طرف غم کا

کیسے بھاگو گے اپنی وحشت سے

بہت تیری آنکھوں سے دیکھا ھے میں نے

سو اب دید اپنا جہاں چاھتی ھے

مجھے سوچ میری ڈرانے لگی ھے

مکاں میں کوئی لامکاں چاھتی ھے

اشک و مژگاں میں آشنائی ھے

یہ ترا اعجازِ دلربائی ھے

تجھ سے منسوب تھے کبھی ھم بھی
اب ترے غم سے آشنائی ھے

فرح دیبا

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

ایک شاعرہ ایک شعر

www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan

WAQAR-E-SUKHAN

وقارِ سخن میری پسند منتخب شاعرہ

وقارِ سخن کے 100 بہترین اشعار

وہ تتلیوں میں مست بہت مطمئن سا تھا
جس کو چمن میں میری صدا ڈھونڈھتی رہی

بانو بی

وقارِ سخن میری پسند

www.mianwaqar.com/waqar-e-sukhan

WAQAR-E-SUKHAN

نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے

BY MIAN WAQAR UL ISLAM

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کا نمائندہ شعر

تتلی قفس میں قید صبا ڈھونڈھتی رہی

میں شہر ننگ میں بھی ردا ڈھونڈھتی رہی

وہ تتلیوں میں مست بہت مطمئن سا تھا

جس کو چمن میں میری صدا ڈھونڈھتی رہی

بانو بی

ایک شام ایک شاعرہ

شبنمی سی وہ اک گھڑی ہو گی

جب کرن عرش سے چلی ہو گی

بیل پنگھٹ پہ چڑھ رہی ہو گی

اور نمو کا سبب نمی ہو گی

رات کے مکھڑے پہ جب اک جھٹ پٹارہ جائے گا

چاندنی چھپ جائے گی اور چاند نارہ جائے گا

جنگجو تھک جائے گا, جنگ وجدل مٹ جائے گا

فاختہ کے راج میں بس گھونسلہ رہ جائے گا

مہرباں مہربانیاں بھیجوں

تم کہو تو نشانیاں بھیجوں

بدگمانی کی بات جانے دو

خوش گماں ترجمانیاں بھیجوں

ایک ترتیب سے سنوار ہمیں

تو صحیفوں میں پھر اتار ہمیں

کن سے پہلے بھی نظم برہم تھا

راس ہے اب بھی انتشار ہمیں

کیسا انسان ہو گیا ہوں میں

آج حیوان ہو گیا ہوں میں

دیکھ کر آدمی بے گور و کفن

چشمِ حیران ہو گیا ہوں میں

خمیر میرا اٹھا وفا سے

وجود میرا فقط حیا سے

کچھ اور بوجھل ہوا مرا دل

گھٹی ہوئی درد کی فضا سے

آنکھوں میں جو بسا تھا وہ کاجل کہاں گیا

تھا ضبط جس کے دم سے وہ بادل کہاں گیا

ہم جس کے ساتھ شوق سے نکلے تھے سیر کو

وہ ہم سفر کہاں ہے وہ جنگل کہاں گیا

چاہا ہے عجب ڈھنگ سے چاہت بھی عجب ہے

محبوب عجب ہے یہ محبت بھی عجب ہے

پلو مرا تھاما ہے کئی بار خرد نے

پر ان دنوں جذبوں کی بغاوت بھی عجب ہے

خبر ہے کہ آیا گلابوں کا موسم

گلوں کے بدن پر ہے کانٹوں کا موسم

خدا جانے اس رت میں کیا گل کھلائے

گلستاں کا جوبن یہ کلیوں کا موسم

زندگی سے حسیں اداسی ہے

یہ مری ہم نشیں اداسی ہے

کب سے پندار میں مقید ہے
کیسی پردہ نشیں اداسی ہے

سلگتی نظروں کا خواب ہو تم
محبتوں کا شباب ہو تم

سمجھ نہ پائی جسے کبھی میں
کتاب دل کا وہ باب ہو تم

کیوں آنکھ سے سرخی اب چھلکی ہوئی لگتی ہے
یہ نیند کی رانی بھی روٹھی ہوئی لگتی ہے

یادوں کا تسلسل ہے گھنگھور جدائی ہے
ساون کی طرح یہ بھی چھائی ہوئی لگتی ہے

وہ میرے قلب وروح کو شاداب کر گیا
پھر اس طرح گیا مجھے بیتاب کر گیا

کاجل بھی نیند کا مری آنکھوں سے لے اڑا
خوابوں میں آ کے وہ مجھے بے خواب کر گیا

بانو بی

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan
WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن

وقارِ سخن
وقارِ سخن حصہ نمائندہ نظمیں شعراء
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
منجانب کاروانِ ادب سرائے انٹرنیشنل
وقار

وقارِ سخن

مرتب: میاں وقارالاسلام

مادرِ دبستانِ لاہور محترمہ ڈاکٹر شہناز مزمل صاحبہ چیئرپرسن ادب سرائے انٹرنیشنل اس بات کی مستحق ہیں کہ میں اپنی ادبی کاوش کا ذکر کرنے سے پہلے ان کا شکریہ ادا کروں جنہوں نے میرے ہر ادبی قدم پر میری رہنمائی کی اور میرے ہر ادبی کام کی بھرپور حوصلہ افزائی بھی کرتی چلی آ رہی ہیں۔

محترمہ ڈاکٹر شہناز مزمل صاحبہ کے ساتھ 15 سال سے زیادہ ادبی مسافت ہو چکی ہے اور یہ سفر ابھی جاری ہے۔ ادب سرائے انٹرنیشنل کے پلیٹ فارم پر ان کے ساتھ سینکڑوں مشاعروں میں شرکت کرنے کا موقع ملا اور ہزاروں لکھنے والوں سے ملنے ملانے اور سننے سنانے کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ یقیناً یہ ایک بڑا کارواں تھا جس میں بہت سے باقار اور نامور سخنوروں نے شمولیت اختیار کی اور اس سفر کو بڑھاتے گئے۔ بہت سے باکمال سخنور ایسے ہیں جن کے کام کو دیکھ کر یقیناً یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ وقارِ سخن سے کم نہیں۔

پھر یہ کوشش کی کہ کیوں نہ وقارِ سخن کو ایک جگہ اکھٹا کر لیا جائے اور ان کے سخن پاروں کو اکھٹا کر کے اس کی رسائی زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائی جائے اور یقیناً اپنے علم بھی اضافہ کیا جائے اور پڑھنے والوں کے علم میں بھی اضافہ کیا جائے۔ مذید یہ کہ اچھا لکھنے والوں کی خاطر خواہ یا پھر جہاں تک ممکن ہو سکے حوصلہ افزائی کی جائے۔

اس طرح سے وقارِ سخن نے اپنا سفر شروع کیا جن لوگوں تک آسانی سے رسائی حاصل ہو سکتی، یا جو سخنور دورِ حاضر کی ٹیکنالوجی میں کمال رکھتے تھے انہوں نے باآسانی اپنا اپنا کام جو کہ ٹاپ آف دی لائن 20 اشعار کی سلیکشن پر مشتمل تھا فراہم کر دیا اور اس سفر کو ایک خوشگوار آغاز بھی مہیا کر دیا۔ جو لوگ ٹیکنالوجی میں قدرے کم کمال رکھتے تھے انہوں نے اپنی اپنی کتابوں میں سے

ایمج فائلز شئیر کر دیں اور جو لوگ ٹیکنالوجی میں بالکل بھی قدرت نہیں رکھتے تھے انہوں نے اپنے ہاتھ سے سخن پارے مرتب کئے اور پیپر پر لکھ کر بھیج دیے یا پھر فون پر لکھوا دیئے۔ یوں مرحلہ وار ریکارڈ مرتب ہوتا گیا اور ساتھ ساتھ ری ویو کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ آہستہ آہستہ اتنا ریکارڈ بن گیا کہ اس کہ پہلی جلد مکمل کی جاسکے۔ اور اس کے بعد دیگر جلدوں پر کام جاری کر دیا گیا۔ سب سے آخری مرحلہ نظموں کا انتخاب تھا اور اس میں 100 نظموں کو منتخب کیا گیا اور اس طرح وقارِ سخن کی آخری جلد بھی مکمل ہو گئی۔ وقارِ سخن کا کام مکمل ہے کے بعد دو مراحل مذید شامل کیے گئے جن میں ایک تھا وقارِ سخن حصہ "میری پسند" ڈاکٹر شہناز مزمل دوسرا حصہ تھا وقار سخن باعنوان شعری مجموعہ اس طرح اس سلسلے کے 8 جلدیں مکمل ہو چکی ہیں۔

وقارِ سخن کی پہلی جلد سال 2017 میں آپ لوگوں کی خدمت میں حاضر کر دی گئی تھی اور پھر اس سلسلے کو آگے جاری رکھا گیا۔ آج وقارِ سخن ریسرچ پبلیکیشن سیریز کی درج ذیل جلدیں مکمل ہو چکی ہیں:

1۔ وقارِ سخن حصہ نمائندہ اشعار شعراء

2۔ وقارِ سخن حصہ نمائندہ اشعار شاعرات

3۔ وقارِ سخن حصہ تعارف اور بہترین اشعار شعراء

4۔ وقارِ سخن حصہ تعارف و بہترین اشعار شاعرات

5۔ وقارِ سخن حصہ نمائندہ نظمیں شعراء

6۔ وقارِ سخن حصہ نمائندہ نظمیں شاعرات

7۔ وقارِ سخن حصہ "میری پسند" باعنوان شعری مجموعہ

8۔ وقارِ سخن حصہ "میری پسند" ڈاکٹر شہناز مزمل

یہ سفر جتنی آسانی سے بیان کر دیا گیا ہے یقیناً اتنی آسانی سے طے نہیں ہوا۔ بہت سے لوگ تو اس سفر میں شامل ہی نہیں ہوئے، جس کی وجہ کچھ ہماری سستی اور کچھ ان کی مصروفیت ہو سکتی ہے۔ یا پھر ہماری مصروفیت اور ان کی سستی بھی۔ ابھی بھی کوشش ہے کہ ان کے سخن پاروں کو ترتیب دے کر اگلی جلد میں شامل کیا جاسکے۔ کیوں کہ یہ ایک اوپن فارمیٹ پلیٹ فارم تھا تو کچھ

لوگوں کی یہ بھی ریزرویشنز رہیں کہ ان کے نام غیر معروف لوگوں کے ساتھ نہ آجائیں۔ مگر بہت سے لوگوں نے کھلے دل کا مظاہرہ کیا اور بھرپور تعاون جاری رکھا اور ساتھ ساتھ حوصلہ افزائی بھی کرتے رہے۔ کچھ لوگوں نے باہمی اختلافات کے باوجود بھی اس سفر میں حصہ ڈالا مگر چند یہ کہہ کر پیچھے ہٹ گئے کہ اگر ان کے مخالفین اس سفر میں شامل ہوں گے تو وہ اس کا حصہ کبھی نہیں بنیں گے۔ اور کچھ لوگوں نے بار بار دستک کے باوجود ہم پر اپنے دروازے نہیں کھولے۔

بہت سے لوگوں نے بہت سے لوگوں کو متعارف کروایا بلکہ یہاں تک بھی ساتھ دیا کہ دیگر شاعروں کا ریکارڈ بھی مرتب کر کے دیا اور سوشل میڈیا پیج اور پوسٹس کو باقاعدہ پروموٹ بھی کرتے رہے اور اپنی رائے کا اظہار بھی کرتے ہے۔ کچھ لوگوں کا یہ بھی کہنا رہا کہا ہم تو آپ کے فہرست سے کہیں زیادہ نامور ہیں تو ہمارے نام اس میں پہلے سے ہی شامل کیوں نہیں۔ کیوں کہ ہمیں پہلے یاد نہیں رکھا گیا تو اب ہم سفر کا حصہ کیوں بنیں۔

جن لوگوں نے "وقارِ سخن" کے سفر میں ہمارا ساتھ دیا ان کے ہم تہہ دل سے مشکور ہیں اور ان کے کام کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور جن لوگوں کا کام اس سفر میں شامل نہیں ہو سکا، ان سے ہم پہلے بھی معذرت کرتے رہے ہیں اور اب بھی کرتے ہیں کیوں کہ اس طرح کے کاموں میں اتنا ہی حصہ ڈالا جا سکتا ہے جتنی کسی میں ہمت اور طاقت ہوتی ہے۔

دعا گو، ممنون، مشکور

شاعر، مصنف مرتب

میاں وقار الاسلام

www.mianwaqar.com

www.marvelsystem.com

www.adabsaraae.com

وہ ہے رحمان اس کے نام سے آغاز کرتی ہوں

میں عاشق ہوں مزمل کی انہیں پہ ناز کرتی ہوں

الحمد اللہ 32 سالوں میں ادب سرائے میں لگائے گئے پودے اب تن آور درخت بن چکے ہیں اور اب ان کی چھاؤں تلے ہر جگہ جہاں وہ چاہتے ہیں ادب سرائے بنا لیتے ہیں۔ اس میں لگائے گئے پودے ادب کے چلتے پھرتے سائبان ہیں اور فروغ ادب میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ ادب سرائے میں آکر ٹھہرنے کے لیے کسی اجازت نامے کی ضرورت نہیں ہوتی کیوں کہ

ہم اپنی ذات کی کچھ اس طرح تفہیم کرتے ہیں

محبت بانٹتے ہیں، چاہتیں تقسیم کرتے ہیں

32 سال سے یہاں پر بے لوث محبت اور خلوص کے ذریعے ادب سکھایا جا رہا ہے۔ تخلیقی ادب بھی اور تربیت کے حوالے سے بھی جسے ہم ادب کہتے ہیں۔ اور ان دونوں یعنی ادب اور آداب کا ہونا بہت ضروری ہے۔ ادب سرائے میں ادب کے پھوٹتے چشموں سے ادب کا ہر متلاشی اور ہر تشنہ لب سیراب ہو کر جاتا ہوں۔ خواہ وہ آبشارِ ادب سے فیض یاب ہونے کا طریقہ جانتا ہو یا بے بحرا ہو۔ یہاں سب لہر میں اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرنے آتے ہیں اور انہیں ادب کے بحرِ بیکراں میں ڈوبنا اور تیرنا سیکھایا جاتا ہے۔ ماہر تیراک ان کو تیرانا سیکھاتے ہیں۔ اگر وہ اچھے تیراک نہ بھی بن سکیں تو بھی انہیں ڈوبنے نہیں دیتے بلکہ آخر دم تک ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں منزلِ مقصود تک پہنچاتے ہیں۔ اور ان کو احساس بھی نہیں ہونے دیتے کہ تم ادب کے ان چشموں سے فیض یاب نہیں ہو سکتے یا یہ ادب کی آبشار تمہیں کچھ نہیں دے سکتی۔

ادب سرائے میں جو بھی آکر ٹھہرتا ہے، اس میں وہ صلاحیت موجود ہوتی ہے جس کا وہ اظہار کرنا چاہتا ہے اور یہاں کے مکین پہچان لیتے ہیں کہ اس کی صلاحیت کیا ہے اور اس کی صلاحیت کے مطابق اسے جگہ دے دی جاتی ہے جہاں پہ وہ ٹھہر سکتا ہے وقت گزار سکتا ہے، اساتذہ سے مل سکتا ہے ان کی صحبت میں بیٹھ سکتا ہے اور جو وہ سیکھنا چاہتا ہے وہ سیکھ سکتا ہے۔ کیوں کہ ادب سرائے مرکزِ علم و ادب بھی ہے اور ادب و آداب کا محور بھی ہے۔ الحمد اللہ آج یہاں پر آکر ٹھہرنے والے بہت سے مسافر اپنی منزلوں تک پہنچ چکے ہیں اور اپنی اپنی جگہ ادب سرائے قائم کرتے جا رہے ہیں۔ اسی لیے اس ادارے کو ادب سرائے انٹرنیشنل کا نام دیا گیا اور یہ ماشااللہ آج پوری دنیا میں یہاں سے ہو کر گزرنے والے مسافر ترویجِ ادب کے لیے کام کر رہے ہیں۔ اس میں کچھ نئے نام ہیں اور کچھ پرانے نام ہیں۔ اور جو بھی آتا ہے وہ اس ادب سرائے میں ٹھہرتا ضرور ہے اور ٹھہرنا پسند کرتا ہے اور ہم اس کو اپنا مہمان بنانا پسند کرتے ہیں ہم کچھ ان سے سیکھتے ہیں کچھ انہیں سکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس کی ایک مثال یہاں کے ہونہار طالب علم میاں وقارالاسلام ہیں ان کا ادب سرائے سے گہرا اور پرانا تعلق ہے۔ آپ سب کو یہ سوشل میڈیا پر اکثر نظر آتے ہیں وہ ایک بہترین نثر نگار، نثری نظموں کا تخلیق کار، مرتب اور ایڈیٹر کے صورت میں سامنے آیا ہے۔ اور ان کی تمام چھپی ہوئی ادبی صلاحیات ادب سرائے میں ٹھہرنے کی وجہ سے مزید اجاگر ہوئیں۔ اور ان میں اب بہت نکھار آتا جا رہا ہے۔

ادب سرائے کے مقصد نو آموز شاعروں اور ادیبوں کی حوصلہ افزائی ہے اگرچہ ابھی تک اس میں بہت سے ادب کے متلاشی فن شاعری کے رموز سے واقف نہیں ہو سکے مگر ہم ان کے حوصلوں کو پست نہیں کرتے اور یہ اپنی ادبی صلاحتوں کو کسی نہ کسی شکل میں سامنے لاتے رہتے ہیں۔ خیالات، جذبوں اور لفظوں کا جو طوفان ان کے اندر چھپا ہوتا ہے وہ کسی نہ کسی صنف کی شکل میں باہر آجاتا ہے۔ کہانی ہو افسانہ ہو انشائیہ ہو کوئی بھی صنف ہو اور جو مستقل مزاج ہوتے ہیں وہ اپنا لوہا منوا لیتے ہیں اور ہمارا نصب العین ہے کہ جو بھی ادب کی تلاش میں ادب سرائے میں آکر ٹھہرا ہے وہ خالی ہاتھ واپس نہ جائے الحمد اللہ آج ہمارے بہت سے طالب علم صاحب دیوان ہیں اور ان کی تخلیقات کو پوری دنیا میں پسند کیا جا رہا ہے۔

وقار میں بکھری چیزوں میں سمیٹنے اور مرتب کرنے کی بھرپور صاحیت موجود ہے جو آپ کو وقارِ سخن میں نظر آئے گی۔اس میں ہر عمر کے شاعر کو شامل کیا گیا ہے۔اور بہت اعلیٰ پائے کی تخلیقات کے ساتھ ساتھ کہیں کہیں قدرے کمزور تخلیقات بھی نظر آتی ہیں لیکن اس نے ادب سرائے کے اس مقصد کو سامنے رکھا ہے کہ کسی کو اس وادیء پُر خار میں قدم رکھنے سے نہیں روکنا۔

مجھے اپنے تمام ہونہار شاگردوں کی سرپرستی کرتے ہوئے بڑا فخر محسوس ہوتا ہے اور مجھے اللہ کے اس کرم پہ بڑی خوشی ہوتی ہے کہ میں بہت سارے امور میں ان کی معاونت کرتی ہوں اور بڑی بے لوث محبت سے، بے لوث خلوص سے ان کے قدموں کو کبھی پیچھے نہیں ہٹنے دیتی۔اور ان کو تن آور درخت بنتے دیکھ کر مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے۔کیوں کہ اپنے لگائے ہوئے پودوں کو چھاؤں دیتا دیکھ کر کون خوش نہیں ہوتا۔

امید ہے آپ کو بھی وقار کی یہ خوبصورت کاوش پسند آئے گی اور آپ بھی وقارِ سخن میں اپنا حصہ ڈالتے رہیں گے اور وقارِ سخن کے وقار میں اضافہ فرماتے رہیں گے۔

آمین

وقارِ سخن سے محبت تک

انتخاب: میاں وقار الاسلام

محبت، معجزے سے کم نہیں ہے

مگر مجھ میں اب اتنا دم نہیں ہے

جناب محمد سلیم طاہر

مجھے وطن سے محبت تو ہے بہت لیکن

دیارِ غیر میں بچوں کی بھوک لے ائی

جناب اقبال طارق

یہ جو لاہور سے محبت ہے

یہ کسی اور سے محبت ہے

جناب ڈاکٹر فخر عباس

جھیل آنکھوں میں جو اترے ہیں تو معلوم ہوا

اس قدر شہر محبت میں سکوں ہوتا ہے

جناب عرفان صادق

مرے خلوص میں شامل کوئی کمال نہیں

مرے خمیر کی مٹی میں بس محبت ہے

جناب ایاز محمود ایاز

~~~~~~

محبت روشنی ھے روشنی تقسیم کرتے ہیں

زمانے بھر میں آو زندگی تقسیم کرتے ہیں

جناب زاہد شمسی

~~~~~~

میں اپنے آپ ہی پسپا ہوا محبت میں

ہوئی نیں ہے مجھے مات اس سے کہہ دینا

جناب امین کنجاہی

~~~~~~

میرے لب پر ناڈھونڈو تم وہ شیریں لفظ الفت کے

میرے آنسو بتائیں گے محبت کتنی میٹھی ہے

جناب سہیل رضا ڈوڈھی

~~~~~~

ہے محبت گر تماشا تو تماشا ہی سہی

چل مکانِ یار کے فُٹ پاتھ پر بستر لگا

جناب منصور آفاق

تم میری محبت ہو میری سزا نہیں ہو

اک بار کہہ دو مجھ سے کہ تم خفا نہیں ہو

میاں وقارالاسلام

یہ احترام محبت میں ھم نے سیکھا ھے

کوئی کسی کا اگر ھے تو پھر اُسی کا ھے

صفدر صدیق رضی

محبت میں اک ایسا موڑ بھی آتا ہے جب شوکت

یقیں خاموش رہتے ہیں گُماں خاموش رہتے ہیں

جناب افتخار شوکت

ہم اہلِ نظر، اہلِ قلم، اہلِ محبت

کیا ہوتا اگر دیدہء بیدر نہ ہوتے

جناب سلیم فگار

نہ ماہ رو نہ کسی ماہتاب سے ہوئی تھی

ہمیں تو پہلی محبت کتاب سے ہوئی تھی

علی مزمل

آنکھیں روشن، لہجے رس کے پیالے جی

یہ ہیں لوگ محبت کرنے والے جی

منیر انور

کون ہے کیسا ہے کیا ذات ھے کیا فرقہ ھے

اس محبت میں تو شجرہ نہیں دیکھا جاتا

عاصم تنہا

دل کی خواہش تھی خودکشی کرنا

ہم نے تکمیل میں محبت کی

آزاد حسین آزاد

ہم اپنی ذات کی کچھ اس طرح تفہیم کرتے ہیں

محبت بانٹتے ہیں چاہتیں تقسیم کرتے ہیں

شہناز مزمل

میں اس کی خامشی کو سن رہی تھی

وہ اظہار محبت کر رہا تھا

محترمہ رخشندہ نوید

ذرا پھر کہو نا محبت ہے تم سے

کہ تشنہ ہے میری سماعت ابھی تک

محترمہ سمن شاہ

کچھ تو بولو کہ اب محبت میں

اور کتنی اذیتیں دو گے

محترمہ شگفتہ ناز

وہ آیا تو گئے شکوے گلے سب

محبت کو بہانہ چاہیئے تھا

محترمہ قندیل جعفری

یارب تو مرے ظرف کو اتنا بلند کر

دشمن کو دیکھ لوں تو محبت امڈ پڑے

محترمہ زیب اُنساز یبی

اب کوئی کام نہیں کارِ محبت کے سوا

دل تری یاد میں بس اشک بہاتا جائے

محترمہ حُسن بانو

ہے وفا تجھ میں تو پابند وفا ہوں میں بھی

مجھ سے مل بیٹھ محبت کی فضاہوں میں بھی

صبیحہ خان

محبت کو محبت سے سمجھنے کا ارادہ کر

تبسم یہ سفر کرنا ھے تو پھر پاپیادہ کر

جہاں آراء تبسم

سوچا جو میں نے آج تو یہ راز پالیا

دیمک کی طرح مجھ کو محبت نے کھالیا

شگفتہ شفیق

بے رُخی نہ اپنائیں بات اتنی سن لیجئے

سب کو بھول بیٹھے ہیں آپ کی محبت میں

محترمہ شہناز رضوی

میں کہساروں کی ملکہ ھوں، یہاں پر

محبت رقص کرتی ھے دلوں میں

مسرت جہاں خٹک

میرے حالات سمجھتا ہے وہی

جس نے اک بار محبت کی ہے

وانیہ عنبر

جدائیوں کی رفاقت میں لکھتے جاتے ہیں

جو لکھ رہے ہیں محبت میں لکھتے جاتے ہیں

یاسمین سحر

محبتوں کی حسین داستان ہے اردو

کہ حیرتوں کا یہ کوئی جہاں ہے اردو

عروبہ عدنان

محبتوں کا شمار کیسا، حساب کیسا

وفا میں نقد اور ادھار کیسا، حساب کیسا

محترمہ نیر رانی شفق

محبت نرم لہجوں میں بڑی تکلیف دیتی ہے

مگر یہ سرد لہجوں سے کبھی نالاں نہیں ہوتی

ڈاکٹر مریم ناز

کر کوئی شخص میرے پیار کے قابل تخلیق

پھر مجھے اس کی محبت پہ مکرر کر دے

زرقا نسیم

محبت ہو گئی انسانیت سے

مجھے منصب ملا جب آگہی کا

گلِ رابیل

مجھے یاد آکر رُلا دیتی ہے

محبت جو اک داستاں ہو گئی

رابعہ رحمان

اب تو سیر اب محبت کی زمینیں ہو جائیں

پیاسے لب ساحلوں پہ چھوڑ گیا ہے کوئی

صائمہ جبین مہکؔ

اس قدر پیار جھلکتا ہے ترے لہجے سے

جی میں آتا ہے ترا نام محبت رکھوں

نادیہ سحر

محبت آخری سانسوں پہ تھی جب

تمہارے کوچے میں دیکھی گئی ہے

کرن وقار

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کی نمائندہ نظم

دل آج بھی مقروض ہے

دل آج بھی مقروض ہے

بچپن کی عیدوں کا
چاند کی دیدوں کا
وصل کی شاموں کا
دیر جاگی راتوں کا

دل آج بھی مقروض ہے

ریت کے گھروندوں کا
ٹوٹے ہوئے کھلونوں کا
کاغذ کے بیڑوں کا
بارش کے ریلوں کا

دل آج بھی مقروض ہے

چمکتے ہوئے جگنوؤں کا
رنگ برنگی تتلیوں کا
کمسن کھلتی کلیوں کا
نت نئی بہاروں کا

دل آج بھی مقروض ہے

کچے پکے خوابوں کا
بھولی بسری یادوں کا
کٹھی میٹھی باتوں کا
بے نام رشتوں کا

دل آج بھی مقروض ہے

بن مانگی دعاؤں کا
تسلسل سے عطاؤں کا
بے بہار حمتوں کا
بے شمار نعمتوں کا

دل آج بھی مقروض ہے

آنکھوں کے سمندر کا
اُمنڈتے قیمتی اشکوں کا
چھلکتے انمول موتیوں کا
بھیگتے کانپتے ہونٹوں کا

دل آج بھی مقروض ہے

ماں کی محبت کا
باپ کی شفقت کا
بے پناہ اُلفت کا
دونوں کی عظمت کا

دل آج بھی مقروض ہے

ہر روز کی خطاؤں کا
چھوٹی موٹی سزاؤں کا
ہلکی پھلکی آہوں کا
محفوظ پناہوں کا

دل آج بھی مقروض ہے

اُلٹے پھلٹے لفظوں کا
ٹوٹے پھوٹے شعروں کا
ٹیری میڑی باتوں کا
بے عنوان تحریروں کا

دل آج بھی مقروض ہے

کاغذ میں لپٹے خیالوں کا
پل میں گزرے سالوں کا
سوزِ عشق کے احوالوں کا
دل میں پھوٹے چھالوں کا

دل آج بھی مقروض ہے

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کی نمائندہ نظم

اجازت

بڑے ہی مختصر سے اک سفر میں
ہاں
وہ میرے سامنے والی اکیلی سیٹ پر
بالکل اکیلی ایک لڑکی تھی
نجانے کب سے اپنے آپ میں گم تھی
مگر گم صم سی وہ لڑکی
کبھی مجھ کو بھی انجانے میں
تھوڑا دیکھ لیتی تھی
مجھے اس کی نگاہوں نے کئی پیغام دے ڈالے

پھر اس کی خامشی نے مجھ سے اس کی داستاں کہہ دی

میں شاعر تھا

مجھے اس پر

کوئی اک نظم کہنا تھی

مرے کاغذ قلم سب ایکدم بے کار نکلے تھے

تو میں نے اس کے دل پر اپنے جذبوں کے قلم سے ہی اسی کی داستاں لکھ دی

بڑا ہی پر اثر افسانہء حسن وبیاں لکھا

اسی کا لفظ پھیلا کر اسی کی داستاں لکھا

اسی کی مسکراہٹ کو بہار و گلستاں لکھا

اداسی کو اسی کا نالہ آہ وفغاں لکھا

اچانک ایک منزل پر

اسے سب کچھ ادھورا چھوڑ کر جانا ضروری تھا.

اسے قرطاس دل اپنا تو اپنے ساتھ لینا تھا

نہ جانے کس لئے میں نے

قلم وہ اپنے جذبوں کا

اسی کے ہاتھ دیکر کہہ دیا

جاوء...

کبھی فرصت ملے تو میری تحریروں کو پڑھ لینا

مکمل کرنا چاہو تو تمھیں اس کی اجازت ہے

کہیں جو لفظ کوئی طبع نازک پر گراں گذرے

تو اس کو کاٹ بھی دینا

کسی کو تم مٹا دینا

تم اپنی زندگی کا آخری جب فیصلہ لکھو

کبھی جو میرے جذبوں کے قلم کی نہ ضرورت ہو

تو میرا نام لیکر اس قلم کو توڑ دینا تم

تمہیں اس کی اجازت ہے
کہ منصف بھی
کسی کی زندگی پر
فیصلوں کو جب بھی لکھتے ہیں
قلم کو توڑ دیتے ہیں..

شاعر: سلیم کاوش

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کی نمائندہ نظم

لامکاں سے ندا آئی
ہیں مکاں تیری آنکھیں
گُلفشاں ہیں تیری آنکھیں
گُلستاں ہیں تیری آنکھیں

یہ نُورِ سحر تیری آنکھیں
یہ شامِ شرر تیری آنکھیں
یہ خُمار آلودہ تیری آنکھیں
یہ جمالِ محشر تیری آنکھیں

نویدِ اُلفت تیری آنکھیں
بریدِ بہشت تیری آنکھیں
مجسمِ محبت تیری آنکھیں
کمالِ معرفت تیری آنکھیں

کبھی جلوت تیری آنکھیں
کبھی خلوت تیری آنکھیں
کبھی کلام کرتی ہوئیں سی
کبھی فطرت تیری آنکھیں

کبھی شراری تیری آنکھیں
کبھی مزاری تیری آنکھیں
دیپ جلاتیں دل مندر میں
راج کُماری تیری آنکھیں

ست بہاری تیری آنکھیں
ہیں اشتہاری تیری آنکھیں
چرا کر گُلشنِ دل سے خوشبُو
ہیں مہکاری تیری آنکھیں

یہ راج دُلاری تیری آنکھیں
یہ مست نظاری تیریٔ آنکھیں
یہ روح تک اُترتی ہوئیں سی
یہ سیاہ کجلاری تیری آنکھیں

کبھی عسرت تیری آنکھیں
کبھی عترت تیری آنکھئں
کبھی رونق تیری آنکھیں
کبھی عبرت تیری آنکھیں

کبھی تیکھن تیری آنکھیں
کبھی اُلجھن تیری آنکھیں
کبھی قدغن تیری آنکھیں
کبھی مدفن تیری آنکھیں

ہیں شرابی تیری آنکھیں
یہ گلابی تیری آنکھیں
کبھی بدمست تیری آنکھیں
کبھی عنابی تیری آنکھیں

ہائے مشہوری تیری آنکھیں
ہائے فطوری تیری آنکھیں
ہائے سروری تیری آنکھیں
ہائے مجبوری تیری آنکھیں

گُلہائے نکہت تیری آنکھیں
ردائے عصمت تیری آنکھیں
جلوہ فگن ہیں امبر زیست پر
بنائے گُلدست تیری آنکھیں

کبھی کتابی تیری آنکھیں
کبھی شہابی تیری آنکھیں
کبھی لُٹاتیں خزانہِ درد
عجب شتابی تیری آنکھیں

برستی بُوندیں تیری آنکھیں
برقی کُوندیں تیری آنکھیں
کبھی جگائیں سرد راتوں میں
ہر سُو گُونجیں تیری آنکھیں

کبھی منادی تیری آنکھیں
کبھی جلادی تیری آنکھیں
پاس آنے سے ڈرتیں مگر
میری عادی تیری آنکھیں

کبھی جلوہ تیری آنکھیں
کبھی پردہ تیری آنکھیں
کبھی گھنگرُو تیری آنکھیں
کبھی نغمہ تیری آنکھیں

کبھی ہنساتی ہیں تیری آنکھیں
کبھی رُلاتی ہیں تیری آنکھیں
مصروفِ کارِ جہاں ہوں کہیں
مُجھے بُلاتی ہیں تیری آنکھیں

ہیں اضطرابی تیری آنکھیں
ہیں اجتنابی تیری آنکھیں
ہزارہا سوالات ہیں میرے
بس جوابی ہیں تیری آنکھیں

فیصل ملک!!!

~~~~~~

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan
~~~~~~

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کی نمائندہ نظم

ہم فقیر لوگ ہیں

ہم فقیر لوگ ہیں
باضمیر لوگ ہیں
ہم سے یہ زمانہ ہے
ہم نہیں زمانے سے
ہم ہیں وہ عمارتیں
جو نہیں گریں گی پھر
ہم ہیں وہ عبارتیں
جو نہیں ملیں گی پھر
دوستو! سنو سنو!!
دھیان میں ہمیں رکھو
مت ہمیں گنواؤ تم
دوریوں کے فاصلے
ایسے مت بڑھاؤ تم
ہم جو چل پڑے اگر
دشت کو ہی جائیں گے
ڈھونڈتے پھروگے تم
لوٹ کر نہ آئیں گے

ہم فقیر لوگ ہیں
باضمیر لوگ ہیں

اقبال شاہ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کی نمائندہ نظم

سُنو محبت کے صاف مُنکر

بجا کہا کہ۔۔ کہیں نہیں ہوں۔۔!!!!
تمہارے دِل کے کسی بھی گوشے میں یاد بن کر۔۔۔
نہیں ہوں اب میں۔۔۔!!!
غُبارِ ہجراں کے سِلسلوں نے
وصال رُت کی تمام یادیں،
تمہارے دِل سے دھکیل دی ہیں۔۔!!
مگر مری جاں،
سمے مِلے تو یہ غور کرنا
تُمہاری آنکھوں کی سرحدوں پر

اُبھرنے والی ہر ایک نَس میں۔۔۔

یہ سُرخ ڈورے جو بُن رہا ہے۔۔

لہو نہیں ہے۔۔۔!!

وہ میں ہوں جاناں۔۔۔!!

کہ جِس لہو کو طواف کرکے

تمہارے دِل میں ہی لوٹنا ہے۔۔۔

عاطف جاوید عاطف

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

~~~~~~

ایک شام ایک شاعر

~~~~~~

شاعر کی نمائندہ نظم

~~~~~~

روہنگیا مسلمان

ہر سمت ہے اب تو سوز و الم
انبار ہیں لاشوں کے ہر سو
اک خوف سا سب پہ طاری ہے
اک ظلم عجب سا جاری ہے
ہر دل سے اک آواز آئے
کوئی اب آئے کوئی اب آئے

ہم پیاسے ہیں ہم بھوکے ہیں
کچھ گھر میں نہیں لاشوں کے سوا
او میرے خداا و میرے خدا

کشکول ہے پر وہ خالی ہے
یہ کیسی عجب بد حالی ہے
مجبور ہیں ہم نادار ہیں ہم
ہے سب کو خبر لاچار ہیں ہم

جتنی بھی کریں آواز بلند
~~~~~~

سب بہرے گونگے لوگ یہاں
کوئی سنتا نہیں کوئی آتا نہیں
لاشے بھی کوئی دفناتا نہیں
ہر سمت ہے اب تو سوز و الم

یاد آتا ہے ہمیں غازی کا علم
ہر گام یہاں پر کربل ہے
ہر شخص یہاں پر بسمل ہے
کوئی پہنچائے حکام تلک
اب جرم ہے کیا مسلم ہونا

اے کفر کے پیروکار سنو
انسانوں کے غدار سنو
عیار سنو مکار سنو

چل مسلم ہونا جرم سہی
سینے میں بسے ارمان تو ہیں
مسلم نہ سہی انسان تو ہیں

یہ خون کی کیسی ہولی ہے
بارود کہیں پر گولی ہے
اے پالنے والے بھیج دے تو
برما میں قیامت برپا ہے

کوئی ہادی ہو کوئی رہبر ہو

عباس کی صورت ہو کوئی
یا مثلِ علی وحید رہو

پھر امن یہاں پر قائم ہو
نہ جینے سے بیزار کرے
کوئی دشمن پھر نہ وار کرے

اسد رضا سحر

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کی نمائندہ نظم

"کفن چور"

کچھ نہیں، گھر میں مِرے کچھ بھی نہیں
کوئی کپڑا کہ حرارت کو بدن میں رکھتا
لُقمہء نانِ جَوِیں، خوُن کو دَھکا دیتا
مَن کو گرماتا سُکوں، تَن سے لِپٹا بستر
کچھ نہیں، کچھ بھی نہیں، کچھ بھی نہیں

رات کو جسم سے چِپکاتی ھوُئی سَرد ھوا
جسم کے بند مَساموں میں اُترتی ٹھنڈک
سنگِ مَرمَر سی ھوُئیں خوُن ترستی پوریں
ھاتھ لرزاں تھے، اُمیدوں نے مگر تھام لیے
پاؤں چلتے ھی رھے شہرِ خموشاں کی طرف

پردہء خاک میں لِپٹے ھوُئے بے جان وجود!
باعثِ ننگِ زمیں ھوُں، مگر اِک بات بتا
جسم مٹی ھو تو کپڑوں کی ضرورت کیا ھے؟
دیکھ پیوندِ زمیں! میرے تَنِ عُریاں پر
داغِ افلاس کا پیوند۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اجازت دے دے

مَر کے، مَرتے ھوُئے انسان کو زندہ کر دے
ایک ملبُوس کمانے کی اجازت دے دے
ورنہ بُھوک کی ھے بہت خاک، کہاں دیکھے گی
جسم کھا جائے گی، پوشاک کہاں دیکھے گی!

(شہزاد نیر)

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

~~~~~~

ایک شام ایک شاعر

~~~~~~

شاعر کی نمائندہ نظم

~~~~~~

بات

نہ میرا جسم رہے گا نہ میری ذات ہو گی...

تب بھی شاعروں میں میری بات ہو گی...

ہم نے سوچا نہ تھا یہ جدا ہوتے ہوئے...

بعد ایک عمر کے تم سے ملاقات ہو گی...

نہ کوئی غیر کبھی مجھ کو ہرا پائے گا...

ہاں مگر میرے اپنوں سے مجھے مات ہو گی...

کہ اک خیال میرا تجھکو آ جگائے گا...

مجھ کو امید ہے ایسی بھی کوئی رات ہو گی...

کہ اسی ایک لمحے پہ میری شاعری قرباں...
~~~~~~

اشک ہوں گے میرے سرکار کی نعت ہو گی...
عشق میں یہ مرحلہ_ تکمیل ہے عثماں...
کب یہاں خوشیوں کی سوغات ہو گی؟

عثمان انیس

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کی نمائندہ نظم

جوتے بہت کاٹتے ہیں

رات بھر کون تھا ساتھ میرے
جسے میں بتاتا رہا
اس جگہ شہر تھا
اور سیٹی بجاتے ہوئے نوجواں
اس پہ اتری ہوئی
رات سے یوں گزرتے
کہ جیسے یہی ہو گزر گاہ ہستی
اسی میں کہیں ہو سراغ تمنا---

یہاں موڑ تھا
جس پہ بس ٹھہرتی
اور مسافر، اندھیرے میں تحلیل ہوتے
تو ہم چاپ سن کر

انھیں زندگی سے گزرتے ہوئے دیکھتے
اپنی نیندوں کی چادر ہٹا کر--

کہیں چاندنی میں نہاتے ہوے
اجلے تکیوں کے نیچے

کسی گیت کے بول تہ کر کے رکھتے
کہیں--خواب کے راستوں میں ٹہلتے ہوے
دن کی وادی میں پھر جانکلتے--

کہ آنکھیں تھیں چاہت بھری
نیم وا--
چک سے لگ کر ہمیں دیکھتیں--
ہر طرف سے امڈتی ہوئی شام کی اوٹ سے
کوئی ہم کو بلاتا
کہ گھر لوٹ آؤ
کہاں پر بھٹکتے ہو
کیوں در بہ در ہو

تو ہم اپنے ہاتھوں کا کیچڑ چھپائے ہوے
گھر میں پرچھائیوں کی طرح سے اترتے
کہیں اونچی نیچی، اکھڑتی ادھڑتی ہوئی
شاہ راہوں پہ
کھائی ہوئی ٹھوکروں کے تسلسل میں

ہم نے پکارا بہت
ان سویروں کی مہکار کو
جن کی شبنم
ہمارے دلوں میں ہمیشہ سے گرتی رہی --
پھول پھل بھی ملے
خوش بوئیں بھی ملیں
اور تم بھی ملے --

یہیں پر کہیں اک گزر گاہ صد رنگ تھی
جس پہ چلتے ہوے
اس کی دہلیز کو جانکلتے

اسی شور میں تھا، وہ ہوٹل
جہاں خامشی تھی
اداسی تھی
گیتوں کی تانیں تھیں
سگرٹ کی، چاے کی مہکار میں
"دوستوفسکیوں" سے ملاقات ہوتی
کہ وارفتگی تھی یا دیوانگی
گھومتے ہی رہے ہیں
بگولے کی صورت کہیں
رات دن کے علاقوں میں

جن میں کہیں بھی ٹھکانا نہ تھا--

کہ ہم ہوش میں بھی رہے

ٹھیک سوے نہیں

پورے جاگے نہیں

اس قدر چل کے آئے

تو پیروں میں جوتے بہت کاٹتے ہیں---

رات بھر کون تھا ساتھ میرے

وہ تم تو نہیں تھے

وہ تم تو نہ تھے

پھر کسے میں بتاتا رہا

رات بھر

اس جگہ شہر تھا...

ابرار احمد

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

~~~~~~

ایک شام ایک شاعر

~~~~~~

شاعر کی نمائندہ نظم

~~~~~~

چلو پھر بات کرتے ہیں

چلو پھر بات کرتے ہیں
کہاں، کب، کیسے ملنا ہے ؟
چلو اب ایسا کرتے ہیں
کوئی وجہ بناتے ہیں
کہ جس سے آج ہی اپنی
کہیں پیڑوں کی چھاؤں میں
گھنے سائے تلے جا کر
زرا دل کی بات کرتے ہیں
~~~~~~

تیرے کاندھے پر سر رکھ کر

میں ڈھیروں باتیں کہہ ڈالوں

کوئی قصہ سنا ڈالوں

وہ گزرے دور کے لمحے

جنہیں نا بھول پایا میں

تمہیں بھی یاد کروا دوں

چلو پھر بات کرتے ہیں!!

سہیل رضا آڈوڈھی

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE :www.facebook.com/ waqaresukhan

WEBSITE LINK :www.mianwaqar.com/ waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

~~~~~~

ایک شام ایک شاعر

~~~~~~

شاعر کی نمائندہ نظم

~~~~~~

اس طرح سوچتے ہیں

تیرا چہرہ ہے کہ چاند حسیں راتوں کا
جس کی تابانی سے پتھر بھی پگھل جاتے ہیں
روشنی جس کی منازل کا پتہ دیتی ہے
ٹھوکریں کھاتے ہوئے لوگ سنبھل جاتے ہیں

تیری آنکھیں ہیں کہ بہتی ہوئی ندی کوئی
غوطہ زن جن میں ہمیشہ رہیں عشاق کے دل
ڈوب کر پھر نہ کبھی کوئی ابھرنا چاہے
ہاتھ میں آ بھی اگر جائے کسی کے ساحل

تیری زلفیں ہیں گھنگھور گھٹائیں کوئی
جس کے شانوں پہ پریشان یہ ہو جاتی ہیں
ظلمت شب کے اندھیروں میں سحر کی صورت
جگمگاتی ہیں مقدر کو یہ گرماتی ہیں

تیرے ہونٹوں پہ تبسم کی لکیریں جیسے
چاندنی رات میں مہتاب کی کرنیں جیسے
~~~~~~

اس طرح سوچتے ہیں سوچنے والے تجھ کو
زیست کے بارے میں مرتے ہوئے سوچیں جیسے

ریاض احمد احسان

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

~~~~~~

ایک شام ایک شاعر

~~~~~~

شاعر کی نمائندہ نظم

~~~~~~

چل رضوی اپنے گاؤں میں

یہاں اُجلے اُجلے روپ بہت
پر اصلی کم بہروپ بہت
اُس پیڑ کے نیچے کیا رکنا
جہاں سایہ کم ہو دھوپ بہت

چل رضوی اپنے گاؤں میں
بیٹھیں گے سکھ کی چھاؤں میں

یہاں مول ہی کیا ہم جیسوں کے
یہیں لٹ گئے لوگ بدیسوں کے
بن دام تلاشے پیار وہاں
جہاں خونی رشتے پیسوں کے

چل رضوی اپنے گاؤں میں
بیٹھیں گے سکھ کی چھاؤں میں
~~~~~~

کیوں تیری آنکھ سوالی ہے
یہاں ہر اک بات نرالی ہے
اس دیس بسیرا مت کرنا
یہاں مفلس ہونا گالی ہے

چل رضوی اپنے گاؤں میں
بیٹھیں گے سکھ کی چھاؤں میں

جہاں سچے رشتے یاروں کے
جہاں گھونگٹ زیور ناروں کے
جہاں جھرنے کومل سر والے ہوں
جوں ساز بجیں بن تاروں کے

چل رضوی اپنے گاؤں میں
بیٹھیں گے سکھ کی چھاؤں میں

جہاں سونا گندم کی بالی
جہاں مٹی گالوں کی لالی
جہاں دریا گیت سناتے ہیں
اور رقص کرے ڈالی ڈالی

چل رضوی اپنے گاؤں میں
بیٹھیں گے سکھ کی چھاؤں میں

جہاں ڈیرے پیر فقیروں کے
جہاں قصے رانجھے ہیروں کے
جہاں گھر گھر عاشق پلتے ہیں
تلواروں توپوں تیروں کے

چل رضوی اپنے گاؤں میں
بیٹھیں گے سکھ کی چھاؤں میں

جناب منفعت عباس رضوی

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کی نمائندہ نظم

چاندنی رات

چمکتی ہے چاندنی قمر کی
برپا کر رہی ہیں شور شاخیں شجر کی
دمک رہے ہیں تارے بھی
مہک رہے ہیں نظارے بھی
سکوں کا سماں ہے
یادوں کا کارواں ہے
منزل کا نہ نام و نشاں ہے
بس اک شخص رواں دواں ہے
چاند کا سہارا ہے اداس شخص کو

ورنہ تاریک رات میں روشنی کہاں ہے

بڑے پر لطف نظارے ہیں

دِل اُداس نہ جانے کھویا ہوا کہاں ہے

شبِ غم نہ بنا اس شاندار منظر کو اے دل ناداں

آجائے گا وہ شخص چاندنی رات ابھی باقی ہے۔

راجہ حماد سرفراز

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کی نمائندہ نظم

اے قائد اعظم

تو کشتیٔ افرنگ کے آیا تھا مقابل
وہ ڈوب گئی ہے تو کھڑا ہے سرِ ساحل

ہو تیری فراست کا ثبوت اس سے بڑا کیا
کر پائے نہ دشمن تجھے پابندِ سلاسل

ہر بے در و دیوار کی کرتا تھا وکالت
تو اپنی ساست میں تھا اک منصف و عادل

آنکھوں میں چمک تھی تری پیشانی تھی خنداں
چہرے پہ چراغاں تھا کشادہ تھا ترا دل

لہجے میں تھا وہ درد کہ پتھر بھی تھے گریاں
آواز میں وہ رعب کہ کہسار کیا ہل

ہم بھول بھلیوں میں بھٹکتے ہیں ترے بن
تو راہ نما ہو تو منازل ہی منازل

بھٹکے ہوئے لوگوں کو تو اک بار ملا تھا
بھٹکے ہوئے لوگوں کو پھر اک بار ذرا مل

ناصر بشیر

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کی نمائندہ نظم

پیڑ کے ساتھ

save the trees save the world

گھونسلہ بھی گرا ہے پیڑ کے ساتھ
اک پرندہ پڑا ہے پیڑ کے ساتھ
ساتھ پتوں کے کٹ گئیں شاخیں
اور سایہ کٹا ہے پیڑ کے ساتھ
نقش تھا نام جس پہ دونوں کا
وہ تنا بھی پڑا ہے پیڑ کے ساتھ
دن وہ بچپن کے اور جوانی کے
وقت کیا کیا کٹا ہے پیڑ کے ساتھ

دل لگا تم سے یا کتابوں سے
یا لگا تو لگا ہے پیڑ کے ساتھ
ایک دیا جل رہا ہے سینے میں
ایک دیا رکھ دیا ہے پیڑ کے ساتھ

آغا جی

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

~~~~~~

ایک شام ایک شاعر

~~~~~~

شاعر کی نمائندہ نظم

~~~~~~

اداکاری

کیف اور قرب کے لمحوں کو تصور میں لیئے
تیرے دیدار کو لمحوں میں سمیٹا میں نے
میں نے جلوت میں بھی خلوت کے مزے لوٹے ہیں
تیری راہوں کو تواتر سے تکا ہے برسوں
مجھے اک عہد کی زنجیر نے جکڑے رکھا
میں نے پلکوں کو صداؤں پہ سجائے رکھا
اور جب ہاتھ اٹھائے تھے فلک کی جانب
اُس پہ در بننے لگے
اُس کی دہلیز لرزنے لگی تھی
~~~~~~

جب مری آہ کو دیکھا تھا فلک نے تنہا
میں نے اس وقت بھی مرنے کی اداکاری کی

عاصم تنہا

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

~~~~~~

ایک شام ایک شاعر

~~~~~~

شاعر کی نمائندہ نظم

~~~~~~

آخری بار

تم ایک بار ملو، پھر نہ مل سکیں شاید
ابھی تو زخم ہرے ہیں، نمی ہے آنکھوں میں
ابھی تو دل کے سبھی راستے شکستہ ہیں
ابھی تو درد گریزاں ہے دل میں آنے کو
ابھی تو یاد کے جھکڑ ہیں تازہ دم جیسے
بکھر کے ذات ہوئی اب کہ یوں ریزہ ریزہ
سمیٹنا ہوا مشکل متاعِ ہستی کا
سنبھل نہ پانا ابھی تک سوال ہے لیکن
کوئی تو وجہ بھی ہو گی جو بر سرِ غم ہیں
شکایتیں ہی نہیں ہیں وضاحتیں کیسی
~~~~~~

گذارشیں ہی نہیں ہیں ملامتیں کیسی
اگرچہ وقت دواساز ہے زخموں کا مگر
آخری بار ملو، پھر نہ مل سکیں شاید

شاہ زمان بھنگر

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

~~~~~~

ایک شام ایک شاعر

~~~~~~

شاعر کی نمائندہ نظم

~~~~~~

پیدائشی المیہ

کسی مزدور کی آنکھوں میں جھانکو
سنائی دیں گے تم کو شور
چاروں اور
مگر شکوہ نہیں ہو گا
کہیں سینے میں شکوے دفن ہوتے ہیں
ہزاروں حسرتوں کا خون ہوتا ہے
مگر ایسا بھی ہوتا ہے
ذرا سا چانس مل جائے پڑھائی کا
~~~~~~

تو اس مزدور کے بچے زمانے کو
جھکاتے لیتے ہیں پاؤں میں

ناصر علی ناصر

____

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

~~~~~~

ایک شام ایک شاعر

~~~~~~

شاعر کی نمائندہ نظم

~~~~~~

یہ جو اپنا شہر ہے

اب ملبے کا ڈھیر ہے
جہاں
عجب زندگی کا ڈھنگ ہے
حالت انسان ایسی ہوئی
جیسے کٹی پتنگ ہے
ہے رنج والم کی اندھیر نگری
موت بھی جس کے سنگ ہے
مٹ گیا تصور عیش پرستی
اب بھوک پیاس اور ننگ ہے
یاسیت نے گھیر لیا
کہیں ننھی سی دل میں امنگ ہے
~~~~~~

رہ رہے ہیں ہم وھاں

جہاں سانسوں کا بنا پلنگ ہے

تیر برساتا ہے فلک۔

دامن زمین بھی تنگ ہے

غائب ہیں سبھی روشنیاں

رات کالی اندھیرا ہے

یہ جو اپنا شہر ہے

اب لاشوں کا ڈھیر ہے

جہاں

ہر کوئی ہوا مجبور ہے

کوچ کر گئیں سب مسرتین۔

اب دل غم سے معمور ہے

رخصت ہوا کوئی جانب عدم

کہیں زخموں سے بدن چور ہے

قابل رحم ہے اسکی حالت

جو اپاہج ہو گیا یا معذور ہے

چلی اس شہر میں

درد کی ایسی لہر ہے

یہ جو اپنا شہر ہے

اب ملبے کا ڈھیر ہے

ہر سمت آہ وفغاں

ہیں سبھی قدرت سے شکوہ وکناں

کر رھے ہیں آہ وزاری

بچے بوڑھے اور جواں

ہیں سوچ رہے یہی سب

وقت کا کیسا پھیر ہے

یہ جو اپنا شہر ہے اب

شکیل اے چوھان

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کی نمائندہ نظم

وجود

سمندر

برف.... آئینہ

وجودِ صنفِ نازک کی یہ تشریحیں

یہ تشبیہیں

نگاہِ شاعرِ خوش خو میں سرمایہء الفاظ و معانی

وجودِ دلبراں

تمثیلِ آئینہ چٹخ جائے سمندر کی طرح شفاف

اگر محبوب کی بانہوں میں آجائے

وجودِ دلبراں پھر برف کی صورت پگھل جائے

علی قیصر

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کی نمائندہ نظم

محبت کی دوسری ادھوری نظم

محبت ذات ہوتی ہے
محبت ذات کی تکمیل ہوتی ہے
کوئی جنگل میں جا ٹھہرے، کسی بستی میں بس جائے
محبت ساتھ ہوتی ہے
محبت خوشبوؤں کی لَے
محبت موسموں کا دَھن

محبت آبشاروں کے نکھرتے پانیوں کا مَن
محبت جنگلوں میں رقص کرتی مورنی کا تَن

محبت برف پڑتی سردیوں میں دھوپ بنتی ہے
محبت چلچلاتے گرم صحراؤں میں ٹھنڈی چھاؤں کی مانند
محبت اجنبی دنیا میں اپنے گاؤں کی مانند

محبت دل
محبت جاں
محبت روح کا درماں
محبت مورتی ہے

اور کبھی جو دل کے مندر میں کہیں پر ٹوٹ جائے تو
محبت کانچ کی گڑیا
فضاؤں میں کسی کے ہاتھ سے گر چھوٹ جائے تو

محبت آبلہ ہے کرب کا
اور پھوٹ جائے تو
محبت روگ ہوتی ہے
محبت سوگ ہوتی ہے
محبت شام ہوتی ہے
محبت رات ہوتی ہے

محبت جھلملاتی آنکھ میں برسات ہوتی ہے
محبت نیند کی رُت میں حسیں خوابوں کے رستوں پر
سُلگتے، جان کو آتے، رتجگوں کی گھات ہوتی ہے

محبت جیت ہوتی ہے

محبت مات ہوتی ہے

محبت ذات ہوتی ہے

فرحت عباس شاہ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کی نمائندہ نظم

لَسّی تے چاء

لَسّی چاء نُوں آکھدی اے
میں سوہنی میں گوری گوری تُوں کالی کلوٹّی
میں نیندر دا سُکھ سنہوڑا توں جگرا تے پٹّی
جس ویلے میں چائیں چائیں چِھنّے اندر چھلکاں
کیہڑا سانبھے میریاں لشکاں کون سنبھالے ڈھلکاں

رنگ وی میرا مکّھن ور گا روپ وی میرا سُچّا
دُدھ ملائی ماں پیو میرے میرا اصلا اُچّا
جیہڑا مینوں رِڑکن بیٹھے اُس دے واری جاواں
کھڑ کے ڈھول مدھانی والا میں وچ بھنگڑے پاواں
میں لوکاں دی صحت بناواں تُوں پئی صحت وگاڑیں
میں پئی ٹھنڈ کلیجے پانواں توں پئی سینے ساڑیں

چاء جواب دیندی اے
پے گئی ایں نی مائی بگّو میرے مغر دھگانے
میریاں سُرکیاں بھردے جیہڑے اوہو لوک سیانے

میرا حُسن پچھانن جیہڑے دل میں اُنہاں دے ٹھگاں
میرا رنگ کلکھّن اُتے لیلیٰ ورگی لگاں
پِنڈے دی میں پیڑ گوانواں جڑوں تھکینوین بھوراں
ٹھریاں ہویاں جُثیّاں نوں میں مِٹّھیاں کراں ٹکوراں

توں اِیں کھنگ 'زکام تے نزلہ کیہہ میں گِن گِن دسّاں
میرے نِگھّے گُھٹ اُتارن چڑھیاں ہویاں کسّاں
کچّی رہو تو کُجے اندر تینوں کیہہ تکلیفاں
جے میں سوہنیاں میزاں اُتے رکھاں پئی تشریفاں

لَسّی

اپنی ذات کُڑِتّن ہووے مصری نال نہ لڑیئے
نی کلمُوہیں 'کوڑیئے' تتئے 'بھیڑیئے 'نخرے سَڑیئے
نہ کوئی سیرت نہ کوئی صورت مونہہ کوئی نہ مَتّھا
توں تے اِنجے جاپیں جیونکر جِنّ پہاڑوں لتّھا
مینوں پُچھ حقیقت اپنی بنی پھریں توں رانی

شُوں شُوں کردا، ہَو کے بھردا کوڑا تتا پانی
بُھکھ تریہہ دی دشمن وَیرن کیہہ تیری بھلیائی
بندیاں دی توں چربی کھوریں نال کریں وڈیائی
تیرا چویا ڈِھے کے جیہڑے کپڑے نوں ترکاوے
سالم گاچی صابن کُھر جائے داغ نہ اُس دا جاوے

چاء

میرے سِر توں بھانڈے بَھنّے لے ہُن میری واری
تیریاں وی کرتُوتاں جانے وَسّدی دنیا ساری
تینوں پینے لئی جے کوئی بھانڈے دے وچ پاوے
ٹھِنڈا ہو جائے بھانڈا نالے مُشک نہ اُس دی جاوے
تینوں دُدھ قدیم توں وگیاں ربّ دیاں ایہہ ماراں
تیرے کولوں کھٹّیاں لوکاں کھٹّیاں جہیاں ڈکاراں
میرا گُھٹ بھرے تے اڑیئے جیہی اڈاری مارے

اَگے لنگھ جائے سوچ دا پنچھی پِچھے رہ جان تارے
مینوں پی کے شاعر کردے گلّاں سُچیاں کھریاں
میں تے خیال دی ڈوری اُتے نِت نچاواں پریاں
میں کی جانا تیریاں بڑھکاں میں کیہہ سمجھاں تینوں
دُدھ کرے انصاف تے ایہہ منظور اے بی بی مینوں

دُدّھ:

ایتھے میں کیہہ بولاں گُڑیو مسلہ اے ڈاہڈا اوکھا
گُنجل جیہڑا اپایا جے نہیں کھلنا اِہدا سوکھا
گھر دا جی اے ہُن تے چاء وی ایہہ وی چنگی لگے
لسّی میری جمی جائی پُتراں نالوں اگّے
دونویں میری پَت تے عزت کراں میں کِنج نکھیڑا

سہیڑ لیا جے جگوں وَکھرا ایہہ کیہہ تُساں بکھیڑا
کِنھوں آج سیانی آکھاں کِنھوں آکھاں جَھلی
دوہاں پاسے رشتہ میرا مینوں کُجھ دوّلی
سَکی جیہی مَتریئی ہوندی چنگے ہون جے ماپے
میرا ووٹ اے دوہاں ولے نبڑلو تُسی آپے

چاء

چاچا میریا نبڑلاں گی ایہدے نال میں کلی
شکر خدا دا میں نہ ہوئی ایہدے ور گی جھلی
شہراں وچ نہیں ایہنوں کوئی کدھرے وی مونہہ لاندا
ہر کوئی میریاں صفتاں کر دا صدقے ہو ہو جاندا

لَسّی

سانبھی رَہونی چینک بیگم ٹُھپی رکھ وڈیائیاں
میں کیہہ دساں گھر گھر جیہڑی تُد چواتیاں لائیاں
گلاّں کر دی تھکدی نہیں توں جیبھ نوں لانی تالا
کھنڈ وی کوڑی کیتی آتے دُدھ وی کیتوئی کالا
بُہتی بُڑ بُڑنہ کر بی بی نہ کر ایڈا دَھکاّ
تیرے جیہی کو چجی کو ہجی میرے نال مُتکاّ

میری چودھر چار چوفیرے تیری مّتا تھوڑی

میں دیساں دی صوبے رانی توں پردیسن چھوری
دیس پرائے رانی خاں دی توسالی بن بیٹھی
منگھن آئی آگ تے آپوں گھر والی بن بیٹھی
ربّ کرے نی اِکو واری گھٹ بھرے کوئی تیرا
تیرا وی انگریزاں وانگوں پٹّیا جائے ڈیرا

جناب پروفیسر انور

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کی نمائندہ نظم

کنگن

کاش میں تیرے حسین ہاتھ کا کنگن ہوتا
تو بڑے پیار سے چاوءں سے بڑے مان کہ ساتھ
اپنی نازک سی کلاءی میں چڑھاتی مجھ کو
بڑی بے تابی سے فرقت کہ خزاں لمحوں میں

تو کسی سوچ میں ڈوبی جو گماتی مجھکو
میں تیرے ہاتھ کی خوشبو سے مہک ساجاتا
جب کبھی موڈ میں آکر مجھے چوما کرتی
میں تیرے ہونٹوں کی حدت سے دہک ساجاتا

رات کو جب بھی تو نیندوں کے سفر پر جاتی
مرمری ہاتھ کا تکیہ سا بنایا کرتی
میں تیرے کان سے لگ کر کءی باتیں کرتا
تیرے زولفوں کو تیرے گال کو چوما کرتا

جب بھی تو بند قبا کھولنے لگتی جاناں

آپنی آنکھوں کو تیرے حسن سے خیراں کرتا

مجھ کو بے تاب سہ رکھتا تیری چاہت کا نشہ

میں ترے جسم کہ آنگھن میں کھنکتا رہتا

میں تیری روح کہ گلشن میں مہکتا رہتا

جناب وصی

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کی نمائندہ نظم

اس طرح کی باتوں میں۔۔۔

زندگی کی راہوں میں
بارہا یہ دیکھا ھے
صرف سن نہیں رکھا
خود بھی آزمایا ھے
تجربوں سے ثابت ھے
جو بھی سنتے آئے ہیں

اس کو ٹھیک پایا ھے
زنگی کی راہوں میں

اس طرح کی باتوں میں
منزلوں سے پہلے ہی
ساتھ چھوٹ جاتے ہیں
لوگ روٹھ جاتے ہیں
یہ تمہیں بتادوں میں

چاہتوں کے رشتوں میں
پھر گرہ نہیں لگتی
لگ بھی جائے تو اس میں
وہ کشش نہیں رہتی
ایک پھیکا پھیکا سا
رابطہ تو ہوتا ہے
تازگی نہیں رہتی
زندگی نہیں ملتی
بات وہ نہیں بنتی

لاکھ بار مل کر بھی
دل کبھی نہیں ملتے
یاد کے دریچوں میں
ذہن کے جھروکوں میں
تتلیوں کے رنگوں کے
پھول پھر نہیں کھلتے
اسلیے میں کہتا ہوں

اس طرح کی باتوں سے
اجتناب کرتے ہیں
اس طرح کے رشتوں میں
احتیاط کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امجد اسلام

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کی نمائندہ نظم

چَل آ اِک ایسی نظم کہوں۔۔!

جو لفظ کہوں وہ ہو جائے۔۔

بس ''اشک'' کہوں تو،
اِک آنسو ترے گورے گال کو دھو جائے۔۔
مَیں ''آ'' لکھوں،
تُو آ جائے۔۔
میں ''بیٹھ'' لکھوں،
تُو آ بیٹھے۔۔
مرے شانے پر سر رکھے تو،

مَیں ''نِیند'' کہوں،
تُو سو جائے۔۔

میں کاغذ پر ''تِرے ہونٹ'' لکھوں،
تِرے ہونٹوں پر مُسکان آئے۔۔
میں ''دِل'' لکھوں،
تُو دِل تھامے۔۔
میں ''گُم'' لکھوں،
وہ کھو جائے۔۔
ترے ہاتھ بناؤں پینسِل سے،
پھر ہاتھ پہ تیرے ہاتھ رکھوں۔۔
کُچھ ''اُلٹا سِیدھا'' فرض کروں،
کُچھ ''سِیدھا اُلٹا'' ہو جائے۔۔
میں ''آہ'' لِکھوں،
تُو "ہائے" کرے۔۔
''بے چین'' لکھوں،
بے چین ہو تُو۔۔

پھر میں بے چین کا ''ب'' کاٹوں،
تُجھے چین زرا سا ہو جائے۔۔
ابھی ''ع'' لکھوں،
تُو سوچے مجھے۔۔!
پھر ''ش'' لکھوں،
تِری نیند اُڑے۔۔!
جب ''ق'' لکھوں،

تُجھے کُچھ کُچھ ہو۔۔

مَیں ''عِشق''لِکھوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تُجھے ہو جائے

عامر امیر

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کی نمائندہ نظم

لڑکیوں کیلئے ایک نظم

زرد پھولوں کی بہاریں
منظروں میں گھل گئیں
کٹ چکی سرسوں
خزائیں ہنس رہی تھیں کھیت پر
پھر اچانک حیرتوں میں ذہن میرا گم ہوا
ایک تنہا پھول ٹہنی پر لہکتا دیکھ کر

ایک تتلی بن گئی میرے تعجب کا جواب
طوفِ گل میں منہمک جس وقت وہ آئی نظر

میں نے سوچا کاٹنے والی کوئی عورت ہی تھی
کب ہے میرے شہر کے مردوں کو جذبوں کی خبر

منصور آفاق

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan
WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کی نمائندہ نظم

عشق میں ہارے ہوئے جسم

تم نے دیکھی ہے کبھی
عشق کے مست قلندر کی دھمال
درد کی لے میں پٹختا ہوا سر اور تڑپتا ہوا تن من
پیر پتھر پہ بھی پڑ جائیں تو دھول اٹھنے لگے
اور کسی دھیان میں لپٹا ہوا یہ ہجر زدہ جسم
رقص کرتا ہوا گر جائے کہیں
تو زمیں درد کی شدت سے تڑپنے لگ جائے
ہجر کی لمبی مسافت کارِ دھم گھوڑوں کی ٹاپوں میں گندھا ہے
رقص دراصل ریاضت ہے کسی ایسے سفر کی
جسے وہ کر نہیں پایا
تم نے دیکھے ہیں کبھی
شہر کے وسط میں گھڑیال کے روندے ہوئے پل
جن میں چاہت کے ہزاروں قصے
عشق کے سبز اجالے میں کئی زرد بدن
اپنے ہونے کی سزا کاٹ رہے ہیں
تم نے دیکھے نہیں شاید
عشق میں ہارے ہوئے جسم

جسم ایسے جو کبھی پوریں بھی کٹ جائیں
تو پھر خوں کی جگہ اشک نکلتے ہیں وہاں
حسرتیں دل میں چھپائے ہوئے کچھ لوگ یہاں
دم بدم بہتی ہوئی آنکھوں سے لکھتے ہیں کہانی
یہ نئی بات نہیں
واقعہ ایک ہے کردار بدل جاتے ہیں
ایک تیشہ ہے مگر وار بدل جاتے ہیں

ندیم بھابہ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کی نمائندہ نظم

لفظوں کے تھکے لوگ

ایک مدت سے کچھ نہیں کہتے
درد دل میں چھپا کے رکھتے ہیں
آنکھ ویراں ہے اس طرح ان کی
جیسے کچھ بھی نہیں رہا اس میں
نہ کوئی اشک نہ کوئی سپنا
نہ کوئی غیر نہ کوئی اپنا
پپڑیاں ہونٹ پر جمی ایسی

جیسے صدیوں کی پیاس کا ڈیرہ
جیسے کہنے کو کچھ نہیں باقی
درد سہنے کو کچھ نہیں باقی
اجنبیت ہے ایسی نظروں میں
کچھ بھی پہچانتے نہیں جیسے
کون ہے جس سے پیار تھا ان کو
کون ہے جس سے کچھ عداوت تھی

کون ہے جس سے کچھ نہیں تھا مگر
ایک بے نام سی رفاقت تھی
سوکھی دھرتی کو ابر سے جیسے
ایسی انجان سی محبت تھی
رنگ بھرتے تھے سادہ کاغذ پر
اپنے خوابوں کو لفظ دیتے تھے
اپنی دھڑکن کی بات لکھتے تھے
دل کی باتوں کو لفظ دیتے تھے

اس کے ہونٹوں سے خامشی چن کو
اس کی آنکھوں کو لفظ دیتے تھے
چاندنی کی زباں سمجھتے تھے
چاند راتوں کو لفظ دیتے تھے
ایک مدت سے کچھ نہیں کہتے
اپنے جذبوں سے تھک گئے جیسے
اپنے خوابوں سے تھک گئے جیسے

دل کی باتوں سے تھک گئے جیسے
اس کی آنکھوں سے تھک گئے جیسے
چاندراتوں سے تھک گئے جیسے
ایسے خاموشیوں میں رہتے ہیں
اپنے لفظوں سے تھک گئے جیسے

عاطف سعید

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کی نمائندہ نظم

تو پھر اجالے نے آنکھ کھولی

رات تھی اندھے کی گم گشتہ حقیقت کی طرح
آسماں پر روشنی کا استعارہ تک نا تھا
کوئی جگنو سر بکف، لے کر چراغ_ لا فتاح
رات کی اس سلطنت میں، اندھیر نگری کے سورماؤں سے جنگ لڑتا تو بات بنتی۔

یار دور، آکاش وادیوں سے، جو چاند راجا
ندی کے کالے کلوٹ پانی کے خونی پیکر کو چیر دیتا،
حسین رت کا سراغ دیتا تو بات بنتی۔
ایسے مایوس کن زمانے میں بنت_ حوا

بدن پہ کالا لباس پہنے، زمیں پہ زلفوں کا عرش تانے
ازل سے کالے سیاہ کاغذ سے ایک کشتی بنا کے لائی۔
فنا کی کالی سیاہ مٹی سے ایک چھوٹا سا دیپ گوندھا۔
اپنی شہہ رگ سے خون سینچا،
اپنی سسکی کی انت حدت سے لو بنائی، اسے جلایا۔

اجاڑ کشتی کو دیپ سونپا۔
ندی کے پانی میں جلتے دیپک کی لو سنبھالے جو کشتی تیری۔
تو پھر اجالے نے آنکھ کھولی

عمران راہب

وقارِ سخن میں خوش آمدید

waqaresukhan/www.facebook.com :FACEBOOK PAGE

waqaresukhan/www.mianwaqar.com :WEBSITE LINK

وقارِ سخن میں خوش آمدید

~~~~~~

ایک شام ایک شاعر

~~~~~~

شاعر کی نمائندہ نظم

~~~~~~

مکانِ دل

کرچیاں پڑی ہیں جگہ جگہ،
چنتے چنتے انگلیاں پیروں کی لہو اگلنے لگ گئیں..

پتّیاں بکھری ہیں کو بہ کو،
رستے ہوئے ہاتھوں میں خوشبوئیں مہکنے لگ گئیں..

کھڑکیاں چنوا دی گئیں،
تکتے تکتے آنکھیں اشکوں سے بھرنے لگ گئیں..

تاریکیوں، اداسیوں، تنہائیوں سے
سسکیوں اور یادوں کی پرچھائیوں سے رکھا ہے آباد...

مکان خالی نہیں ہوتا کسی کے جانے کے بعد_!
~~~~~~

احمد ندیم جونیجو

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کی نمائندہ نظم

ہاں "بغاوت" فرض ہوتی ہے

سنو اندھو سنو بہرو
بغاوت فرض ہوتی ہے
اپاہج، مردہ دل لوگو
بغاوت فرض ہوتی ہے

جہاں حاکم نہ ہو اللہ
جہاں قانون ناں قرآں
وہاں حکمِ خدا ہے یہ
بغاوت فرض ہوتی ہے

جہاں بھٹکے اجالے ہوں
جہاں اندھے سویرے ہوں
جہاں روشن دیا کرنا
بغاوت کے برابر ہو

تو اِن اندھوں کی بستی میں
بغاوت فرض ہوتی ہے

جہاں سانسیں خریدیں ہم
کبھی بک کر کبھی مر کر
جہاں ہم پیٹ بھرنے پر
منائیں جشن گھر گھر پر

تو اس مسکین بستی میں
بغاوت فرض ہوتی ہے

جہاں حقدار کہتا ہے
وہاں اوپر میں پوچھوں گا
یہاں پر تو خدا ہے تو
خدا اپنے سے پوچھوں گا

یوں جب برپا قیامت ہو
بغاوت فرض ہوتی ہے

یہ سر گلیوں میں کٹوانا
جہاں پہ رِیت بن جائے
غریبی کا مداوا جب
فقط یہ موت رہ جائے

جہاں بھیگے دوپٹہ جب
تو ماں کا خون سے بھیگے
جہاں یہ عمر بے چاری
سدا ماتم میں بس گزرے

وہاں مرنے سے پہلے تو
بغاوت فرض ہوتی ہے

جہاں وجہِ حکومت کی
رگوں میں دوڑتا خوں ہو
جہاں عقل و خرد ساری
فقط دولت کی مرہوں ہو

جہاں انصاف کرسی ہو
جہاں قانون کرسی ہو
جہاں عالم بھی کرسی ہو
جہاں مذہب بھی کرسی ہو

تو ایسی بے کسی میں ہی
بغاوت فرض ہوتی ہے

سنو اندھو سنو بہرو

اپاہج مردہ دل لوگو

سنو حکمِ خدا ہے یہ

بغاوت فرض ہوتی ہے

اتباف ابرک

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعر کی نمائندہ نظم

پسپائی اور محبت کی آخری نظم

جب کشتیاں دریاؤں سے
اور کنارے پانیوں سے اوب جائیں
اور راستے بستیوں کے نواح سے گزرتے ہوئے
اچانک کسی ہائی وے کی زد میں آ کر کچلے جائیں
تو سمجھ لینا
زمین پر میرے اور محبت کے دن پورے ہو چکے ہیں
اور میں آخری معرکہ بھی ہار چکا ہوں
اور تمہاری بھیجی ہوئی دعاؤں کی کمک
اور محافظ تعویزوں سمیت مارے جانے سے پہلے
کسی تنگ نشیبی راستے میں
زخموں کی تاب لانے
اور تاب کار شعاعوں سے آکسیجن کشید کرنے کی
بے سود کوشش کر رہا ہوں
اور عین جنگاہ میں
تمہارے لیے لکھی ہوئی نظمیں
اور امن خوابوں سے بھری ہوئی ڈائریاں
ان درختوں کے ساتھ ہی کوئلہ بن چکی ہیں

جو شعاعی حملے سے پہلے

پھولوں سے لدے ہوئے تھے

اور جن کے نیچے میں آخری بار بیٹھا تھا

اور سوکھی روٹی کے ٹکڑے بمشکل حلق سے اتارے تھے

اور پانی کے بچے کھچے چند قطروں سے ہونٹ تر کیے تھے

اور جب تم دیکھو

کہ وقت اچانک رک گیا ہے

اور شام کی اذانیں بلند ہونے سے پہلے دن طویل ہو گیا ہے

اور کھڑکی سے باہر جھانکتے ہوئے

تمہیں ہر چیز بدلی ہوئی لگے

تو بے چین ہو کر مجھے یاد نہ کرنا

ورنہ وہ آسانی سے

تمہارے دل کے راستے سے مجھ تک پہنچ جائیں گے

اور میری موت کو

فتح کی نشانی کے طور پر حنوط کر لیں گے

اور جب میرے بجائے

جانور نما کوئی مخلوق

تمہارے فارم ہاؤس پر پہنچے

تو حیران مت ہونا

اور چپکے سے دروازہ کھول دینا

اور وہ استقبالی بوسے

جو تم نے میرے لیے پس انداز کر رکھے ہیں

کسی خلائی بھیڑیے کے برقی ہونٹوں سے مَس کرتے ہوئے

رو مت پڑنا

ورنہ زمین پر ہمیشہ کے لیے دھوئیں کے بادل چھا جائیں گے

اور جب ہوا کا آخری جھونکا

پورٹیکو میں سے گزرتے ہوئے

سرگوشیوں میں میرا پیغام ڈی کوڈ کرنے کی کوشش کرے

تو اُس طرف مڑ کر مت دیکھنا

ورنہ وہ تمہاری روح کے کمزور ترین حصے سے واقف ہو جائیں گے

اور وہیں اپنے مشینی دانت گاڑ دیں گے

اور سنو!

مکمل سپردگی سے پہلے

کسی اور نشانی کا انتظار مت کرنا

انسانی ادوار میں

محبت کا مرنا آخری نشانی ہے!!

نصیر احمد ناصر

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن

وقارِ سخن
وقارِ سخن حصہ نمائندہ نظمیں شاعرات
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
منجانب کاروانِ ادب سرائے انٹرنیشنل
وقار

وقارِ سخن

مرتب: میاں وقارالاسلام

مادرِ دبستانِ لاہور محترمہ ڈاکٹر شہناز مزمل صاحبہ چیئرپرسن ادب سرائے انٹرنیشنل اس بات کی مستحق ہیں کہ میں اپنی ادبی کاوش کا ذکر کرنے سے پہلے ان کا شکریہ ادا کروں جنہوں نے میرے ہر ادبی قدم پر میری رہنمائی کی اور میرے ہر ادبی کام کی بھرپور حوصلہ افزائی بھی کرتی چلی آرہی ہیں۔

محترمہ ڈاکٹر شہناز مزمل صاحبہ کے ساتھ 15 سال سے زیادہ ادبی مسافت ہو چکی ہے اور یہ سفر ابھی جاری ہے۔ ادب سرائے انٹرنیشنل کے پلیٹ فارم پر ان کے ساتھ سینکڑوں مشاعروں میں شرکت کرنے کا موقع ملا اور ہزاروں لکھنے والوں سے ملنے ملانے اور سننے سنانے کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ یقیناً یہ ایک بڑا کارواں تھا جس میں بہت سے باقار اور نامور سخنوروں نے شمولیت اختیار کی اور اس سفر کو بڑھاتے گئے۔ بہت سے باکمال سخنور ایسے ہیں جن کے کام کو دیکھ کر یقیناً یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ وقارِ سخن سے کم نہیں۔

پھر یہ کوشش کی کہ کیوں نہ وقارِ سخن کو ایک جگہ اکٹھا کر لیا جائے اور ان کے سخن پاروں کو اکھٹا کر کے اس کی رسائی زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائی جائے اور یقیناً اپنے علم بھی اضافہ کیا جائے اور پڑھنے والوں کے علم میں بھی اضافہ کیا جائے۔ مذید یہ کہ اچھا لکھنے والوں کی خاطر خواہ یا پھر جہاں تک ممکن ہو سکے حوصلہ افزائی کی جائے۔

اس طرح سے وقارِ سخن نے اپنا سفر شروع کیا جن لوگوں تک آسانی سے رسائی حاصل ہو سکتی، یا جو سخنور دورِ حاضر کی ٹیکنالوجی میں کمال رکھتے تھے انہوں نے باآسانی اپنا اپنا کام جو کہ ٹاپ آف دی لائن 20 اشعار کی سلیکشن پر مشتمل تھا فراہم کر دیا اور اس سفر کو ایک خوشگوار آغاز بھی مہیا کر دیا۔ جو لوگ ٹیکنالوجی میں قدرے کم کمال رکھتے تھے انہوں نے اپنی اپنی کتابوں میں سے

ایمج فائلز شئیر کر دیں اور جو لوگ ٹیکنالوجی میں بالکل بھی قدرت نہیں رکھتے تھے انہوں نے اپنے ہاتھ سے سخن پارے مرتب کئے اور پیپر پر لکھ کر بھیج دیے یا پھر فون پر لکھوا دیئے۔ یوں مرحلہ وار ریکارڈ مرتب ہوتا گیا اور ساتھ ساتھ ری ویو کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ آہستہ آہستہ اتنا ریکارڈ بن گیا کہ اس کہ پہلی جلد مکمل کی جا سکے۔ اور اس کے بعد دیگر جلدوں پر کام جاری کر دیا گیا۔ سب سے آخری مرحلہ نظموں کا انتخاب تھا اور اس میں 100 نظموں کو منتخب کیا گیا اور اس طرح وقارِ سخن کی آخری جلد بھی مکمل ہو گئی۔ وقارِ سخن کا کام مکمل ہے کے بعد دو مراحل مذید شامل کیے گئے جن میں ایک تھا وقارِ سخن حصہ "میری پسند" ڈاکٹر شہناز مزمل دوسرا حصہ تھا وقارِ سخن باعنوان شعری مجموعہ اس طرح اس سلسلے کے 8 جلدیں مکمل ہو چکی ہیں۔

وقارِ سخن کی پہلی جلد سال 2017 میں آپ لوگوں کی خدمت میں حاضر کر دی گئی تھی اور پھر اس سلسلے کو آگے جاری رکھا گیا۔ آج وقارِ سخن ریسرچ پبلیکیشن سیریز کی درج ذیل جلدیں مکمل ہو چکی ہیں:

1۔ وقارِ سخن حصہ نمائندہ اشعار شعراء

2۔ وقارِ سخن حصہ نمائندہ اشعار شاعرات

3۔ وقارِ سخن حصہ تعارف اور بہترین اشعار شعراء

4۔ وقارِ سخن حصہ تعارف و بہترین اشعار شاعرات

5۔ وقارِ سخن حصہ نمائندہ نظمیں شعراء

6۔ وقارِ سخن حصہ نمائندہ نظمیں شاعرات

7۔ وقارِ سخن حصہ "میری پسند" باعنوان شعری مجموعہ

8۔ وقارِ سخن حصہ "میری پسند" ڈاکٹر شہناز مزمل

یہ سفر جتنی آسانی سے بیان کر دیا گیا ہے یقیناً اتنی آسانی سے طے نہیں ہوا۔ بہت سے لوگ تو اس سفر میں شامل ہی نہیں ہوئے، جس کی وجہ کچھ ہماری سستی اور کچھ ان کی مصروفیت ہو سکتی ہے۔ یا پھر ہماری مصروفیت اور ان کی سستی بھی۔ ابھی بھی کوشش ہے کہ ان کے سخن پاروں کو ترتیب دے کر اگلی جلد میں شامل کیا جا سکے۔ کیوں کہ یہ ایک اوپن فارمیٹ پلیٹ فارم تھا تو کچھ

لوگوں کی یہ بھی ریزرویشنز رہیں کہ ان کے نام غیر معروف لوگوں کے ساتھ نہ آجائیں۔ مگر بہت سے لوگوں نے کھلے دل کا مظاہرہ کیا اور بھرپور تعاون جاری رکھا اور ساتھ ساتھ حوصلہ افزائی بھی کرتے رہے۔ کچھ لوگوں نے باہمی اختلافات کے باوجود بھی اس سفر میں حصہ ڈالا مگر چند یہ کہہ کر پیچھے ہٹ گئے کہ اگر ان کے مخالفین اس سفر میں شامل ہوں گے تو وہ اس کا حصہ کبھی نہیں بنیں گے۔ اور کچھ لوگوں نے بار بار دستک کے باوجود ہم پر اپنے دروازے نہیں کھولے۔

بہت سے لوگوں نے بہت سے لوگوں کو متعارف کروایا بلکہ یہاں تک بھی ساتھ دیا کہ دیگر شاعروں کا ریکارڈ بھی مرتب کر کے دیا اور سوشل میڈا پیج اور پوسٹس کو باقاعدہ پروموٹ بھی کرتے رہے اور اپنی رائے کا اظہار بھی کرتے ہے۔ کچھ لوگوں کا یہ بھی کہنا رہا کہا ہم تو آپ کے فہرست سے کہیں زیادہ نامور ہیں تو ہمارے نام اس میں پہلے سے ہی شامل کیوں نہیں۔ کیوں کہ ہمیں پہلے یاد نہیں رکھا گیا تو اب ہم سفر کا حصہ کیوں بنیں۔

جن لوگوں نے "وقارِ سخن" کے سفر میں ہمارا ساتھ دیا ان کے ہم تہہ دل سے مشکور ہیں اور ان کے کام کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور جن لوگوں کا کام اس سفر میں شامل نہیں ہو سکا، ان سے ہم پہلے بھی معذرت کرتے رہے ہیں اور اب بھی کرتے ہیں کیوں کہ اس طرح کے کاموں میں اتنا ہی حصہ ڈالا جا سکتا ہے جتنی کسی میں ہمت اور طاقت ہوتی ہے۔

دعا گو، ممنون، مشکور

شاعر، مصنف مرتب

میاں وقارالاسلام

www.mianwaqar.com

www.marvelsystem.com

www.adabsaraae.com

وہ ہے رحمان اس کے نام سے آغاز کرتی ہوں

میں عاشق ہوں مزمل کی انہیں پہ ناز کرتی ہوں

الحمد اللہ 32 سالوں میں ادب سرائے میں لگائے گئے پودے اب تن آور درخت بن چکے ہیں اور اب ان کی چھاؤں تلے ہر جگہ جہاں وہ چاہتے ہیں ادب سرائے بنا لیتے ہیں۔ اس میں لگائے گئے پودے ادب کے چلتے پھرتے سائبان ہیں اور فروغ ادب میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ ادب سرائے میں آکر ٹھہرنے کے لیے کسی اجازت نامے کی ضرورت نہیں ہوتی کیوں کہ

ہم اپنی ذات کی کچھ اس طرح تفہیم کرتے ہیں

محبت بانٹتے ہیں، چاہتیں تقسیم کرتے ہیں

32 سال سے یہاں پر بے لوث محبت اور خلوص کے ذریعے ادب سکھایا جا رہا ہے۔ تخلیقی ادب بھی اور تربیت کے حوالے سے بھی جسے ہم ادب کہتے ہیں۔ اور ان دونوں یعنی ادب اور آداب کا ہونا بہت ضروری ہے۔ ادب سرائے میں ادب کے پھوٹتے چشموں سے ادب کا ہر متلاشی اور ہر تشنہ لب سیراب ہو کر جاتا ہوں۔ خواہ وہ آبشارِ ادب سے فیض یاب ہونے کا طریقہ جانتا ہو یا بے بحرا ہو۔ یہاں سب لہر میں اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرنے آتے ہیں اور انہیں ادب کے بحرِ بیکراں میں ڈوبنا اور تیرنا سیکھایا جاتا ہے۔ ماہر تیراک ان کو تیرانا سیکھاتے ہیں۔ اگر وہ اچھے تیراک نہ بھی بن سکیں تو بھی انہیں ڈوبنے نہیں دیتے بلکہ آخر دم تک ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں منزلِ مقصود تک پہنچاتے ہیں۔ اور ان کو احساس بھی نہیں ہونے دیتے کہ تم ادب کے ان چشموں سے فیض یاب نہیں ہو سکتے یا یہ ادب کی آبشار تمہیں کچھ نہیں دے سکتی۔

ادب سرائے میں جو بھی آکر ٹھہرتا ہے، اس میں وہ صلاحیت موجود ہوتی ہے جس کا وہ اظہار کرنا چاہتا ہے اور یہاں کے مکین پہچان لیتے ہیں کہ اس کی صلاحیت کیا ہے اور اس کی صلاحیت کے مطابق اسے جگہ دے دی جاتی ہے جہاں پہ وہ ٹھہر سکتا ہے وقت گزار سکتا ہے، اساتذہ سے مل سکتا ہے ان کی صحبت میں بیٹھ سکتا ہے اور جو وہ سیکھنا چاہتا ہے وہ سیکھ سکتا ہے۔ کیوں کہ ادب سرائے مرکزِ علم و ادب بھی ہے اور ادب و آداب کا محور بھی ہے۔ الحمد اللہ آج یہاں پر آکر ٹھہرنے والے بہت سے مسافر اپنی منزلوں تک پہنچ چکے ہیں اور اپنی اپنی جگہ ادب سرائے قائم کرتے جا رہے ہیں۔ اسی لیے اس ادارے کو ادب سرائے انٹرنیشنل کا نام دیا گیا اور یہ ماشااللہ آج پوری دنیا میں یہاں سے ہو کر گزرنے والے مسافر ترویجِ ادب کے لیے کام کر رہے ہیں۔ اس میں کچھ نئے نام ہیں اور کچھ پرانے نام ہیں۔ اور جو بھی آتا ہے وہ اس ادب سرائے میں ٹھہرتا ضرور ہے اور ٹھہرنا پسند کرتا ہے اور ہم اس کو اپنا مہمان بنانا پسند کرتے ہیں ہم کچھ ان سے سیکھتے ہیں کچھ انہیں سکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس کی ایک مثال یہاں کے ہونہار طالب علم میاں وقارالاسلام ہیں ان کا ادب سرائے سے گہرا اور پرانا تعلق ہے۔ آپ سب کو یہ سوشل میڈیا پر اکثر نظر آتے ہیں وہ ایک بہترین نثر نگار، نثری نظموں کا تخلیق کار، مرتب اور ایڈیٹر کے صورت میں سامنے آیا ہے۔ اور ان کی تمام چھپی ہوئی ادبی صلاحیات ادب سرائے میں ٹھہرنے کی وجہ سے مزید اجاگر ہوئیں۔ اور ان میں اب بہت نکھار آتا جا رہا ہے۔

ادب سرائے کے مقصد نو آموز شاعروں اور ادیبوں کی حوصلہ افزائی ہے اگرچہ ابھی تک اس میں بہت سے ادب کے متلاشی فنِ شاعری کے رموز سے واقف نہیں ہو سکے مگر ہم ان کے حوصلوں کو پست نہیں کرتے اور یہ اپنی ادبی صلاحتوں کو کسی نہ کسی شکل میں سامنے لاتے رہتے ہیں۔ خیالات، جذبوں اور لفظوں کا جو طوفان ان کے اندر چھپا ہوتا ہے وہ کسی نہ کسی صنف کی شکل میں باہر آجاتا ہے۔ کہانی ہو افسانہ ہو انشائیہ ہو کوئی بھی صنف ہو اور جو مستقل مزاج ہوتے ہیں وہ اپنا لوہا منوا لیتے ہیں اور ہمارا نصب العین ہے کہ جو بھی ادب کی تلاش میں ادب سرائے میں آکر ٹھہرا ہے وہ خالی ہاتھ واپس نہ جائے الحمد اللہ آج ہمارے بہت سے طالب علم صاحب دیوان ہیں اور ان کی تخلیقات کو پوری دنیا میں پسند کیا جا رہا ہے۔

وقار میں بکھری چیزوں میں سمیٹنے اور مرتب کرنے کی بھرپور صاحیت موجود ہے جو آپ کو وقارِ سخن میں نظر آئے گی۔اس میں ہر عمر کے شاعر کو شامل کیا گیا ہے۔اور بہت اعلیٰ پائے کی تخلیقات کے ساتھ ساتھ کہیں کہیں قدرے کمزور تخلیقات بھی نظر آتی ہیں لیکن اس نے ادب سرائے کے اس مقصد کو سامنے رکھا ہے کہ کسی کو اس وادیءِ پُر خار میں قدم رکھنے سے نہیں روکنا۔

مجھے اپنے تمام ہونہار شاگردوں کی سرپرستی کرتے ہوئے بڑا فخر محسوس ہوتا ہے اور مجھے اللہ کے اس کرم پہ بڑی خوشی ہوتی ہے کہ میں بہت سارے امور میں ان کی معاونت کرتی ہوں اور بڑی بے لوث محبت سے، بے لوث خلوص سے ان کے قدموں کو کبھی پیچھے نہیں ہٹنے دیتی۔اور ان کو تن آور درخت بنتے دیکھ کر مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے۔کیوں کہ اپنے لگائے ہوئے پودوں کو چھاؤں دیتا دیکھ کر کون خوش نہیں ہوتا۔

امید ہے آپ کو بھی وقار کی یہ خوبصورت کاوش پسند آئے گی اور آپ بھی وقارِ سخن میں اپنا حصہ ڈالتے رہیں گے اور وقارِ سخن کے وقار میں اضافہ فرماتے رہیں گے۔

آمین

وقارِ سخن سے محبت تک

انتخاب: میاں وقارالاسلام

محبت، معجزے سے کم نہیں ہے

مگر مجھ میں اب اتنا دم نہیں ہے

جناب محمد سلیم طاہر

مجھے وطن سے محبت تو ہے بہت لیکن

دیارِ غیر میں بچوں کی بھوک لے ائی

جناب اقبال طارق

یہ جو لاہور سے محبت ہے

یہ کسی اور سے محبت ہے

جناب ڈاکٹر فخر عباس

جھیل آنکھوں میں جو اترے ہیں تو معلوم ہوا

اس قدر شہر محبت میں سکوں ہوتا ہے

جناب عرفان صادق

مرے خلوص میں شامل کوئی کمال نہیں

مرے خمیر کی مٹی میں بس محبت ہے

جناب ایاز محمود ایاز

محبت روشنی ھے روشنی تقسیم کرتے ہیں

زمانے بھر میں آو زندگی تقسیم کرتے ہیں

جناب زاہد شمسی

میں اپنے آپ ہی پسپا ہوا محبت میں

ہوئی نیں ہے مجھے مات اس سے کہہ دینا

جناب امین کنجاہی

میرے لب پر ناڈھونڈو تم وہ شیریں لفظ الفت کے

میرے آنسو بتائیں گے محبت کتنی میٹھی ہے

جناب سہیل رضا ڈوڈھی

ہے محبت گر تماشا تو تماشا ہی سہی

چل مکانِ یار کے فُٹ پاتھ پر بستر لگا

جناب منصور آفاق

تم میری محبت ہو میری سزا نہیں ہو

اک بار کہہ دو مجھ سے کہ تم خفا نہیں ہو

میاں وقار الاسلام

یہ احترام محبت میں ھم نے سیکھا ھے

کوئی کسی کا اگر ھے تو پھر اُسی کا ھے

صفدر صدیق رضی

محبت میں اک ایسا موڑ بھی آتا ہے جب شوکت

یقیں خاموش رہتے ہیں گُماں خاموش رہتے ہیں

جناب افتخار شوکت

ہم اہلِ نظر، اہلِ قلم، اہلِ محبت

کیاہوتا اگر دیدہ ءبیدر نہ ہوتے

جناب سلیم فگار

نہ ماہ رونہ کسی ماہتاب سے ہوئی تھی

ہمیں توپہلی محبت کتاب سے ہوئی تھی

علی مزمل

آنکھیں روشن، لہجے رس کے پیالے جی

یہ ہیں لوگ محبت کرنے والے جی

منیر انور

کون ہے کیسا ہے کیاذات ھے کیافرقہ ھے

اس محبت میں توشجرہ نہیں دیکھاجاتا

عاصم تنہا

دل کی خواہش تھی خودکشی کرنا

ہم نے تکمیل میں محبت کی

آزاد حسین آزاد

ہم اپنی ذات کی کچھ اس طرح تفہیم کرتے ہیں

محبت بانٹتے ہیں چاہتیں تقسیم کرتے ہیں

شہناز مزمل

میں اس کی خامشی کو سن رہی تھی

وہ اظہار محبت کر رہا تھا

محترمہ رخشندہ نوید

ذرا پھر کہو نا محبت ہے تم سے

کہ تشنہ ہے میری سماعت ابھی تک

محترمہ سمن شاہ

کچھ تو بولو کہ اب محبت میں

اور کتنی اذیتیں دو گے

محترمہ شگفتہ ناز

وہ آیا تو گئے شکوے گلے سب

محبت کو بہانہ چاہیئے تھا

محترمہ قندیل جعفری

یارب تو مرے ظرف کو اتنا بلند کر

دشمن کو دیکھ لوں تو محبت امڈ پڑے

محترمہ زیب اُنساز یبی

اب کوئی کام نہیں کارِ محبت کے سوا

دل تری یاد میں بس اشک بہاتا جائے

محترمہ حُسن بانو

ہے وفا تجھ میں تو پابند وفا ہوں میں بھی

مجھ سے مل بیٹھ محبت کی فضاہوں میں بھی

صبیحہ خان

محبت کو محبت سے سمجھنے کا ارادہ کر

تبسم یہ سفر کرنا ھے تو پھر پاپیادہ کر

جہاں آراء تبسم

سوچا جو میں نے آج تو یہ راز پالیا

دیمک کی طرح مجھ کو محبت نے کھالیا

شگفتہ شفیق

بے رُخی نہ اپنائیں بات اتنی سن لیجئے

سب کو بھول بیٹھے ہیں آپ کی محبت میں

محترمہ شہناز رضوی

میں کہساروں کی ملکہ ھوں، یہاں پر

محبت رقص کرتی ھے دلوں میں

مسرت جہاں خٹک

میرے حالات سمجھتا ہے وہی

جس نے اک بار محبت کی ہے

وانیہ عنبر

جدائیوں کی رفاقت میں لکھتے جاتے ہیں

جو لکھ رہے ہیں محبت میں لکھتے جاتے ہیں

یاسمین سحر

محبتوں کی حسین داستان ہے اردو

کہ حیرتوں کا یہ کوئی جہاں ہے اردو

عروبہ عدنان

محبتوں کا شمار کیسا، حساب کیسا

وفا میں نقد اور ادھار کیسا، حساب کیسا

محترمہ نیر رانی شفق

محبت نرم لہجوں میں بڑی تکلیف دیتی ہے

مگر یہ سرد لہجوں سے کبھی نالاں نہیں ہوتی

ڈاکٹر مریم ناز

کہ کوئی شخص میرے پیار کے قابل تخلیق

پھر مجھے اس کی محبت پہ مکرر کر دے

زرقا نسیم

محبت ہو گئی انسانیت سے

مجھے منصب ملا جب آگہی کا

گلِ رابیل

مجھے یاد آ کر رُلا دیتی ہے

محبت جو اک داستاں ہو گئی

رابعہ رحمان

اب تو سیراب محبت کی زمینیں ہو جائیں

پیاسے لب ساحلوں پہ چھوڑ گیا ہے کوئی

صائمہ جبین مہکؔ

اس قدر پیار جھلکتا ہے ترے لہجے سے

جی میں آتا ہے ترا نام محبت رکھوں

نادیہ سحر

محبت آخری سانسوں پہ تھی جب

تمہارے کوچے میں دیکھی گئی ہے

کرن وقار

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

تاریخ دان سے

قدیم دنیا کا پہلا قاتل

"قابیل

ہمیشہ یاد رکھا جائے گا

سنا ہے

پہلی بار جب کوئی نیا کام کرتا ہے

تو وہ اسی کے نام سے ہمیشہ کے لئے

منسوب ہو جاتا ہے--

تو پھر

پہلی بار محبت کس نے کی ہو گی!

کیا آدم اور حوا نے!!

نہیں نہیں---

وہ محبت نہیں

وہ تو خطا تھی

حدود سے تجاوز تھا

یا شائد تجسس---

قدیم دنیا کے تاریخ دان!

بتا کہ

پہلی بار محبت کس نے کی تھی!!

کوئی نام درج نہیں نا تاریخ میں ؟
تاریخ ہمیشہ چن چن کر بری باتوں کا ہی ریکارڈ کیوں رکھتی ہے!!
تاریخ کے صفحوں پر اتنے پھول نہیں جتنا لہو ہے...
سو اب نئی تاریخ لکھی جائے
اور اس میں میرا نام درج کیا جائے
جس نے پہلی بار محبت کی-

نیلم ملک

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan
WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

چل پیر سائیں کوئی آیّت پُھونک
کوئی ایسا اِسمِ اعظم پڑھ
وہ آنکھیں میری ہو جائیں
کوئی صوم صلٰوۃ دُرُود بتا کہ وّجد وُجُود میں آجائے
کوئی تسبیح ہو کوئی چِلا ہو
کوئی وِرد بتا
وہ آن ملے
مُجھے جینے کا سامان ملے
گر نہیں تو میری عرضی مان
مُجھے مانگنے کا ہی ڈھنگ سکھا
کہ اشّک بہیں مرے سجّدوں میں
اور ہونٹ تھر اتھر کانپیں بّس
مری خاموشی کو بھّید ملے *
کوئی حرف ادا نہ ہو لیکن
مری ہر اک آہ کا شور وہاں سرِ عرش مچّے
مرے اشکوں میں کوئی رنگ ملا
مرے خالی پن میں پھول کِھلا
مُجھے یار ملا
سرکار ملا

اے ماں

مالِک مُلک کے، شاہ سائیں

مجُھے اور نہ کوئی چاہ سائیں

مری عرضی مان، نہ خالی موڑ

مجُھے مان بہُت مرا امان نہ توڑ

چل پیر سائیں کوئی آیت پھُونک

کوئی ایسا اِسم اعظم پڑھ

وہ آنکھیں میری ہو جائیں

کنول ملک

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

کیموفلاج

چلو ہم پھر سے اپنی زندگی جینے لگیں واپس
وہی کہ زندگی جس پر،، بہت سے لوگ بے حد رشک کرتے ہیں
بڑی ہی آہیں بھرتے ہیں
کہ ایسی حکمرانی، شادمانی تو کسی کو شاذ ملتی ہے۔۔
جہاں والے ہماری مسکراتی صورتوں کو دیکھتے ہیں بس
ہمارے اطلس و کمخواب پہناوے تو اُن کا دل جلاتے ہیں
اگر وہ ایک پل کو بھی، ہماری روح میں اتریں، تو یہ جانیں
ہمارے مسکراتے ہونٹوں کے پیچھے
نہ جانے کتنی ساری اُلجھنیں افسردہ بیٹھی ہیں
نہ جانے کتنی ہی خاموشیاں ہیں دفن اور ارماں سسکتے ہیں
ہم اپنے دل پہ گرتے آنسوؤں کے ساتھ آدابِ محفل کے لئے کچھ مسکراتے ہیں
تو سب ہی لوگ فرطِ رشک سے یوں آہیں بھرتے ہیں
کہ جیسے ہم نے کوئی قسمتِ شاہانہ پائی ہے
دبے لفظوں میں کہتے ہیں "لکی ہو تم بڑی یارا۔۔"
اُنھیں ہم شک میں اُن کے مبتلا ہی رہنے دیتے ہیں۔۔۔
چلو ہم پھر سے اپنی زندگی جینے لگیں واپس
کہ کچھ دن کو ہمارے دل نے کچھ آرام پایا تھا

خوشی کا ایک جھونکا ہی مرے جیون میں آیا تھا۔۔

خوشی لیکن کسی کو کب مری برداشت ہوتی ہے

کئی قدغن، نگہ داری۔۔۔زمانے بھر کی پابندی

کئی جانب، کئی آنکھیں ہوئی نگراں!

تو اُن آنکھوں سے گبھرا کر اب ہم تو یہ ہی کہتے ہیں۔۔۔

چلو ہم پھر سے اپنی زندگی جینے لگیں واپس

یہ آنسو پی کے اپنے، قہقہے پھر سے لگایئں ہم

اِسی "کیموفلاجی" میں ہم اپنی جان بھی دیدیں۔۔۔

شگفتہ شفیق

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

~~~~~~

ایک شام ایک شاعرہ

~~~~~~

شاعرہ کی نمائندہ نظم

~~~~~~

زمانہ بدل رہا ہے

نکلا ہے سورج مغرب سے
رخ بدلا گرم ہواؤں نے
دلہن کا آنچل زرد ہوا
پہنی ہے آگ فضاؤں نے

خوش خواب جوانی کا موسم
بے نور ہوا بے رنگ ہوا
جو آیا میرے ہاتھوں میں
وہ پھول بھی زخمی سنگ ہوا

بے کیف محبت کے ساگر
بھرتے ہیں ریت سفینوں میں
آنکھوں سے چھلکتے ہیں شعلے
اک آگ بھری ہے سینوں میں

مانگی ہوئی خوشیاں ڈالی ہیں
لمحوں نے غموں کے دامن میں
~~~~~~

پتھر کھلتے ہیں شاخوں پر
شعلے اگتے ہیں گلشن میں

الفاظ جمے ہیں ہونٹوں پر
کھوئی ہے بھیڑ میں تنہائی
گیتوں سے ٹپکے خاموشی
اور ٹوٹ گئی ہے شہنائی

زہریلی بیلوں کی صورت
لپٹی ہے اداسی پیڑوں سے
گلشن کی سحر مانوس ہوئی
کتنے خونخوار اندھیروں سے

بینا گوئندی

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

کبھی ہو سکے تو چلے آنا...

میری زندگی کی ویران شاموں میں
دھیرے سے___دبے پائوں..
میرے دل کی ادھ کھلی چوکھٹ کو..
ننگے پیر پار کرکے...
کبھی تو میری خواہشوں کے
سبھی ٹوٹے بند باندھنے کو...
بن کہے بن بلائے... چلے آئو
کہ میری زندگی کی آس ہو تم..
میری خواہشوں کو راس ہو تم...
میری سبھی سوچوں کا یارا...
اک انجانا سا قیاس ہو تم...
بھلے مجھ سے دور سہی...

رگ جاں کے بہت ہی پاس ہو تم..
کبھی ہو سکے تو میرے مہرباں،،
میرے ہم سفر... میرے پاسباں
ہو بھلا چکے تو یاد کرنا...

میری چاہوں ہے سبھی امتحاں..

وہ حرف جن سے لکھی ہے میں نے...

تیری خلوتوں کی کڑی داستاں..

وہ رات کے جگنو..وہ دن کی تتلیاں...

وہ حنا کے شوخ رنگوں سے...

سرخ ہوتی ہوئی ہتھیلیاں...

وہ شوخ اشارے..وہ مست نظارے..

تیری ذات سے جڑے.. سبھی استعارے...

کبھی ہو سکے تو یاد کرنا...

وہ جھیل کنارے___میل ہمارے..

کبھی ہو سکے تو یاد کرنا...

جو بیت گئے،،وہی دن سارے...

فائزہ کیانی

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

پھولوں کے رنگ

چاند ستاروں کی روشنی

تتلی کی نازکی اور

دریا کی روانی

صحرا میں ایک دو جو ہوں پودے کھلے ہوئے

جھرنوں کی دلکشی بھری آواز جان جاں

کوئی قیمتی پتھر بھی

ہو پارس کے نام کا

رنگین چوڑیاں۔۔۔

کبھی کاجل لگائی آنکھ

تجھ سے وابستہ آنکھیں جو دیکھیں وہ خواب بھی

اور خوابوں میں بھٹکنے والا ہر سراب بھی

تیری حسین آنکھ کا مے خانے سا نشہ

تیرا سفید شرٹ میں آنا صبح صبح

یہ سب تو ہے ہی مجھ کو پرندے پسند ہیں

اڑتی ہوئی ہدہد یا کوئی طوطا بند ہو

کیسے کہوں کے اور مجھے "تم" پسند ہو!

انعمتا علی

~~~~~~

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan
~~~~~~

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

چیزوں کے اندر جھانکنے کی کوشش

میں نے ایک سوکھتے پیڑ پر
نظم لکھنا شروع کی
میرے اندر پیلے پتوں کے ڈھیر لگ گئے
میں نے ہوا پر نظم لکھی
میرے اندر شاخیں پھوٹنے لگیں
پھول میری ہتھیلیوں سے
باہر نکل آئے

میں نے بارش پر نظم لکھی
میری چادر کے پلو بھیگ گئے
جن کو سکھانے کے لئے
میں نے
دھوپ پر نظم لکھی
سورج سوا نیزے پر آ گیا
پیڑ جلنے لگے
اور پرند مرنے لگے

میں نے بادلوں کے لئے ہاتھ اٹھائے
پھر کشتیاں کم پڑ گئیں
لوگ ڈوبنے لگے

میں نے ڈوبنے والوں پر نظم لکھنا چاہی
لاشیں ہی لاشیں میری چاروں جانب تیرنے لگیں

ہر ایک لاش کہنے لگی
پہلے مجھ پر لکھو
پہلے مجھ پر
میں نے اس شور میں
اپنی بھی چیخیں سنیں

پھر میرے اندر
ایک گہرے اور پر اسرار سکوت نے بسیرا کر لیا

اب میں اس سکوت کی میزبانی کرتی ہوں
اسی کے ساتھ باتیں کرتی ہوں
سوتی اور جاگتی ہوں
دیواریں میرے لیے
لباس بنتی رہتی ہیں
کھڑکیاں اور روشن دان میرے وجود کے گھاؤ ہیں
جن پر
ہر آتی ہوئی صبح اور ڈھلتی ہوئی شام
اپنا اپنا مرہم رکھتی ہیں

اور مجھ سے کہتی ہیں، ہم پر بھی نظم لکھنا جب یہ گھاؤ بھر جائیں

گلی میں کھیلتے بچے
کبھی کبھی
کھڑکی کے شیشے سے آنکھیں چپکا کر
اندر جھانکنے کی کوشش کرتے ہیں

انہیں کون یہ سمجھائے
چیزوں کے اندر جھانکنے کی کوشش
شاعر بنا دیتی ہے

جاناں ملک

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

وہی ھوانا۔۔۔!!!!!!!!

کہا بھی تھانا۔۔۔!!
نہیں بدلنا
ملے ھو جب تم، تو ساتھ چلنا
میرے قدم سے قدم ملا کر
وہ سارے منظر کو قید کرنا
حقیقتوں پر جو مشتمل ھوں
وہ سوچ رکھنا۔۔وہ خواب بننا
جو میرے دل سے تمھارے دل تک

گزرتی ھے بس، وہ راہ چننا
مگر نا جانے تھے
کس گماں میں
کہ راستوں سے بھٹک گئے ھو
کنارا کر کے تم اپنی کشتی
مجھے بھی دل سے جھٹک گئے ھو
مجھے پسند تھے خزاں کے رنگ اور
تمھیں پسند تھیں بھار و گلشن
یہ موسموں کا ھی فرق تھا۔۔! یا
ھماری سوچوں میں کچھ کمی تھی؟
نا جھیل پائے ہم ان دنوں کو
کہ موسموں میں بس اک نمی تھی
بچھڑنے پر تھا تمھارا دعوا
تمھارے بن میں نا جی سکوں گا
کروں گا میں اتنا یاد تم کو
تمھاری سوچوں میں، میں رھونگا
ان آنسوئں میں تھی اک الجھن
جو میرے دل سے سلجھ نا پائی
تمھاری حد سے نکل نا پائی
کہ تم بھی آخر گزرتے لمحوں کی
آندھیوں میں سنبھل گئے نا۔۔۔!!
وفا کے دعوں کو تم بھلا کر

جفا کی دھن میں بہل گۓ نا۔۔!!

وہی ھوا نا۔۔۔۔۔۔!!!!!

بدل گۓ نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!

افشاں افشؔ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

~~~~~~

ایک شام ایک شاعرہ

~~~~~~

شاعرہ کی نمائندہ نظم

~~~~~~

تمہارے ہجر کے موتی

تمہارے ہجر کے موتی
ابھی پلکوں پہ رکھے ہیں
عجب اک خوف سے ہر دم کھلی رکھتی ہوں میں آنکھیں
گرے تو ٹوٹ بکھریں گے
تمہارے. ہجر کے موتی
ابھی پلکوں پہ رکھے ہیں
یہاں گنجان رستوں پر
یہاں پر پیچ گلیوں میں
جدائی رقص کرتی ہے
چلے آؤ تو اچھا ہے
کہ اب تو تھک چکی آنکھیں
تمہارے ہجر کے موتی
ابھی پلکوں پہ رکھے ہیں
یہاں کچھ بھی نہیں بدلا
اسی پہلے طریقے سے تمہاری منتظر آنکھیں
لگی رہتی ہیں چوکھٹ سے
کوئی آہٹ نہیں ہوتی
~~~~~~

کوئی سایہ نہیں دکھتا
ذرا سی جھرجھری لے کر
میں آنکھیں کھول دیتی ہوں
عجب اک خوف سے ہر دم
کھلی رکھتی ہوں میں آنکھیں

ثمینہ سید

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

~~~~~~

ایک شام ایک شاعرہ

~~~~~~

شاعرہ کی نمائندہ نظم

~~~~~~

تحیّر

کتنا پر کیف ہے دل کا موسم
مجھ پہ یہ رنگ کبھی پہلے نہیں آیا
دل کبھی دھڑکتا تھا
مگر اب تو رقص کرتا ہے
ایسا روپہلی ہے رخسار کا رنگ
کہ گلوں کا رنگ بھی مرے چہرے پہ رشک کرتا ہے
تو ساحر ہے! رنگریز ہے یا جادوگر!
یہ طلسم کدہ ہے، یا خواب نگر!
ششدر ہوں
~~~~~~

کہ یہ میں ہوں
یا مجھ میں کوئی اور آن بسا ہے
سوچ رہی ہوں
آنکھ کھولوں، یا ابھی خواب نگر بسا رہنے دوں!
اسم پڑھ لوں؟ یا طلسم کدہ ابھی سجا رہنے دوں!!!

شاھدہ مجید

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

ماں

دورِ ظلمت میں کوئی کسی کا نہیں
کوئی لمحہ میسر خوشی کا نہیں

بے بسی سے جڑا کیوں ہے ناتا ترا
بھول بیٹھا ہے کیوں مہرباں ہے خدا

بھول جا سارے دنیا کے ظلم و ستم
یاد رکھ ہر گھڑی بس خدا کا کرم

دیکھ لے کس قدر مطلبی ہے جہاں
کوئی اپنے سوا سوچتا ہے کہاں

خواب غفلت میں ہے زندگی یہ تری
ہوش کر کس لئے چھائی ہے بے حسی

عارضی ہیں سبھی عیش و عشرت ترے
ڈھونڈ جنت کو تو ماں کے قدموں تلے

ماں دعا دے تو طوفاں بھی ٹل جاتے ہیں
راہ مشکل میں بچے سنبھل جاتے ہیں

رشک کرتی ہے ان پر یہ تقدیر بھی
ہو میسر جنھیں ماں کی تصویر بھی

ماں کی خدمت کا موقع جنھیں بھی ملا
ان کا دامن ہے خوشیوں سے کتنا بھرہ

شازیہ طارق

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

بات کوئی خاص بھی نہ تھی

اپنے آپ میں تُو بھی نہ تھا۔۔۔اور
اپنے پاس میں بھی نہ تھی۔۔۔۔۔۔۔فضا

بھی تھی سوگوار کچھ۔۔۔۔۔اور گلوں
میں باس بھی نہ تھی۔۔۔۔۔کیسے

ملتے بچھڑے ہوئے۔۔۔۔۔درمیاں کوئی
آس بھی نہ تھی۔۔۔۔۔ محبتوں کے کیا

زمانے تھے۔۔۔۔۔۔جب دلوں میں کوئی
پھانس بھی نہ تھی۔۔۔۔۔۔۔حائل ہوئیں

کچھ مجبوریاں ورنہ۔۔۔۔۔دوری تو
ہمیں راس بھی نہ تھی۔۔۔۔۔تُو بھی تو

دل سے محسوس کرے۔۔۔۔۔زندگی

اتنی اداس بھی نہ تھی۔۔۔۔۔۔بس اپنی

اپنی انا کے بکھیڑے تھے۔۔۔۔۔ورنہ
بات کوئی اتنی خاص بھی نہ تھی

عالیہ جمشید خاکوانی

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

''واپسی''

بہت یہ بھی کہ کچھ لمحے
تمھارے ساتھ بیٹے ہیں
وہی لمحے اثاثہ ہیں
انھی لمحوں میں جی لوں گی!
کبھی جب دیکھنا تم!
پنچھیوں کو یاد کر لینا
بس اتنا یاد کر لینا
محبت کے فلک پر یوں کبھی
ہم بھی تو اڑتے تھے،
اکٹھے کتنا ہنستے تھے؟
چلو، جانے دو یہ باتیں
کہ اپنی دوستی کو ہم
بھلا رسوا کریں اب کیا؟
یہیں سے لوٹ جاتے ہیں
کسی کو کیا خبر کتنے تھے؟
وعدے کتنی قسمیں تھیں؟

اب اس کو راز رہنے دو
سنو، تم کو اجازت ہے
یہیں سے لوٹ جاؤ تم
مجھے بھی لوٹ جانے دو!
سفر کٹتا نہیں تم بن
چلے جاتے ہو تم
پہروں تمھاری راہ تکتی ہوں!
تمھیں فرصت نہیں ملتی
تم اکثر چھوڑ جاتے ہو
مرا دم گھٹنے لگتا ہے
یونہی تنہا ہی رہنا ہے
تو یوں ہر روز کیا مرنا؟
اگر یہ زہر پینا ہے
تو میں اک بار ہی پی لوں،
سنو!
اتنی گزارش ہے
مجھے اب چھوڑ آؤ تم!
جہاں میرا بسیرا تھا
جہاں پر تھی ملی تم سے
میں رستہ بھول بیٹھی ہوں
مجھے رستہ دکھا دو تم
سنو!
اب شام سے پہلے
مجھے گھر لوٹ جانے دو
بس اتنا ساتھ کافی ہے

اب اس بے نام رشتے کو

یونہی بے نام رہنے دو!

اسے بے نام رہنا تھا

اسے بے نام رہنا ہے

یہیں تک ساتھ تھا اپنا

مجھے اب چھوڑ آؤ تم

ملی تھی میں جہاں تم کو

وہیں پر چھوڑ آؤ تم

نادیہ سحر

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

ایک یاقوتی نظم

(کوئٹہ کا نوحہ)

اے مرے دوست
میری ایک تمنا تھی کہ میں
تیری چاہت میں
کوئی نظم لکھوں
اک تیرے پیار کی حدت میں تپکتی ہوئی نظم
جس کا ہر لفظ ہو
یاقوت کا لفظ
تیرے جذبات کی حدت میں
سلگتا یاقوت
اور یا میرے حیا رنگ
لبوں سا یاقوت
سرخیءِ حسن سے دہکا یاقوت
گرمئ عشق سے جلتا یاقوت
مگر افسوس..........!

مرے شہر کی بازاروں میں

ہر دکاندار سجائے ہوئے ہے

سرخ انگار

بنامِ یاقوت

جس میں نفرت ہے، تعصب ہے ریاکاری ہے

جس کی سرخی میں وہ

حدت ہے کہ جل اٹھتے ہیں ہاتھ

ایسے عالم میں

بھلا کیسے کہوں

نظم کی صورت کوئی بات

اے مرے دوست

مجھے دکھ ہے کہ

میرے اطراف

اب فقط ایک ہی سرخی ہے

لہو کی سرخی

بے گناہی کے لہو کی سرخی جو مرے جسم سے نکلا ہے

بر رنگِ دریا

جو تیرے جسم نے اگلا ہے

سرِ کرب وبلا

جو مری آنکھ سے بہتا ہوا اِک آنسو ہے

جو تیرے ہونٹوں سے چپکا ہوا اِک نوحہ ہے

سو میرے دوست!

محبت کی کسی نظم میں بھی

کوئی آنسو کوئی نوحہ تو نہیں ہوتا ہے!؟

شہر جاں خون میں ڈوبا تو نہیں ہوتا ہے!؟

ہاں مری جان!
مرے پاس کوئی لفظ بھی یا قوت نہیں
اس لئے نظم نہیں
تیری چاہت میں لکھی اور محبت میں گندھی
کوئی بھی نظم نہیں!
کوئی بھی نظم نہیں!

جہاں آرا تبسم

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

~~~~~~

ایک شام ایک شاعرہ

~~~~~~

شاعرہ کی نمائندہ نظم

~~~~~~

یوں نہیں ہو سکتا"

میٹھی ٹھنڈی نرم فضا میں
ٹہلتے ہوئے پرندے
دھکتی یاد کی پٹری پہ چڑھ دوڑے ہیں
اور ارد گرد کی جلتی بجھتی روشنیاں
چھوٹے چھوٹے کنکر اٹھا کر دائیں بائیں بے چینی سے اونگھتی گاس کی سمت اچھال رہی ہیں
کسقدر سناٹا ھے
دور سے آتی ٹرین کی سیٹی منتشر کر رہی ھے تمام سوچ کے استعارے!!!
خودکشی کی موت اب عام ہو چکی ھے
لوگ زندہ لاشوں کو زیادہ پسند کرتے ہیں,
~~~~~~

تم مجھے ہی دیکھ لو میں پچھلے کئی سالوں سے زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھی ہوں
مگر ہر آتی جاتی سانس مجھے کاٹ کھانے والی نظروں سے دیکھتی گزر رہی ھے
میں مسکرا کر ہر آنے والے دن کا استقبال کر رہی ہوں
لمحہ لمحہ مر رہی ہوں
سانسوں میں زہر بھر رہی ہوں
زندگی کا منہ چڑانے کو
تجھے جی کر دکھانے کو
یوں نہیں ہو سکتا
مگر میں کر رہی ہوں

یاسمین سحر....

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

"موسمِ گل کی اداس شاعرہ"

ہم دونوں کے مقدر میں کہاں
لذتِ وصل
میں موسمِ گل کی اداس شاعرہ
تو سنہرے خواب بنتا
پرنور چاند
موسمِ گل کی آنکھیں بھی
بہت اشکبار ہیں
فضا بھیگی بھیگی سی ہے

موسم میں اداسی
رچ بس گئی ہے
سرخ گلاب
بھی بھیگے بھیگے سے ہیں
گلِ لالہ بھی اشکوں سے بھرپور
ٹیولپ بھی کچھ گم صم
کہنے کو تو گلوں کا موسم ہے
پر میرا عکس
بہاروں کے ان پراسرار لمحوں
میں دکھائی دیتا ہے
تو گل پوش وادیوں کا
شاہ پوش شہزادہ
میں فصلِ بہار کی اداس شاعرہ
تیرا میرا ملاپ ہو کیسے
تو ازل سے رنگین مزاج
میں ازل سے غمگین مزاج
تو سرخ رنگ کا حسین گلاب
میں پیلے رنگ کی پیلی تتلی
بتا ذرا
میں تیرے وجود کا حصہ کیسے ہو پاؤں گی؟
تیری خوشبو مشکِ عنبریں
کی طرح

میری روح کو تازہ کرتی ہے
لیکن
میں فصلِ بہار کی اداس شاعرہ
میں فصلِ گل کی اداس شاعرہ

زہراءبتول

وقارِ سخن میں خوش آمدید

waqaresukhan/www.facebook.com :FACEBOOK PAGE

waqaresukhan/www.mianwaqar.com :WEBSITE LINK

وقارِ سخن میں خوش آمدید

~~~~~~

ایک شام ایک شاعرہ

~~~~~~

شاعرہ کی نمائندہ نظم

~~~~~~

ماں

ماں پھر اپنی آغوش واپس دلا دے
میں مدت سے سوئی نہیں ہوں سُلا دے
غمِ زندگی نے مجھے مار ڈالا
ہنر غم سے لڑنے کا مجھ کو سکھا دے
گرم لُو بھی لگنے نہیں دیتی تھی تم
مجھے اپنے آنچل کی پھر وہ ہوا دے
مٹا دے سبھی مشکلیں زندگی سے
ماں ایسی محبت بھری تُو دعا دے
میں ہوں تیری بلبل، مرا جگنو تم ہو
~~~~~~

مجھے ماں اندھیرے میں رستہ دکھادے

مہکؔ مان لوں میں بڑی ہو گئی ہوں

مگر اپنے پہلو میں ماں تُو جگہ دے

صائمہ جبین مہک

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

زمانے ہوگئے بچھڑے

ہمیں تم سے مگر جاناں
حقیقت ہے تمہیں اب تک
نہ دل بھولا؛ نہ ہم بھولے
ترے ہجراں کو سہتے ہیں
مگر زندہ بھی رہتے ہیں
نگاہوں ہی نگاہوں میں
تمہیں آواز دیتے ہیں
سنائیں بھی تو ہم کس کو
غمِ دل کون سنتا ہے

کسی کے درد میں جاناں

بھلا اب کون جلتا ہے

سنو! رنج والم سارے

ہم اپنے بھول جاتے ہیں

محبت کے چراغوں کو

وفاؤں سے جلاتے ہیں

ہمیں دردِ محبت میں

ندیدہ تم رُلاتے ہو

کہانی مختصر یہ ہے

ہمیں تم یاد آتے ہو

سحر نورین سحرؔ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

~~~~~~

ایک شام ایک شاعرہ

~~~~~~

شاعرہ کی نمائندہ نظم

~~~~~~

بچپن

اک یہی تو عمر ہوتی ہے
جو ہر غم سے آزاد ہوتی ہے
حسد سے پاک ہوتی ہے
چھوٹی چھوٹی خواہشوں کے
پورا ہونے سے شاد ہوتی ہے
کب نیند آجائے
کب بھوک لگ جائے
کب دل مچل جائے
اور معمولی سے کھلونے سے بہل جائے
~~~~~~

معصومیت کا دور
کب ہاتھوں سے نکل جائے
چپکے سے جوانی لے آئے
اور بچپن کے کبھی نہ بھولنے والے دن
کہیں کھو جائیں
ہمیں اس سے دور لے جائے
کچھ خبر نہیں ہوتی
اک یہی تو عمر ہوتی ہے

زرقا نسیم

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

\---

ایک شام ایک شاعرہ

\---

شاعرہ کی نمائندہ نظم

\---

ظلم کو اب بے نقاب ہونا چاہیئے

ظالم کا اب حساب ہونا چاہیئے

جمہوریت کا ثمر بہت پا چکے ہم

رائج اب اسلامی نظام ہونا چاہیئے

کتابوں تک نہ ہو محدود

سچ کا ڈنکا سر عام ہونا چاہیئے

اسلام ہے دن فطرت

ہر مسلم کو اس پر یقین ہونا چاہیئے

عام کریں اسلامی تعلیمات کو

طاق پر نہیں صرف قرآن ہونا چاہیئے

انگریزی تعلیم بہت ہو چکی

اب قومی زبان کا نفاذ ہونا چاہیئے

اب نا ملے کسی زینب کی لاش

مجرم کو سرے عام سنگسار ہونا چاہیئے

معاورائے عدالت ہو چکے بہت قتل

اب قانون کے رکھوالوں کا احتساب ہونا چاہیئے

نہیں چاہئیے یہ مغربی حکمران

62 / 63 کا اب نفاذ ہونا چاہئے

نہیں درکار مغرب زدہ آزادی ہمیں

اب عورت کی حرمت کو نہیں پامال ہونا چاہیئے

جمہوریت کا بھرم رکھ چکے ہم بہت

اب عدل عثمانی کا راج ہونا چاہیئے

غرض جو بھی ہو غدار وطن

تختہ دار اسکا مقام ہونا چاہیے

سندھی مہاجر بلوچی پنجابی پٹھان

کہ اب ہر ایک کو پاکستان ہونا چاہیئے

ظلم بچے جن چکا بہت کوچہ وبازار میں

اب عدل کے بھی بانجھ پن کا علاج ہونا چاہیے

سیدہ زرنین مسعود

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

~~~~~~

ایک شام ایک شاعرہ

~~~~~~

شاعرہ کی نمائندہ نظم

~~~~~~

"سرہانے کا سانپ"

گھر جنت ہے
جِس میں میرا باغ بدن، بستر مہکائے رکھتا ہے
ہونے کی لزّت چکھتا ہے
اور وہ اِک سانپ سرہانے کا
مِرے باغ میں پھن پھیلائے
ایسے گشت میں رہتا ہے
جیسے کونپل کونپل کا وہ مالک ہو

جِس کا قبضہ کلیوں کے ہونٹوں سے تالُو تک ہو
اُس کی پھنکاروں سے آگ نکلتی ہو
ساری ہریالی
پتے، کلیاں، پُھول جُھلس جاتے ہیں
جِس پل آگ کے لمبو آتے ہیں
تن اگنی کو بھڑکاتے ہیں
~~~~~~

نی مائی ے! تُو کہتی تھی
گھر اِک جنت ہوتا ہے
جِس میں ننھّی پریاں اور فرشتے آتے ہیں
سنجوگ کے نغمے گاتے ہیں
یہ جیون ساتھی
سُکھ کا سونا لاتا ہے
چاندی کے چاند بناتا ہے
تُم چاند کو لوری دیتے دیتے
اپنے سایہ دار شجر سے ٹیک لگا کر سو جاؤ گی
اُن خوابوں میں کھو جاؤ گی
جِن میں سُکھ صدیوں کا جُھولا جُھولتا رہتا ہے
اور ماضی بُھولتا رہتا ہے

اور شہد کا دریا بہتا ہے
ہر دودھ کی نہر میں جیون بجرا بہتا ہے
اور گھر میں خواب پرندے رہتے ہیں
اُمید، سحر سی ہوتی ہے
سیال وِصال کی لہر ڈبوتی ہے
سورج بھی سورج مکھی کے پھولوں کی
چادر کا سایہ صحن میں تانے رکھتا ہے
خواہش کے افسانے رکھتا ہے

اور جیون ساتھی
ہر دشمن سے
اپنے دل کی ملکہ کو محفوظ بنا دیتا ہے

جیسے ننھّے بچّوں کا رکھوالا فرشتہ

مائی ے!
شاید تُو خوابوں میں باتیں کرتی تھی
یا پھر مَیں خود ہی خوابوں کی دُنیا میں
سسکی بھرتی تھی

میرا گھر تو
سانپ کا گھر ہے
اور بستر انگاروں کا ہے
جُھوٹا خواب ستاروں کا ہے!

یُسریٰ وِصال۔

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

آداب سائیں

آپ عنوان آپ تحریر آپ کہانی
آپ ہی تو میراانتساب سائیں
آپ مصرع آپ شعر آپ غزل
آپ ہی تو میراانتخاب سائیں

آداب سائیں

آپ آرزو آپ تمنا آپ جستجو
آپ ہی تو میراخواب سائیں
آپ چاہت آپ عشق آپ جنوں
آپ ہی تو میرانصاب سائیں

آداب سائیں

آپ سورج آپ کرنیں آپ تارے
آپ ہی تو میرا ماہتاب سائیں
آپ موسم آپ خوشبو آپ رنگ

آپ ہی تو میرا شباب سائیں

آداب سائیں

آپ چادر آپ پردہ آپ چلمن
آپ ہی تو میرا احباب سائیں
آپ عزت آپ شہرت آپ وقار
آپ ہی تو میرا اسباب سائیں

آداب سائیں

شازیہ خان شازی

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

عشق کا روگ نرالا ہے!

عشق کو ہم نے کر کے دیکھا

عشق کو ہم ہی نے جانا ہے

تنہا رہنا، سلگتے رہنا

دنیا کے سب دکھ سہنا

اور لبوں سے کچھ نہ کہنا

عشق کا روگ نرالا ہے!

یگانہ نجمی

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

~~~~~~

ایک شام ایک شاعرہ

~~~~~~

شاعرہ کی نمائندہ نظم

~~~~~~

ایک خاتون کی عمرِ رفتہ کو آواز

بہت معصوم چہرہ تھا
جسے اکثر نظر لگتی
جوانی کی سبھی رونق
مجھے بخشی تھی خالق نے
نظر پڑتے ھی اکثر دل
دھڑکنا بھول جاتے تھے
بہاراں ھی بہاراں تھی
میری میخوار آنکھوں میں
جہانوں کی شرارت تھی
سبھی نغمے میرے دل میں
سروں کو چھیڑتے تھے یوں
لہکتا تھا بدن میرا
میرے جزبے
بلندی کی حدوں سے
اور آگے تھے
بہاروں کے حسیں منظر
سبھی دلکش نظارے اور
~~~~~~

سب پھولوں کے رنگ و بُو

تھے دست بستہ میرے آگے

میں گویا ایک ملکہ تھی

بدن تھی سلطنت میری

میں اپنی سلطنت پر ہاں

بہت نازاں سی رہتی تھی

بہت مستی تھی جیون میں

بہت پُر لطف جیون تھا

بڑی الہڑ جوانی تھی

بہت بھرپور جوبن پر

سرورِ میکشاں سی تھی

سنو لوگو

کہ ھر محفل میں ھر اک کی

میں مرکز تھی نگاھوں کی

میں منظورِ نظر سب کی

قصیدے حسن کے میرے

زباں پر عام تھے ھر سُو

سمجھ میں کچھ نہیں آتا

میں کیوں ھنس ھنس کے روتی تھی

میں کیوں رو رو کے ھنستی تھی

میں ماھی پر کی چوٹی تھی

کہ میں خیبر کی چوٹی تھی

مگر اب سوچتی ھوں تو

نہی ھے اب یہاں کچھ بھی

یہ سب سپنے سے لگتے ھیں

یہی سپنے مجھے مفلوج کر بیٹھے
محبت کی کہانی سے
مجھے وحشت سی ھوتی ھے
تہی دامن ھوں اب میں اور
اب رختِ سفر ھے باندھنا مجھ کو
اب اس منزل کی جانب
ھر قدم بس اک قیامت ھے
لکیریں بھی میرے ھاتھوں کی
اب مٹنے لگی ھیں
اور
گزرے وقت کی سب تلخیاں بھی
میرے ماتھے کی شکنوں میں
عیاں ھیں
مرے چہرے کی رونق چھن گئی ھے
سنو اب فلسفہَ ہے زندگی کا سامنے میرے
یہ سچ ھے کہ بہت بے بس ھوں اب میں
کہ یہ پیغام ھے میری زوالِ زندگی کا
فقط اک آخری لیکن بہت مشکل
بہت دشوار سا
اک امتحاں ھے اور باقی
ابھی کچھ کام باقی ھیں
ہاں میرے ذھن کی تختی پہ
دھندلے نام باقی ھیں
سفر کے آخری لمحے ھیں بس
دو گام باقی ھیں

میرے جیون میں کچھ انجان سے ارمان باقی ھیں
ھاں دل میں اب بھی کچھ بے نام سے ارمان باقی ھیں

ثمینہ قادر

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan
WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

"دسمبر ایسے اُترا ہے"

دسمبر ایسے اُترا ہے

مری آنکھوں کی جھیلوں میں
کہ جیسے زرد سے پتّے
سرِ راہ ٹُوٹ جاتے ہیں
ہوائیں شور کرتی ہیں
جب اُن سے رُوٹھ جاتے ہیں

دسمبر ایسے اُترا ہے

مرے خاموش لفظوں میں
کہ جیسے بھیگتی رُت میں
محبت بھیگ جاتی ہے
کُہر جب ٹُوٹ کے برسے
کسی کی یاد آتی ہے

دسمبر ایسے اُترا ہے

مرے دل کے دریچوں میں
کہ جیسے اجنبی کوئی
تمنّائے تعلُق میں
مجھے آواز دیتا ہے
مگر نہ جب جواب آئے
تو واپس لوٹ جاتا ہے۔

"منزّہ سحر"

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

فریادِ زیست

اب اور کچھ نہ باقی تھا
وہ اگلی صبح نہ اٹھ سکی
آخر وہ بکھر ہی گئی
کڑوڑں ذرات میں بٹی
کچھ ذرے سمندر کی گہرائی نے
کچھ ذرے زمین نے دفن کر لیے
اسے گہری کھائیوں کا ڈر تھا
اور تیز پانیوں کے شور سے خوف
اسکی کہانی ختم ہوئی اور

ہاتھ کی لکیریں مٹ گئیں
ویراں دل اب ساکن تھا
آخری دھڑکن بھی رک گئی
پلٹی جب وقت کی تحریریں
وہ میری اپنی ذات تھی
آخر وہ بکھر ہی گئی

کونپل حنیف

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

۔مقدر۔۔

جب اندھیرے ہی یہ ٹھہرے ہیں مقدر میرا۔
پھر سرِ شام چراغوں کو جلاؤں کیسے؟؟
اپنی آنکھوں میں کوئی خواب سجاؤں کیسے۔۔
تنکا تنکا تو ہواؤں نے بکھیرا ہے مرا۔
اب دوبارہ سے نشیمن میں بناؤں کیسے۔۔؟
تو نے جو زخم دیے دل میں چھپا کر رکھے۔۔
حال دل تو ہی بتا سب کو سناؤں کیسے۔۔۔؟
عہد رفتہ کی ہر اک یاد رلائے مجھ کو۔۔
اب کسی وقت کہیں چین نہ آئے مجھ کو۔۔
یہ میرے خواب ہیں کیا۔؟؟؟ان کی حقیقت کیا ہے۔۔۔۔؟؟؟
مجھ کو معلوم نہیں اصل محبت کیا ہے۔۔۔؟؟
ہم تو روتے ہیں تڑپتے ہیں۔
سسکتے ہیں ابھی۔
یہ اندھیرے تو ہر موڑ پہ ڈستے ہیں ابھی۔۔۔
میں نے چاہا تھا کہ آنکھوں میں سجالوں سپنے۔۔۔
مجھ کو معلوم نہ تھا سپنے بکھر جاتے ہیں۔۔۔
دل میں جو رہتے ہیں وہ۔

دل سے اتر جاتے ہیں۔

ہم نے ہر لمحہ اندھیروں سے بغاوت کی ہے۔۔

روشنی تجھ سے فقط تجھ سے محبت کی ہے۔۔

میں نے ہر گام پہ لیکن ہیں اندھیرے پائے۔۔

ہائے یہ کیسا مقدر ہے میرا۔

ہائے ہائے۔۔۔۔

شاعرہ تمثیلہ لطیف

وقارِ سخن میں خوش آمدید

waqaresukhan/www.facebook.com :FACEBOOK PAGE

waqaresukhan/www.mianwaqar.com :WEBSITE LINK

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

"مَن و تُو"

بہت سی عادتیں، یوں تو، ہماری
اگرچہ ایک جیسی ہیں
مگر کچھ ایسی باتیں ہیں
کہ جو متضاد ہیں اور اختلافی بھی
تمہیں عادت سوالوں کی
تجسس اور حوالوں کی
مجھے الجھن وضاحت سے
شکایت سے روایت سے
مَیں لاپرواہوں اور ہے خودسری مجھ میں
مگر تم قدر کرتے ہو
ہمیشہ فکر کرتے ہو
بس اپنی ضد کے پکے ہو
مگر صد شکر سچّے ہو
اور اُس دن جب
بڑے ہی مان سے تم نے کہا مجھ سے
کہ جب ہم ایک ہوسکتے ہیں تو

تو کیا ہم ایک جیسے ہو نہیں سکتے ؟

قسم اُس ایک لمحے کی

فقط اُس ایک جملے نے

مَن و تُو کا بڑا جھگڑا مٹا ڈالا

مجھے تم سا بنا ڈالا

ڈاکٹر پریا تابیتا

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

اتنی گہری تھکن

راستوں کی تھکن
جھانجروں کی طرح
میرے پیروں میں بجتی رہی عمر بھر
ایک لمحہ جو رشتوں کی پہچان تھا
وقت کے جنگلوں میں کہیں کھو گیا
میرے گھر کی طرف جانے والی گلی
دائیں بائیں کو جاتے ہوئے راستوں میں کہیں کھو گئی
دشت ہی دشت ہے میں جہاں آ گئی
خاک اڑتی ہے بس

وحشتیں ہیں فقط
چند کیکر ہیں, کانٹے ہیں سایا نہیں
کوئی موسم بھی پل بھر کو آیا نہیں
اور گہری تھکن
جھانجروں کی طرح
اب بھی پیروں سے لپٹی ہوئی ہے مگر
اس کی جھنکار کا شور ہوتا نہیں
اب کوئی بھی مرے ساتھ روتا نہیں

سیما غزل

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

سن حوا کی بیٹی

کوئی دن ایسا بھی آیا کیا

تم جی پائی ہو اپنے لیے

تم مر پائی ہو اپنے لیے

کبھی کھل کر ہنسنا سیکھا ہو

کسی خواب کو چھو کر دیکھا ہو

جاگی ہو اپنی صبحوں میں

کبھی سوئی اپنی آنکھ سے تم

ڈالی ہو اپنی جھولی میں

کبھی چاہت اپنے حصے کی

کبھی تنہائی کے پیالے میں

کوئی لمحہ امرت جیسا بھی

کبھی روح کے صحرا میں گونجا

کوئی نام خدا سے پیارا بھی

کبھی زنگ آلودہ کیواڑوں پر

کسی گیت نے کوئی دستک دی

کبھی گونگے بہرے لمحوں میں

آسیب کوئی ہم زاد کوئی

کبھی دل کا بوجھ اُتارا بھی

کوئی دن ایسا بھی آیا کیا

تم جی پائی ہو اپنے لیے

تم مر پائی ہو اپنے لیے

فرحت زاہد

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

"خواب"

چلو کچھ خواب بنتے ہیں
نظر میں رات اتری ہے
افق پر چاند پھیلا ہے
ستارے سارے پربت پر
وہ اپنی ہی ضیافت میں
وہ کیسے جھلملاتے ہیں
خلش اک دل میں اٹھی ہے
ہے سناٹا ذہن میں اب
خلش جو دل میں اٹھی ہے

اسی پر غور کرتے ہیں
صدا اس کی ہی سنتے ہیں
چلو کچھ خواب بنتے ہیں

ہیں کل سے رتجگی آنکھیں
نہ نیندوں کی سجی لوری
نہ غم کی ہے تھمی آندھی
نہ سوچوں پر ہے کچھ قابو
دشائیں چار سو اس دھن
میں گم سم ہیں فسردہ ہیں
یہ سناٹا بپا کیوں ہے
دلوں کے قہقہوں میں اب
اسی محو-توجہ میں
نئے فقروں کو چنتے ہیں
چلو کچھ خواب بنتے ہیں

گلابوں کے نگینوں میں
مکینوں کے دریچوں میں
نگاہوں کے سفینوںً میں
دلوں کے اضطرابوں میں
ندی کے آبلاپوں میں
چمن کی سرمئی شاموں
کی شادابی کی راہوں میں
قلم سے کچھ لکھو مریم
تیرے سب نظم تابندہ

انھی نظموں کی شمع میں
ترے لفظوں کی مالا میں
چلو جیون پروتے ہیں
چلو کچھ خواب بنتے ہیں
چلو کچھ خواب بنتے ہیں

ڈاکٹر مریم ناز

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

کوئی خواب بچا نہیں

میرے ساتھ اب کے جو ہو گیا
وہ عجب طرح کا ہے سانحہ
مرے دل کو جس کا ملال ہے
مری آرزو کا زوال ہے
مرے ملک میں مرے شہر میں
میرا اعتبار ہی کھو گیا
وہ گلی جہاں میں پلی بڑھی
اُسی یاد میں اُسی خواب میں
میں کھنچی ہوئی جہاں چل پڑھی
اُسی سرزمیں میں اُس دیس میں
مرے گھر کے سامنے روک کر
میرے ہم وطن مجھے گھیر کر
مجھے کہہ رہے تھے نکال سب
ترے پاس جو بھی ہے پرس میں
مرے سر پہ ٹی ٹی وہ تان کر
میرے بھائی لوٹ کے چل دیے
مجھے غم نہیں زر و مال کا

یہ ہے لمحہ فکر و ملال کا

میں جو گیت گاتی تھی دیس کے

مرے لب پہ اب وہ رواں نہیں

کوئی شکوہ ہے نہ زبان پر

نہ ہی اشک ہیں مری آنکھوں میں

میں فقط خموش، اداس ہوں

مجھے ایسا لگتا ہے آج کل

میں لٹی ہوں اب تو کچھ اس طرح

مرا کوئی خواب بچا نہیں

مرا دیس میرا رہا نہیں

مہ جبین غزل انصاری

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

~~~~~~

ایک شام ایک شاعرہ

~~~~~~

شاعرہ کی نمائندہ نظم

~~~~~~

بیتے لمحے

وہ بیتے لمحے
کہ جن میں مہکتے تھے
آرزوؤں کے پھول
ہر سو
وہ جن سے آنکھوں میں روشنی تھی
وہ جن کے باعث
سماعتوں میں رس گھلے تھے
وہ بیتے لمحے
~~~~~~

تیری جدائی میں آج مجھ پر
عذاب بن کر اُتر رہے ہیں مثالِ خنجر
مری رگوں سے گزر رہے ہیں
میں کیا بتاؤں
کہ ایک پل بھی
سکوں نہیں ہے
نظر کہیں ہے تو دل کہیں ہے

ڈاکٹر عارفہ صبحؔ خان

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعر

شاعرہ کی نمائندہ نظم

آنکھ کی دہلیز

چاند ہولے
روشن ہو رہا ہے
رات رفتہ رفتہ
شبنم ہو رہی ہے
جسم میں سوئی حرارت جاگتی ہے
ذہن میں قصہ محبت
اگ رہا ہے
اور میری آنکھی کی دہلیز پر

دشمنِ جاں
میرا مستقبل کھڑا ہے

نگہت اکرم

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

محبت کا دوسرا کنارہ

ہم کو اس محبت کے
دوسرے کنارے پر
تم ہی لے کے آئے ہو
بے رخی کی موجوں نے
اجنبی تھپیڑوں نے
چاہتوں کی کشتی کو
درد کے جزیرے پر
اس طرح اچھالا کہ
اب اگر جو چاہو بھی
تم ہمیں بلاؤ بھی
درد کے جزیرے سے

ریزہ ریزہ ہستی کی
واپسی ناممکن ہے

تسنیم کوثر

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

سخنور کے نام۔۔۔۔۔۔

اشک کی سبیلوں پر

شام کی فصیلوں پر

درد کے گھنے سائے

جب اترنے لگتے ہیں

زندگی سسکتی ہے

دل تڑپ کے روتا ہے

اس طرح بھی ہوتا ہے

حادثے گزرتے ہیں

سانحے گزرتے ہیں

آرزوؤں کے موتی

ٹوٹ کر بکھرتے ہیں

پھر نہ نیند آتی ہے

پھر نہ کوئی سوتا ہے

اس طرح بھی ہوتا ہے

ایسے درد موسم میں

ایسے سرد موسم میں

ایسے زرد موسم میں

کاروانِ ہستی میں

رنج و غم کی بستی میں

کوئی دلربا ایسا

کوئی آشنا ایسا

دل کے سارے زخموں کو

اپنے نرم لفظوں سے

ایسے مندمل کر دے

منجمد لہو میں جو

اپنے گرم جذبوں کی

جیسے آگ سی بھر دے

زندگی کے آنگن میں

چاندنی سی کھل جائے

جیسے سوختہ جاں کو

زندگی سی مل جائے

تُو ہے چارہ گر ایسا

دل کے بکھرے ٹکڑوں کو

چن کے جوڑ دیتا ہے

رنج و غم کے طوفاں کا

رخ ہی موڑ دیتا ہے

یوں تو لفظ ہیں سارے

جو قلم نے لکھا ہے

شاعری مگر تیری

زندگی کا قصہ ہے

حرف کے مسیحا سن

درد کے شناسا سن

ہم کو تیرے لفظوں کا

مان رکھنا آتا ہے

لفظ جو کہ حرمت ہیں

لفظ جو صداقت ہیں

لفظ جو کہ نشتر ہیں

لفظ جو کہ مرہم ہیں

لفظ شعبدہ بھی ہیں

لفظ معجزہ بھی ہیں

یہ حسین لفظوں کا معجزہ مبارک ہو

روح تک پہنچنے کا راستہ مبارک ہو

محترمہ نسرین سید

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

سناٹا

دل کے خالی آنگن میں
بے قرار پھرتا ہے
دم بہ دم نکھرتا ہے
ٹوٹ کے بکھرتا ہے
مست مست رقصاں ہے
داغ داغ سناٹا

رات کی ہتھیلی پر
خواب دھر کے روتا ہے
بے ثمر زمینوں میں

انتظار ہوتا ہے

بے چراغ سناٹا۔۔

خواہشوں کے زنداں کے

روزنوں کے طائر ہیں

خواب خواب چلنے سے

ہاتھ پاؤں لاغر ہیں

ہم عجیب ساحر ہیں

اپنے ہی تماشائی

آنکھ، ہونٹ، گویائی

دل، دماغ، سناٹا

اپنی کشتِ جاں میں اب

ہجرتوں کے پھولوں کی

اک شگفتگی سی ہے

وقت کی مسافت میں

اک تھکن کا میلا ہے

آنکھ کے کناروں پر

آنسوؤں کا ریلا ہے

اور دل کی بستی میں

پھیلتا ہی جاتا ہے

بے دماغ سناٹا

باغ باغ سناٹا

فرح خان۔۔۔

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

سنو! اک کام کرتے ہیں

گلوں میں رنگ بھرتے ہیں
ذرا یہ کیمرہ تو لو
اور اک تصویر اب کھینچو
گلوں میں گل, گلِ احمر
ہاں اس کے سب ہی چنچل رنگ
ذرا تم قید تو کر لو
نگہ میں اپنی سب بھر لو

سنیں تصویر ہے کھینچی
میں سب ہی چن کے لے آئی
مہکتے گل کے سچے رنگ
کہ رنگوں کے سبھی سپنے
مری پلکوں پہ رقصاں ہیں
ذرا پوروں سے چھو لیں نا
انہی سپنوں میں بستی ہے
مرے سپنوں کی اک بستی

وہاں شبنم تڑپتی ہے
شراروں سے لپٹتی ہے
ہوا جب جھولتی ہے تو
وہ رنگوں سے الجھتی ہے
مہک ان میں بلکتی ہے
یہ آنچل میں سمٹتی ہے
بدن میں رقص کرتی ہے
فضا میں گیت بنتی ہے

سنیں اس پھول کی رنگت
کئی صدیوں سے ایسی ہے
دہکتے کوئلے جیسے
شفق کی سرخیوں جیسی
اٹھے پورب سے اک آندھی
یا الحمرا محل ایسی
مجھے یہ رنگ بھایا ہے
مرے دل میں سمایا ہے
مرے ساجن، گلِ احمر
محبت امر یوں کر دو
کہ اس تصویر کے رخ پر
شفق سا رنگ تم بھر دو
مرتب دھن کوئی کر دو
ذرا اک نظم تو لکھ دو

مری جاں, جانِ جاں, جاناں

ذرا سن, یہ بتا مجھ کو

کہ جب میں دھن بجاؤں گا

سریلے سر سناؤ گی

یا جب میں گیت گاؤں گا

مری بانہوں میں آؤ گی

ارے لو, تم تو شرما کر

یہ روشن رخ چھپاتی ہو

حیا سے مسکراتی ہو

محبت آزماتی ہو

مدھر من گدگداتی ہو

ہاں میرا دل چراتی ہو

کہ میرا دل چرا کے تم

مرے دل میں سماتی ہو

"مجھے جب جان کہتی ہو

مری جاں! جان لیتی ہو"

یہ من میرا الجھاتی ہو

یا شعلہ سا جلاتی ہو

چلو، تھامو قلم اپنا

سنو، اب میں بتاتا ہوں

کہ اپنے دل کے پنے پر

لکھو وہ سب جو چاہو تم

تخیل کی فضاؤں میں

مرے احساس کو چھو لو

مری جاں، جانِ جاں، جانم
محبت امر کرنے کو
تری پلکوں کے سپنوں کو
اب ان پوروں سے چھوتا ہوں
سنو، میں حرف چُنتا ہوں
یا کچھ الفاظ بُنتا ہوں
یہ منظر قید کرتا ہوں
گلوں میں رنگ بھرتا ہوں
مہک کا عکس پڑھتا ہوں
ہوا کا رقص لکھتا ہوں
کہو تو دھن بناتا ہوں
چلو میں نظم گاتا ہوں

بانو بی

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

مرا مسیحا!
کسی صحیفے کی طرح دل کی زمیں پہ اُترا۔۔۔۔۔!
میں اس صحیفے کی آیتوں کو بڑے تقدس سے اپنی آنکھوں سے چُھو رہی ہوں
فضا میں وجد اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سکون دل میں!
مرے مسیحا کا نرم لہجہ!
مری سماعت کی ہر روش پر خُمار بن کے اتر رہا ہے
میں رنگ و خوشبو کے ذائقوں سے ھی بے خبر تھی۔۔۔۔!
مرے مسیحا کا معجزہ ہے
کہ اُس کی نظروں کی سات رنگی دھنک کو اوڑھے میں روح تک جگمگا رہی ہوں
اور اسکی پوروں سے بہتی ھلکی گلابی خوشبو سے میری پوریں مہک رہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!
مرے مسیحا نے کس لگن سے گلاب کی پتیوں سے مرھم کشید کر کے
مرے جھلستے وجود کے گھاؤ اتنی نرمی سے ڈھک دیے ھیں
کہ جلتے صحرا کی ہر نشانی ہی مٹ رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔!
مرا مسیحا اگر نہ ھوتا!!
مرا مسیحا اگر نہ ہوتا تو یہ جو میرا وجودِ خاکی۔۔۔۔۔۔!
جو روز آبِ بقاء کے امرت کا قطرہ قطرہ رگوں میں اپنی سمو رہا ہے
وہ سُوکھے ھونٹوں پہ پیاس لے کر
کچھ اور جینے کی آس لے کر
زمیں کی تہہ میں اُتر چلا تھا!

میں جاں بہ لب تھی مرے مسیحا!!!!
میں جی اُٹھی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!

(ناز بٹ)

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

~~~~~~

ایک شام ایک شاعرہ

~~~~~~

شاعرہ کی نمائندہ نظم

~~~~~~

نکی جئی دوری

پیاری ماں ایک دن مینوں
نکی جئی دتی دوری
ایس دوری نوں تک کے اوس دن کناہسدی سان
بولی میں کہ امی جی
کی کراں گی لے کے ایہنوں
امی جی نے آکھیا ایچ ای
کم آئے گی، رکھ لے ایہنوں
اج دوری وچ تھوم وے کٹیا
اوہدی ٹھک ٹھک دل میرا کٹیا
تھوم تے چنگا کٹ گیا وے
~~~~~~

پر دل میرا اٹٹ گیا وے
ہر ونڈے نل سٹ پیندی سی
منہ آکھے ماں، اکھ بہندی سی

شیریں گُل رانا

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan
WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

بابل، پیا، ساس اور ماں

ابھی بابل کے جانے کا مجھے صدمہ نہ بھولا تھا
ابھی تو آنکھ میری نم تھی بابل کی جدائی میں
تمہیں بھی اِس قدر جلدی تھی ہم سے سب سے بچھڑنے کی
بہت چپ چاپ سے جانے کی دل میں تم نے ٹھانی تھی
ابھی سونے سے پہلے تو تمہیں میں نے کہا تھا یہ
تمہارا گھر سجایا ہے دلہن اُس کو بنایا ہے
پیا جلدی سے آ جانا، بہت ہی تھک گئی ہوں میں
تمہارا وہ عجب لہجہ مجھے جینے نہیں دیتا
سویرے لوٹ آؤں گا یہ ہنس کر تھا کہا تم نے
سحر کو لوٹ تو آئے مگر چل کر نہیں آئے
تمہیں لوگوں نے شانوں پر اُٹھا کر اِس سجے گھر میں
عجب انداز سے سب کچھ ہٹا کر کیوں لٹایا تھا
مجھے کب بھول سکتا ہے تمہارا زرد سا چہرہ
جسے لوگوں نے مل کر پھولوں سے سجایا تھا
مری امی نے میرا ہاتھ پھر دھیرے سے پکڑا تھا
مجھے جوش محبت سے بھری بانہوں میں جکڑا تھا

نہ جانے فون پر مجھ کو وہ کتنی بار کہتی تھیں
کہ تم کیسی ہو مجھ سے آج ملنے آ ہی جانا بس
میں چوکیدار سے کہہ دوں گی دروازہ کھلا رکھنا
نہ جانے کس گھڑی بیٹی کو میری یاد آجائے
کہیں ایسا نہ ہو باہر سے آکر وہ پلٹ جائے
وہ مجھ سے روز کہتی تھیں کہ کیسی ہے میری مینا
مری نُعما کا جب بھی فون آئے پیار کر لینا

تم آفس سے پلٹ کر سیدھی اپنے گھر کو آئی ہو
یا مینا کو کلینک سے تم اپنے ساتھ لائی ہو
بتاؤ کھانا تو اچھی طرح دونوں نے کھایا ہے
ذرا یہ بھی بتادو نا کہ تم نے کیا پکایا ہے
تم اپنی گاڑی کے دروازے سارے چیک کر لینا
سنو سونے سے پہلے گیٹ بھی تم بند کر لینا
میں کہتی تھی مری امی ہماری فکر چھوڑو نا
مرے ہمراہ ممتا کی دعائیں ہیں تو کیا ڈرنا
مجھے اب کام سارا خود ہی تو ہر روز ہے کرنا
پیا کے بعد سا سوماں بھی اپنے ہوش کھو بیٹھیں
مگر یوں بھی اُنہیں میں اور مینا یاد رہتے تھے
وہ دروازے پہ نظریں رکھ کے ہر دم منتظر رہتیں
ہمیں پیغام ملتا یہ کہ اماں نے ہے بلوایا
ہم اُن کو دیکھنے کے واسطے دوڑے چلے جاتے
بہت ہی تھوڑی مدت جی سکیں وہ بعد تمہارے
وہ اِک دن یونہی چپکے سے ہمیں بھی چھوڑ کر چل دیں
مری امی نے آکر پھر لگایا ہم کو سینے سے

وہی معمول تھا اُن کا کہ ٹیلی فون پر اکثر
وہ ہم سے لمحے لمحے کی کہانی روز سنتی تھیں
مری پیاری سی امی ہم سے کتنا پیار کرتی تھیں
بہت ہی حوصلہ تھا اُن میں، دو بیٹے باہر تھے
فقط طارق ہی ہے جس پر وہ اپنی جان چھڑکتی تھیں
اچانک ایک دن صبح مجھے طارق نے بلوایا
کہاں ہے ڈاکٹر بیٹی ذرا نانی کو دیکھے نا
اُٹھا کے جلدی جلدی لے گئے اُن کو کلینک میں
وہ کومے میں تھیں بس وردِ زباں تھا ذکر خالق کا
وہ صبح دمِ اذاں کے وقت ہم کو چھوڑ کر چل دیں

مگر جاتے ہوئے امی نے مجھ سے کب یہ پوچھا تھا
کہ اُن کے بعد کیسے وقت گزرے گا نہ سوچا تھا
وہ اِک لمحہ ہماری یاد سے غافل نہ ہوتی تھیں
دُعائیں مانگتی رہتی تھیں وہ اِک پل بھی نہ سوتی تھیں
یہاں پر بے سکوں ہیں ہم سکوں میں ہو گئی ہیں وہ
سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ کیسے سو گئی ہیں وہ
مجھے بابل کے جانے پر بھی سینے سے لگایا تھا
پیا کے چھوڑ جانے پر مجھے یہ ہی بتایا تھا
میں ہوں تیرے لیے تجھ کو ہمیشہ ساتھ رکھوں گی
بنا بتلائے چل دیں جانے کیسے رابطہ ہو گا
مجھے ہر روز کیسے فون پر وہ مشورے دیں گی
کہاں پر کھو گئی ہیں کون مجھ کو حوصلہ دے گا
مری امی مجھے آواز دے کر پھر بلاؤ نا
مجھے دو حوصلہ سینے سے آ کر پھر لگاؤ نا

یہ ناممکن ہے لیکن ایک دن واپس تو آؤ نا
مجھے دو حوصلہ سینے سے آ کر پھر لگاؤ نا
گھڑی بھر کو پلٹ کر میری امی آ بھی جاؤ نا

ڈاکٹر شہناز مزمل

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

خطا اتنی تھی

میری پتھرائی ہوئی آنکھوں کی
خطا اتنی تھی
خواب سجائے تھے
جو ٹوٹے...... لہو ہوئے
خواہشوں کے درخت تناور نہیں ہوئے
مگر اے میرے ہمدم
طوفاں کے ساحلوں پہ
سفینہ الٹ گیا......... کیا ہوا
تری یاد کے جگنو

بے گھر نہیں ہوئے

بسا رکھے ہیں دل میں

سجا رکھے ہیں آنکھوں میں

اُٹھا رکھے ہیں بانہوں میں

سفینہ سلیم

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

پہلے پہل

بیل کی آواز پر
میں کیسی باؤلی ہو کر
دروازہ کھولنے کو لپکا کرتی
صرف ایک پاؤں میں جوتی ایک پاؤں ننگا
دوپٹہ زمیں پر گھسیٹتا جاتا
گود میں روتا ہوا چھوٹا بچہ
اور یوں میں دروازہ کھولا کرتی تھی
اب کئی برس گزرے
اب بیل کی آواز پر نہ دھڑکن تھمتی ہے
نہ شرمگیں آنکھوں میں کاجل کی لو جلتی ہے
اب جزبے سارے بچوں میں بٹ گئے ہیں
اب جب بھی تمہاری آمد کی بیل ہوتی ہے
مجھ سے پہلے بچے دوڑ لگاتے ہیں
پاپا کے لیے دروازہ کھولنے کی خواہش لیے
کتنا اپنے آپ سے لڑتے ہیں
اور میں کنگھی، چوٹی سے بے نیاز

ہانڈی، روٹی سے جی جلاتی
کچن کی ملگجی فضامیں، گندے مندے کپڑوں میں
کڑے تیوروں کے ساتھ
تمہیں خوش آمدید کہتی ہوں

گلشن عزیز

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

یہ جو فاصلے ہیں

یہ جو فاصلے ہیں
بہت برے ہیں
یہ دل کی رگوں کو کاٹتے ہیں
یہ چاند چہروں کو داغتے ہیں
ہجر کے مارے
یہ لوگ سارے
کبھی جو بھولے سے ہنس پڑے ہیں
تو کون جانے
کہ کتنے آنسو دل کے اندر گرے ہیں
رتجگوں کے آثار سارے
انہی کی آنکھوں سے جھانکتے ہیں
کبھی کرتے ہیں موجوں کے حوالے
سندیس اپنے
کبھی پکڑے ہیں ہوا کا دامن
جو جا رہی ہو
دیس اپنے
کبھی میلے میں کھوئے بچے کی مانند

ہاتھ کسی اجنبی کا تھامتے ہیں
کبھی دل کے غموں کو چھپا کر
مسکراہٹوں سے چہرے کو ڈھانپتے ہیں
یہ فاصلوں کے اسیر سارے
یونہی جیون کو کاٹتے ہیں
یہ جو فاصلے ہیں
بہت برے ہیں

کنول بہزاد

....

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

"غالب اور غالیبہ"

بہت دیر سے فون کی گھنٹی

بار بار اسے ڈسٹرب کر رہی تھی

وہ کئی بار فون کاٹ چکا تھا

ہاں ہاں مجھے پتہ ہے۔۔۔۔

کس کا فون ہے

ابھی کچھ دیر میں وہ چکر لگائے گا

اُس سے کہہ دینا

میں گھر پہ نہیں ہوں

پیسے دیتے دم نکلتا ہے

خونِ جگر سے لکھی ہوئی نظمیں اور غزلیں

چند سو کے عوض خرید لینا چاہتے ہیں

اور ذرا ان محترمہ کو دیکھو

بڑی شان سے گردن اٹھا کے خود کو شاعرہ کہتی ہیں

سادہ کاغذ پہ کلام لکھوا کر

ادبی تنظیمیں بنوا کر

کچھ مشاعرے کروا کے

ادبی صفحوں پہ مضمون لگوا کے

خوشامد چاپلوسی دوستی اور جلووں سے

کہیں پھولوں کے گلدستے

کہیں تحفے لفافے، کہیں مسند نشینی

فیس بک پہ ان کی ٹائم لائین کھول کر دیکھو۔۔۔۔۔۔۔کتنے بڑے شاعر ہیں یہ۔۔

اور کس معیار کے ہیں وہ اشعار جس پہ کئی سو کمنٹس ملتے ہیں

ارے بس مت پوچھو تم ان کی حقیقت

دنیائے ادب کے "غالب اور غالیبہ" ہیں یہ اب

چند کتابیں چھپوا کے

پبلشر سے گوشے اور اپنے حق میں

تبصرے و خبریں لگوا کے

ٹائیٹل پہ اپنی تصویریں چھپوا کہ

خود کو غالب و اقبال سے بڑھ کے سمجھتے ہیں

محفلیں سجاتے ہیں۔۔۔

پیسے لنڈھاتے ہیں

شہر کی کوئ محفل ہو

تالی بجانے شہرت کمانے پہنچ جاتے ہیں

اور ان مسند نشینوں کو دیکھو

اپنے قامت اور مرتبے سے گر کے

زمین و آسماں کے قلابے ملاتے ہیں

ان پہ مضمون تبصرے پڑھ کے دوستی نبھاتے ہیں

عجب دور آیا ہے اس شاعری پہ اب

ایک دوسرے کو پرموٹ کرنے والے

جابجا ہر محفل میں اک ساتھ دیکھے جاتے ہیں۔۔

ایک ہی حمام میں اک جیسے ڈبکی لگاتے ہیں

ادب کے نام پہ جھوٹ و مکر کا نغمہ گنگناتے ہیں

کیا کروں میں بھی

مجبوری سی مجبوری ہے

ضرورتیں ہی ضرورتیں ہیں

اس منہگائی نے ہماری انا تک چھین لی ہے

اچھا میں اوپر کمرے میں جاتا ہوں

مجھے ایک اور کتاب لکھنی ہے

وہ دیکھو اسکوٹر کی آواز آی ہے

وہ شاعر آگیا ہو گا

وہ شاعرہ بھی آج آئیں گی

14 اگست پہ کلام لکھوانے

میں اوپر جاتا ہوں

اپنی فکر یکجا کر کہ کچھ لکھ کے لاتا ہوں

وہ شاعر چلا جائے

تو مجھے اوپر سے بلوا لینا

مجھے فرصت نہیں لینے دیتے یہ

اونچے جھوٹے ادب کے بیوپاری

ایک اور نئی شاعرہ

مارکیٹ میں لانی ہے

ایک اور صاحب ریٹائرڈ ہیں

پیسہ ملا ہے ملازمت سے فراغت پر

کتاب کی شکل میں ادب میں زندہ رہنا چاہتے ہیں

شاعر بننا چاہتے ہیں

کئی لوگوں کی کتابیں لکھنی ہیں

اچھا میں چلتا ہوں

مجھے ڈسٹرب نہیں کرنا
چند صحافی, نثر نگار، افسانہ نویس بھی
بے چارے قلم گھس گھس کے شہرت نہ لے پائے تو
اب شاعر بن کے مشہور و معروف ہونا چاہتے ہیں
آج ایک ناول نویس بھی آئیں گے
کتاب کا بیانہ لے کر
کس قدر کام ہیں مجھ کو
مجھے ڈسٹرب نہیں کرنا
مجھے ڈسٹرب نہیں کرنا

شاعرہ زیب النساء زیبی

....

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

مخاطب ہے انسان

تو لاکھ دوڑ لے مگر مدار میں ہی رہتا ہے
ترے خیال کا فلک غبار میں ہی رہتا ہے

کسی گنہ گزشتہ کا ملال ہے ضمیر پر
ابھی تلک جو ذہنی خلفشار میں ہی رہتا ہے

تمام رات بے سبب ادھر ادھر میں کاٹ دی
یہ فکر کا سفر بھی انتشار میں ہی رہتا ہے

محیط جس طرح ہے دائرے پہ تیرا یہ سفر
صفر سے چل کہ نقطہ بھی شمار میں ہی رہتا ہے

ترے سکون سے سبھی سکون ہیں جڑے ہوئے
مگر یہ تو کہ راہِ خلفشار میں ہی رہتا ہے

پیالہ و صراحی و سبو یہاں ہیں رائگاں

سکونِ دل تو خودپہ اعتبار میں ہی رہتا ہے

خدا نے تجھ کو سونپ رکھی ہیں خرد کی لذتیں

مگر تو بس وجود کے خمار میں ہی رہتا ہے

یہ گلستان کاش اب خزاں میں بھی کھلا رہے

یہ خوشبوؤں کا ربط کیوں بہار میں ہی رہتا ہے

حیات محوِ رقص ہے سرور میں ہے یہ جہاں

مفارقت کا سوگ سوگوار میں ہی رہتا ہے

اٹھو اسیر نقش پائے غیر، شش جہت چلو

سفر کا وقت و سمت تو سوار میں ہی رہتا ہے

جہاں میں جنگ اور پیار کے اصول ایک سے

یہ گرنا اور سنبھلنا شہسوار میں ہی رہتا ہے

وہ جسم ہے مرا اسیر جو قفس کا، باخدا

مرا یہ دل تو یار کے دیار میں ہی رہتا ہے

غبار پر فریفتہ تجھے بھلا یہ کیا خبر

کہ اصل حسن روح کے نکھار میں ہی رہتا ہے

سفر کرے گی عزہ ہی زمیں سے ان خلاؤں تک
مگر غبارِ راہ رہگزار میں ہی رہتا ہے

عزّہ یاسمین

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE :www.facebook.com/ waqaresukhan

WEBSITE LINK :www.mianwaqar.com/ waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

ماں

جتنی تصویریں تھیں میری
میری ہر تصویر میں وہ تھی

جتنی تحریریں تھیں میری
میری ہر تحریر میں وہ تھی

جتنے میرے رشتے ناطے
میری ہر زنجیر میں وہ تھی

میری ہر اک جیت میں شامل
میری ہر تقدیر میں وہ تھی

سب کچھ پایا اس کی دعا سے
میری ہر جاگیر میں وہ تھی

نیلما ناھید درانی

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

محبّت اِک سلیقہ ہے

محبّت رازداں بَن کے
بدل دیتی ہے پل بھر میں
سبھی انداز تَن مَن کے
محبّت اک سلیقہ ہے
یہ جینے کا طریقہ ہے
یہ دل میں گھر بناتی ہے
فرائض بھی نبھاتی ہے
یہ روٹھوں کو مناتی ہے
یہ پلکیں بھی بچھاتی ہے
یہ خوابوں کو جگاتی ہے
حقائق بھی بتاتی ہے
محبّت پاسداروں کے
فضائل بھی سُناتی ہے
مگر ہاں اِک خرابی ہے
یہ اشکوں میں نہاتی ہے
بھگو دیتی ہے دامن کو
یہ آنچل کو ستاتی ہے

مگر احساس رکھتی ہے
محبّت پاس رکھتی ہے
کہیں ممتا ہے ماں کی یہ
پَری ہے آسماں کی یہ
کہیں بیوی کا زیور ہے
بہن، بیٹی کی چادر ہے
محبّت رُوپ عزّت کا
سراپا ہے یہ رحمت کا
محبّت باپ کی شفقت
میں خوشبو بن کے رہتی ہے
محبّت درد سہتی ہے
مگر خاموش رہتی ہے
بہن، بھائی محبّت کے
حسیں، معصوم جذبوں کی
کسی پاکیزہ ڈوری میں
پرو کے خود کو رکھتے ہیں
وفاداری کے پانی میں
بھگو کے خود کو رکھتے ہیں
کہیں بیٹا محبّت میں
جوانی وار دیتا ہے
سُنو! ماں، باپ کی خاطر
وہ خود کو مار دیتا ہے
محبّت کام آتی ہے
یہ رشتوں کے مکانوں میں
ہمیشہ گنگُناتی ہے

اگر احساس کے دھاگے
کبھی کمزور پڑ جائیں
محبّت کرب دیتی ہے
دُکھوں کو ضرب دیتی ہے
پنپتی ہے شراروں پر
لہو کے تیز دھاروں پر
بھٹکتی ہے یہ صحرا میں
سلگتی ہے انگاروں پر
کہیں نیلام ہوتی ہے
بہت بدنام ہوتی ہے
کبھی ناپاک ہاتھوں میں
کبھی بے باک راتوں میں
کبھی دن کے اُجالے میں
کبھی دریا میں، نالے میں
محبّت ڈوب جاتی ہے
اُبھرتی ہے اگر پھر سے
نیا بازار لگتا ہے
محبّت بیچ دیتے ہیں
کبھی وعدوں میں، قسموں میں
کبھی سب جھوٹ رسموں میں
محبّت قتل کرتے ہیں
لہو سے مانگ بھرتے ہیں
بڑی مظلوم ہوتی ہے
یہ سہہ جاتی ہے رو، رو کر
بہت معصوم ہوتی ہے

کہیں یہ بھول ہوتی ہے
وفا کی دھول ہوتی ہے
محبّت پھول ہوتی ہے
اسے مسلا نہ جائے اب
زمانہ ایسا آئے اب

سمیرا کاجل

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

ہجر رت کے گیت

لہر اٹھتی ہے طوفان بنتی نہیں
آگ جلتی ہے، دامن پکڑتی تو ہے
پر جلاتی نہیں
اس لیے آج کل دل کو بھاتی نہیں
ہجر کی تپ بھی سرما کی بس دھوپ سی
درد سہلاتی ہے
دل جکڑتی نہیں
وصل کا راگ دیپک تو ہوتا نہیں
نرم سی اک اگن، ایک میٹھی جلن
کچھ بھی ویسا نہیں
جیسے ہونے پہ سینے میں اگنی جلے
جیسے ہونے سے سانسیں بھی رک رک چلیں
سانس کی ڈور میں کوئی اٹکن نہیں
تم نہیں ہو تو کیا
اور ہو بھی تو کیا
بارشِ ہجر ہو، وصل کی دلکشیں لہر ہو
دل مچلتا نہیں

میری دہلیز تک نظم آجاتی ہے
پر مرے گھر میں پرویش ہوتی نہیں
کوئی خواہش مرے گوشۂ چشم کو اب بھگوتی نہیں
اب میں روتی نہیں

فاخرہ نورین

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

کسی نے پر نہ سوچا

کوئی ہے زندگی کا
بڑا دل کش فسانہ
جسے تھامان خود پر
رہا نہ وہ دوانہ
کسی نے پر نہ سوچا
کوئی روتا رہے گا
کوئی آنسو پیئے گا
کوئی کیسے جئے گا
محبت میں صبا جی

فقط تنہا رہے گا

کہ دل ہر پل کہے گا

محبت کا ہمیشہ

یہی لمحہ رہے گا

صبا ممتاز بانو

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

"محبت جان لیتی ہے"

یہ ہم نے بارہا سوچا
یوں خود کو ہم سزا دیں گے
محبت کو مٹا دیں گے
کہ جس نے عمر بھر ہم کو جلایا ہے
ہر اک جذبہ مٹایا ہے
مگر ترکِ محبت کا
کبھی جو ہم نے سوچا ہے
تو خود سے اتنا پوچھا ہے
کہ کیا ایسا مناسب ہے؟

تو پھر کتنے بہانوں سے

یوں اپنا آپ بہلایا، یہی بس خود کو سمجھایا

یہ محبت ہے،

محبت جان لیتی ہے

محبت میں جدائی ہے

ازل سے یہ پرائی ہے

ملیحہ سید

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

اک وعدہ کیا تم نے

اک وعدہ کیا تم نے
جو یاد نہیں تم کو
تم نے یہ کہا مجھ کو
تم میری محبت ہو
پھر دو ہی قدم چل کر
دیا توڑ بھرم میرا
اب سوچتی ہوں اکثر
کیوں ایسا کیا تم نے
کیا ایسی تھی مجبوری
مجھے کچھ تو بتا دیتے
تنہائی کا تم میری
چلو کچھ تو بھرم رکھتے
چلو پھر سے ہی آجاؤ
اب وعدہ نبھا جاؤ
کرو پھر سے کوئی وعدہ
ہو جھوٹا یا ہو سچا

اک بار تو آجاؤ
اب جانے نہیں دوں گی
تجھے جانے نہیں دوں گی

شگفتہ ناز

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

اے شام اسے بتانا
سراب اس کی جستجو کے
نصاب اس کی آرزو کے
چہار سُو بکھرے ہوئے ہیں
کسک رُتوں کی داستانیں
ہر لفظ میں بند ہیں
میری آنکھیں سائے کی مانند چُپ ہیں
مگر ان میں بسا انتظار
اب بھی زندہ ہے

اے شام اسے بتانا
اُسے اپنے اندر زندہ رکھتے رکھتے
میرے سارے جذبے جھلس گئے ہیں
پاسِ وفا کے بھرم میں
میرا سکوں جل چکا ہے
میری آنکھوں میں سب
راکھ ہی راکھ ہے
جن میں ہر لمحہ
اُس کی محبت کی چنگاری

بھڑکتی رہتی ہے

اے شام اسے بتانا
پہلے بھی پانیوں میں رہتے تھے
اب بھی سمندر میں گھر بنایا ہے
ڈوبتے سورج کی زرد روشنی سے
خود کو اضطراب کے سنگھار سے سجایا ہے
ڈھلتی شام سے لے کر
ڈھلتی شام تک
لہو نے اُسی کا ریاض کیا ہے
جس سے
میری خلوتیں، میری جلوتیں
ہر گھڑی آباد ہیں

اے شام اس سے پوچھنا
کیا میری ساری راتیں
فراق کی رُت میں بسر ہونگی؟
اور مجھے بتانا کہ
میں خود کو کیسے سمجھاؤں
کہ ادھوری خواہش
ہونٹوں کو خشک
اور آنکھوں کو نم رکھتی ہے

اے شام اسے بتانا
کہ اس برباد، گیلے نگر میں

میں ہی نہیں

وہ بھی رہتا ہے

اس سے کہنا

کہ میرے اندر وہ اس طرح ہے

جس طرح عشاء میں وتر

میرے ساتھ ساتھ بھی

مجھ سے جُدا بھی

اے شام اسے بتانا

ناہید ورک

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

مگر یہ زندگی کی ہائی وے پہ چلنے والے کب سمجھتے ہیں
غلط ایگزٹ سے مُڑ جائیں تو منزل چھوٹ جاتی ہے
مجھے بھی ایک ایگزٹ پہلے مُڑنے کی اذیّت ہے
مرے پیشِ نظر بھی ایک اَن دیکھی مسافت ہے
یہاں سے لوٹنا نہ منزل تک پہنچ پانا
مرے بس میں نہیں شاید
میں پھر بھی جارہی ہوں ایک اَن دیکھے بیاباں میں
یہاں کوئی پرندہ ہے نہ سایہ ہے نہ پانی ہے
نہ اس میں کوئی ایگزٹ کی نشانی ہے
مسلسل رائیگانی ہے
یہاں کس کو پکاروں میں
کہ اب اپنی صدا بھی اپنے کانوں میں نہیں آتی
بلا کی سرگرانی ہے
یہاں کوئی نہیں کوئی نہیں شاید
میں کس سے رستہ پوچھوں
یہاں تو نَو سو گیارہ کی سہولت بھی نہیں حاصل
میں جس دُنیا کی ہوں اس کی حکومت بھی نہیں حاصل
بتا قُطبی ستارے یہ کہاں کی بے ثباتی ہے

نہ مجھ کو چین پڑتا ہے نہ مجھ کو نیند آتی ہے
غلط ایگزٹ سے مُڑ جائیں تو منزل چھوٹ جاتی ہے

ریحانہ قمر

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

ایک پرائی گڑیا کے نام

وہ اکیلی بیٹھی ہوتی تو میں اس کے ساتھ جا بیٹھتی
اور ہم مل کے ستاروں میں اس کی گمشدہ ماں کو ڈھونڈتے
نیند کی پریاں اسے بلاتیں
تو وہ میرے بازو پر سر رکھ کر سو جاتی
اسے ممتا کی طلب ہوتی
تو میرے سے پیٹ سے کپڑا اٹھا کر اسے چوم لیتی
اسے بھوک ستاتی تو
میں اسے بٹر سلائس اور انڈا کھلا دیتی
اس کو گرمی لگتی تو
میں اس کو اپنے ہاتھوں سے نہلا دیتی
اس کو مجھ پر لاڈ آتا تو
وہ دیوانوں کی طرح میرے ہاتھوں کو چومتی
لوگوں کے ہجوم میں گھبراتی تو
میری گود میں آ کر چھپ جاتی
اس پر زمانے کی تیز دھوپ پڑتی تو
وہ میرے ہاتھوں کے سایے میں آ بیٹھتی

اس کے پاؤں سے جوتی اترتی

تو میرے ہاتھوں پر آ کر اپنے پاؤں رکھ دیتی

اسے جھولا جھولنا ہوتا تو

میری انگلی تھامے پارک لے جاتی

مجھے کہانی سنانے کا کہتی تو

میں کہانی کے سارے جن بھوت اپنے اندر اتار لیتی

اور اسے صرف پریوں کی کہانی سناتی

وہ تھوڑی سی بھی مایوس نظر آتی

میں اپنی آنکھوں کے سارے ستارے

اس کی معصوم آنکھوں میں بھر دیتی

اور پھر ایک دن ایسا بھی آیا

وہ میری آنکھوں کی ساری چمک لے کر

کالی دنیا میں کہیں گم ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔

میری گڑیا تھی وہ۔۔ مگر نہ جانے کہاں گم ہو گئی

روبینہ فیصل

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

~~~~~~

ایک شام ایک شاعرہ

~~~~~~

شاعرہ کی نمائندہ نظم

~~~~~~

ماں

بڑا محروم موسم ہے تمہاری یاد کا اے ماں
نجانے کس نگر کو چھوڑ کر چل دی ہو مجھ کو ماں
شفق چہروں میں اکثر ڈھونڈتی رہتی ہوں میں تم کو
کسی کا ہاتھ سر پہ ہو تو لگتا ہے تم آئی ہو

کوئی تو ہو جو پوچھے کیوں ترے اندر اداسی ہے
مرے دل کے گھروندے کی صراحی کتنی پیاسی ہے
مجھے جادوئی لگتی ہیں تمہاری قربتیں اب تو
~~~~~~

مری یادوں میں رہتی ہیں تمہاری شفقتیں اب تو

کبھی لگتا ہے خوشبو کی طرح مجھ سے لپٹتی ہو

کبھی لگتا ہے یوں ماتھے پہ بوسے ثبت کرتی ہو

کوئی لہجہ ترے جیسا مرے من میں اتر جائے

کوئی آواز میری تشنگی کی گود بھر جائے

کوئی ایسے دعائیں دے کہ جیسے تان لہرائے

کسی کی آنکھ میں آنسو لرزتے ہوں مری خاطر

مجھے پردیس بھی بھیجے لڑے بھی وہ مری خاطر

مگر جب لوٹتی ہوں ساری یادیں لے کے آنچل میں

تو سایہ تک نہیں ملتا کسی گنجان بادل میں

کوئی لوری نہیں سنتی ہوں میں اب دل کی ہلچل میں

تمہاری فرقتوں کا درد بھر لیتی ہوں کاجل میں

کہیں سے بھی دعاؤں کی نہیں آتی مجھے خوشبو

مری خاطر کسی کی آنکھ میں اُترے نہیں آنسو

محبت پاش نظروں سے مجھے تم بھی تکا کرتیں

مدرز ڈے پر کسی تحفے کی مجھ سے آرزو کرتیں

سجا کر طشت میں چاندی کے تم کو ناشتہ دیتی

بہت سے پھول گلدانوں میں لا کر میں سجا دیتی

کوئی موہوم سا بھی سلسلہ باقی کہاں باہم

کہ اب برسیں مرے نیناں تمہاری دید کو چھم چھم

دلاؤں ایک ٹوٹے دل سے چاہت کا یقیں کیسے

مری ماں آسمانوں سے تجھے لاؤں یہاں کیسے

نجانے کون سی دنیا میں جا کے بس گئی ہو ماں

بڑا محروم موسم ہے تمہاری یاد کا۔۔۔اے ماں

فرزانہ نیناںؔ

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

تجھے آخری بار جب میں نے دیکھا

تو حیرت زدہ شام کی زرد کرنیں
کسی گمشدہ روشنی والے لمحے کو
پلٹا کے لانے کی دُھن میں
اندھیری گُپھا کو
بڑھی جا رہی تھیں
المناک پیڑوں کے سائے
سمٹ بھی چکے تھے
سبھی سلسلے، رسم وعدہ ورخصت
نمٹ بھی چکے تھے...
تجھے آخری بار جب میں نے دیکھا
تو لہرا کے اُٹھتے تھے گمنام جھونکے
بہت اُلجھی شاخوں پہ رکھا ہوا
بوجھ جھڑنے لگا تھا
کسی شوقِ رفتہ، کسی رنجِ تازہ کا
اُس شام کے سانولے، سرد چہرے پہ
کوئی نشاں تک نہیں تھا

وہ لمحہ تھا جب

اُس گراں بار، دیرینہ خواہش کا دل میں
گُماں تک نہیں تھا...
پھسلتی نگاہوں میں بے تابیوں کا
دھواں تک نہیں تھا
تجھے آخری بار جب میں نے دیکھا
تو معمول کی ایک ساعت تھی
پر یہ ابھی تک کہیں ان زمانوں
کی آغوش میں جھولتی ہے...

گلناز کوثر

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

فاصلہ ضروری ہے

میں روزانہ دفتر میں تاخیر سے پہنچتی ہوں

اور اپنی زنجیر پہن کر بیٹھ جاتی ہوں

میں

ٹائپ رائیٹر پر ہاتھوں کا غلط استعمال نہیں کرتی

چھ بجتے ہی

پاؤں کی زنجیر گلے میں آجاتی ہے

اور میں

اسٹاپ پر کھڑی،

بسوں اور رکشوں کے دھویں میں ہوتی ہوئی سازش کو دیکھ سکتی ہوں

میں جس بس میں بے بس ہوں

وہاں شور، گھبراہٹ، پسینہ اور غصہ بھرا ہوا ہے

غصے سے بھری ہوئی بس

مجھے گھر سے کچھ فاصلے پر اتار دیتی ہے

میں جاتی ہوئی بس کو حیرت سے دیکھتی ہوں

بس کے پیچھے لکھا ہے

"فاصلہ ضروری ہے"

بس کے پیچھے جو لکھا ہے

اس کا اطلاق بس کے اندر کیوں نہیں ہوتا....؟

سحر علی

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

شب بخیر

سنو تم بار بار کیوں جاتے ہو؟
میرے وجود کو جنجھوڑنے کو
مجھے کیوں بار بار آکر ستاتے ہو؟
کیوں بار بار آکر رلاتے ہو؟
میں جب بھی آنکھ بند کرتی ہوں
دبے پاؤں چلے آتے ہو
بڑا پریشان کرتے ہو
مجھے پشیمان کرتے ہو
دیکھو اب نہ آیا کرو تم
کہ میں ان لوگوں میں رہتی ہوں

جنہیں تمہاری حاجت نہیں ہوتی

تمہاری ضروت نہیں ہوتی

توتم اب یہاں نہ آؤ

جاؤ میرے ضمیر جاؤ

اب تم بھی سو جاؤ

عروبہ عدنان

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

رات جلتی رہی

زندگی قطرہ قطرہ پگھلتی رہی
رات سے بات تیری نکلتی رہی
چاندنی کے روپہلے دیے
تیری آواز کی جھیل میں
جل کے بجھتے رہے
بجھ کے جلتے رہے
وقت کے نیل میں
ساتھ بہتے کنارے
رواجوں کی بھاری صلیبیں اٹھائے ہوئے

ساتھ چلتے رہے

ہاتھ ملتے رہے

سیلی سیلی سی

تھم تھم کے جلتی دعائوں کا

کڑوا دھواں

اور آنکھوں کے افسردہ صحرائوں میں

ایک ایک کر کے گم ہوتے

خوابوں کی ویرانیاں

سیلِ غم۔۔ موج در موج

سر سے گزرتی رہی

دور بیٹھی ہوئی خود سے میں

خالی خالی سی آنکھوں سے

چپ چاپ تکتی رہی

رات جلتی رہی

زندگی قطرہ قطرہ پگھلتی رہی

شمع کے ساتھ یونہی

رات پگھلتی جائے

مرے احاس کے کشکول میں

گرتا جائے

آج خیرات پہ مائل ہے

محبت کی نظر

آج یہ کاسہ ءامید

چھلک جانے دو

کل یہ خیرات

برے وقت میں کام آئے گی

پھر اٹھالیں گے، دھریں گے
یہی گزرا ہوا وقت
گزراوقات کی صورت نکل تو آتی ہے

نسیم سید

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan

WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

اپنی ازلی آرزو کے مطابق

میں بالکل آزاد ہو چکی ہوں
ہر خواہش سے
لالچ سے
خوف سے
غم سے
نفرت سے
میں چاہوں تو روکنگ چیئر پر
صبح سے شام کر سکتی ہوں
یا رات بھر سفید کپڑے پر
رنگ برنگے پھول کاڑھ سکتی ہوں
یا جنگل میں اتنی دور جا سکتی ہوں
کہ واپس نہ آ سکوں
یا دائرے میں گھومتے ہوئے
اپنے آپ کو تھکا کر گرا سکتی ہوں
کبھی نہ اٹھنے کے لیے
اور ایسے میں

انہوں نے اسے بھیج دیا ہے
جان بوجھ کر
میری تنہائی میں خلل ڈالنے کے لیے
تاکہ مل جائے مجھے پھر کوئی
نفرت کرنے کے لیے
چھوٹی سی تو ہے وہ
مگر نہیں ڈالنے دیتی مجھے
اپنی تنہائی میں خلل
مکمل طور پر آزاد
میری نفرت سے بھی
میری اصلی وارث
مگر مجھ سے کہیں زیادہ کامیاب
تنہائی کے فن میں

تنویر انجم

وقارِ سخن میں خوش آمدید

ایک شام ایک شاعرہ-تعارف

قلمی نام سلمہ سید

شاعری کا آغاز۔۔شاعری کا آغاز تو پیدائش کے بعد ہی سے ہو گیا تھا اسوقت کے بزرگوں کی روایت کیمطابق گریہ بھی خاص لے اور ردھم میں تھا۔۔طالب علمی کے زمانے میں اساتذہ سے معذرت کے ساتھ غالب اور میر کی بڑی غزلیں برباد کرنے کے بعد تائب ہو کر خود لکھنا شروع کیا۔ناقابل اشاعت ہونے کے باعث مشق ستم آج تلک جاری ہے۔اردو مادری زبان ہے مگر بہت سلیس اردو میں لکھنے کی عادی ہوں۔میری لکھی نظمیں بس کچھ کچے پکے سے خیال ہیں میرے جنھیں آج آپ کے ساتھ بانٹنے کا ایک قریبی دوست نے مشورہ دیا۔۔

تعلیمی قابلیت بی کام سے بڑھ نہ سکی افسوس ہے مگر خیر۔۔مشرقی گھریلو خاتون ایسی ہی ہوں تو گھر والوں کے لیے تسلی کا باعث ہوتی ہیں۔۔

پسندیدہ شعراء کی طویل فہرست ہے مگر شاعری کی ابتدا اسے فرحت عباس شاہ کے متاثرین میں سے ہوں۔۔شائد یہی وجہ ہے میری نظمیں بھی آزاد ہیں۔۔

خوبصورت شہر کراچی سے میرا تعلق اور محبت ہے۔۔

امید ہے اس فورم پر خوش کلام احباب سے پذیرائی ملے۔۔

ایک شام ایک شاعرہ

شاعرہ کی نمائندہ نظم

سفر سے پہلے

وہ اک لڑکی بہت سادہ نہایت عام سی صورت
مجھے کیوں خاص لگتی ہے
مجھے کیوں یاد کرتی ہے
سحر سے شام ہونے تک کے ہر ہر گزرتے پل مجھے آواز دیتی ہے
وہ میرا نام لیتی ہے
کبھی جب دل کی بے چینی سے اکتا کر کسی سے بات کرتی ہے
میں اپنی روح کے ہر زاویئے سے اسکی باتوں میں سبھی الفاظ کو بے جان پاتا ہوں
میں یہ بھی جانتا ہوں بے تحاشا کھل کے ہنستی ہے
مگر اب تو ہنسی ہونٹوں تلک آنے سے پہلے ہی نگاہوں میں نمی سی تیر جاتی ہے

بہت پہلے کہا تھا جب کہ جلدی لوٹ آؤنگا تو میرے ہات پہ اس نے بہت زوروں سے کاٹا تھا
کہا تھا ساتھ ہوں نہ میں
یہیں تو ہوں تمھارے پاس
تمھیں جب جب کمی میری ستائے تو
مجھے آواز دے لینا
تمھیں میری مہک آئے سمجھ لینا تمھارے ساتھ ہی ہوں میں

مگر جاناں سنو یوں ہے کہ تم بن سب ادھورا ہے

میری یادوں میں گم لڑکی تجھے کیسے بتاؤں میں کہ تیرے ساتھ کی خوشبو مجھے محسوس ہوتی ہے
زرا سا وقت باقی ہے گھڑی بھر کی جدائی ہے محبت لوٹ آئی ہے
میری سانسیں تمھیں سے ہیں
تمھاری یاد کی چادر میں لپٹے خواب جلتے ہیں
مجھے تم یاد کرتی ہو؟؟
تمھیں ہم یاد کرتے ہیں

سلمیٰ سید

وقارِ سخن میں خوش آمدید

FACEBOOK PAGE: www.facebook.com/waqaresukhan
WEBSITE LINK: www.mianwaqar.com/waqaresukhan

وقارِ سخن

وقارِ سخن
وقارِ سخن حصہ "میری پسند" باعنوان شعری مجموعہ
نامور سخنوروں کے باکمال سخن پارے
منجانب کاروانِ ادب سرائے انٹرنیشنل
وقار

وقارِ سخن

مرتب: میاں وقار الاسلام

مادرِ دبستانِ لاہور محترمہ ڈاکٹر شہناز مزمل صاحبہ چئیر پرسن ادب سرائے انٹرنیشنل اس بات کی مستحق ہیں کہ میں اپنی ادبی کاوش کا ذکر کرنے سے پہلے ان کا شکریہ ادا کروں جنہوں نے میرے ہر ادبی قدم پر میری رہنمائی کی اور میرے ہر ادبی کام کی بھرپور حوصلہ افزائی بھی کرتی چلی آ رہی ہیں۔

محترمہ ڈاکٹر شہناز مزمل صاحبہ کے ساتھ 15 سال سے زیادہ ادبی مسافت ہو چکی ہے اور یہ سفر ابھی جاری ہے۔ ادب سرائے انٹرنیشنل کے پلیٹ فارم پر ان کے ساتھ سینکڑوں مشاعروں میں شرکت کرنے کا موقع ملا اور ہزاروں لکھنے والوں سے ملنے ملانے اور سننے سنانے کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ یقیناً یہ ایک بڑا کارواں تھا جس میں بہت سے باقار اور نامور سخنوروں نے شمولیت اختیار کی اور اس سفر کو بڑھاتے گئے۔ بہت سے باکمال سخنور ایسے ہیں جن کے کام کو دیکھ کر یقیناً یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ وقارِ سخن سے کم نہیں۔

پھر یہ کوشش کی کہ کیوں نہ وقارِ سخن کو ایک جگہ اکھٹا کر لیا جائے اور ان کے سخن پاروں کو اکھٹا کر کے اس کی رسائی زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائی جائے اور یقیناً اپنے علم بھی اضافہ کیا جائے اور پڑھنے

والوں کے علم میں بھی اضافہ کیا جائے۔ مذید یہ کہ اچھا لکھنے والوں کی خاطر خواہ یا پھر جہاں تک ممکن ہو سکے حوصلہ افزائی کی جائے۔

اس طرح سے وقارِ سخن نے اپنا سفر شروع کیا جن لوگوں تک آسانی سے رسائی حاصل ہو سکتی، یا جو سخنور دورِ حاضر کی ٹیکنالوجی میں کمال رکھتے تھے انہوں نے با آسانی اپنا اپنا کام جو کہ ٹاپ آف دی لائن 20 اشعار کی سلیکشن پر مشتمل تھا فراہم کر دیا اور اس سفر کو ایک خوشگوار آغاز بھی مہیا کر دیا۔ جو لوگ ٹیکنالوجی میں قدرے کم کمال رکھتے تھے انہوں نے اپنی اپنی کتابوں میں سے امیج فائلز شئیر کر دیں اور جو لوگ ٹیکنالوجی میں بالکل بھی قدرت نہیں رکھتے تھے انہوں نے اپنے ہاتھ سے سخن پارے مرتب کئے اور پیپر پر لکھ کر بھیج دیے یا پھر فون پر لکھوا دیئے۔ یوں مرحلہ وار ریکارڈ مرتب ہوتا گیا اور ساتھ ساتھ ری ویو کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ آہستہ آہستہ اتنا ریکارڈ بن گیا کہ اس کہ پہلی جلد مکمل کی جا سکے۔ اور اس کے بعد دیگر جلدوں پر کام جاری کر دیا گیا۔ سب سے آخری مرحلہ نظموں کا انتخاب تھا اور اس میں 100 نظموں کو منتخب کیا گیا اور اس طرح وقارِ سخن کی آخری جلد بھی مکمل ہو گئی۔ وقارِ سخن کا کام مکمل ہے کے بعد دو مراحل مذید شامل کیے گئے جن میں ایک تھا وقارِ سخن حصہ "میری پسند" ڈاکٹر شہناز مزمل دوسرا حصہ تھا وقار سخن باعنوان شعری مجموعہ اس طرح اس سلسلے کے 8 جلدیں مکمل ہو چکی ہیں۔

وقارِ سخن کی پہلی جلد سال 2017 میں آپ لوگوں کی خدمت میں حاضر کر دی گئی تھی اور پھر اس سلسلے کو آگے جاری رکھا گیا۔ آج وقارِ سخن ریسرچ پبلیکیشن سیریز کی درج ذیل جلدیں مکمل ہو چکی ہیں:

1۔ وقارِ سخن حصہ نمائندہ اشعار شعراء

2۔ وقارِ سخن حصہ نمائندہ اشعار شاعرات

3۔ وقارِ سخن حصہ تعارف اور بہترین اشعار شعراء

4۔ وقارِ سخن حصہ تعارف و بہترین اشعار شاعرات

5۔ وقارِ سخن حصہ نمائندہ نظمیں شعراء

6۔ وقارِ سخن حصہ نمائندہ نظمیں شاعرات

7۔ وقارِ سخن حصہ "میری پسند" باعنوان شعری مجموعہ

8۔ وقارِ سخن حصہ "میری پسند" ڈاکٹر شہناز مزمل

یہ سفر جتنی آسانی سے بیان کر دیا گیا ہے یقیناً اتنی آسانی سے طے نہیں ہوا۔ بہت سے لوگ تو اس سفر میں شامل ہی نہیں ہوئے، جس کی وجہ کچھ ہماری سستی اور کچھ ان کی مصروفیت ہو سکتی ہے۔ یا پھر ہماری مصروفیت اور ان کی سستی بھی۔ ابھی بھی کوشش ہے کہ ان کے سخن پاروں کو ترتیب دے کر اگلی جلد میں شامل کیا جا سکے۔ کیوں کہ یہ ایک اوپن فارمیٹ پلیٹ فارم تھا تو کچھ لوگوں کی یہ بھی

ریزرویشنز رہیں کہ ان کے نام غیر معروف لوگوں کے ساتھ نہ آجائیں۔ مگر بہت سے لوگوں نے کھلے دل کا مظاہرہ کیا اور بھرپور تعاون جاری رکھا اور ساتھ ساتھ حوصلہ افزائی بھی کرتے رہے۔ کچھ لوگوں نے باہمی اختلافات کے باوجود بھی اس سفر میں حصہ ڈالا مگر چند یہ کہہ کر پیچھے ہٹ گئے کہ اگر ان کے مخالفین اس سفر میں شامل ہوں گے تو وہ اس کا حصہ کبھی نہیں بنیں گے۔ اور کچھ لوگوں نے بار بار دستک کے باوجود ہم پر اپنے دروازے نہیں کھولے۔

بہت سے لوگوں نے بہت سے لوگوں کو متعارف کروایا بلکہ یہاں تک بھی ساتھ دیا کہ دیگر شاعروں کا ریکارڈ بھی مرتب کر کے دیا اور سوشل میڈیا پیج اور پوسٹس کو باقاعدہ پروموٹ بھی کرتے رہے اور اپنی رائے کا اظہار بھی کرتے ہے۔ کچھ لوگوں کا یہ بھی کہنا رہا کہا ہم تو آپ کے فہرست سے کہیں زیادہ نامور ہیں تو ہمارے نام اس میں پہلے سے ہی شامل کیوں نہیں۔ کیوں کہ ہمیں پہلے یاد نہیں رکھا گیا تو اب ہم سفر کا حصہ کیوں بنیں۔

جن لوگوں نے "وقارِ سخن" کے سفر میں ہمارا ساتھ دیا ان کے ہم تہہ دل سے مشکور ہیں اور ان کے کام کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور جن لوگوں کا کام اس سفر میں شامل نہیں ہو سکا، ان سے ہم پہلے بھی معذرت کرتے رہے ہیں اور اب بھی کرتے ہیں کیوں کہ اس طرح کے کاموں میں اتنا ہی حصہ ڈالا جا سکتا ہے جتنی کسی میں ہمت اور طاقت ہوتی ہے۔

دعا گو، ممنون، مشکور

شاعر، مصنف مرتب

میاں وقار الاسلام

www.mianwaqar.com

www.marvelsystem.com

www.adabsaraae.com

سرپرست وقارِ سخن ڈاکٹر شہناز مزمل

چیئرپرسن ادب سرائے انٹرنیشنل

www.shahnazmuzammil.com |

www.adabsaraae.com

وہ ہے رحمان اس کے نام سے آغاز کرتی ہوں

میں عاشق ہوں مزمل کی انہیں پہ ناز کرتی ہوں

الحمد اللہ 32 سالوں میں ادب سرائے میں لگائے گئے پودے اب تن آور درخت بن چکے ہیں اور اب ان کی چھاؤں تلے ہر جگہ جہاں وہ چاہتے ہیں ادب سرائے بنا لیتے ہیں۔ اس میں لگائے گئے پودے ادب کے چلتے پھرتے سائبان ہیں اور فروغ ادب میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ ادب سرائے میں آ کر ٹھہرنے کے لیے کسی اجازت نامے کی ضرورت نہیں ہوتی کیوں کہ

ہم اپنی ذات کی کچھ اس طرح تفہیم کرتے ہیں

محبت بانٹتے ہیں، چاہتیں تقسیم کرتے ہیں

32 سال سے یہاں پر بے لوث محبت اور خلوص کے ذریعے ادب سکھایا جارہا ہے۔ تخلیقی ادب بھی اور تربیت کے حوالے سے بھی جسے ہم ادب کہتے ہیں۔ اور ان دونوں یعنی ادب اور آداب کا ہونا بہت ضروری ہے۔ ادب سرائے میں ادب کے پھوٹتے چشموں سے ادب کا ہر متلاشی اور ہر تشنہ لب سیراب ہو کر جاتا ہوں۔ خواہ وہ آبشارِ ادب سے فیض یاب ہونے کا طریقہ جانتا ہو یا بے بحرا ہو۔ یہاں سب لہر میں اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرنے آتے ہیں اور انہیں ادب کے بحرِ بیکراں میں ڈوبنا اور تیرنا سیکھایا جاتا ہے۔ ماہر تیراک ان کو تیرانا سیکھاتے ہیں۔ اگر وہ اچھے تیراک نہ بھی بن سکیں تو بھی انہیں ڈوبنے نہیں دیتے بلکہ آخر دم تک ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں منزلِ مقصود تک پہنچاتے ہیں۔ اور ان کو احساس بھی نہیں ہونے دیتے کہ تم ادب کے ان چشموں سے فیض یاب نہیں ہو سکتے یا یہ ادب کی آبشار تمہیں کچھ نہیں دے سکتی۔

ادب سرائے میں جو بھی آکر ٹھہرتا ہے، اس میں وہ صلاحیت موجود ہوتی ہے جس کا وہ اظہار کرنا چاہتا ہے اور یہاں کے مکین پہچان لیتے ہیں کہ اس کی صلاحیت کیا ہے اور اس کی صلاحیت کے مطابق اسے جگہ دے دی جاتی ہے جہاں پہ وہ ٹھہر سکتا ہے وقت گزار سکتا ہے، اساتذہ سے مل سکتا ہے ان کی صحبت

میں بیٹھ سکتا ہے اور جو وہ سیکھنا چاہتا ہے وہ سیکھ سکتا ہے۔ کیوں کہ ادب سرائے مرکزِ علم وادب بھی ہے اور ادب و آداب کا محور بھی ہے۔ الحمد اللہ آج یہاں پر آکر ٹھہرنے والے بہت سے مسافر اپنی منزلوں تک پہنچ چکے ہیں اور اپنی اپنی جگہ ادب سرائے قائم کرتے جارہے ہیں۔ اسی لیے اس ادارے کو ادب سرائے انٹرنیشنل کا نام دیا گیا اور یہ ماشااللہ آج پوری دنیا میں یہاں سے ہو کر گزرنے والے مسافر ترویجِ ادب کے لیے کام کر رہے ہیں۔ اس میں کچھ نئے نام ہیں اور کچھ پرانے نام ہیں۔ اور جو بھی آتا ہے وہ اس ادب سرائے میں ٹھہرتا ضرور ہے اور ٹھہرنا پسند کرتا ہے اور ہم اس کو اپنا مہمان بنانا پسند کرتے ہیں ہم کچھ ان سے سیکھتے ہیں کچھ انہیں سکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس کی ایک مثال یہاں کے ہونہار طالب علم میاں وقارالاسلام ہیں ان کا ادب سرائے سے گہرا اور پرانا تعلق ہے۔ آپ سب کو یہ سوشل میڈیا پر اکثر نظر آتے ہیں وہ ایک بہترین نثر نگار، نثری نظموں کا تخلیق کار، مرتب اور ایڈیٹر کے صورت میں سامنے آیا ہے۔ اور ان کی تمام چھپی ہوئی ادبی صلاحیات ادب سرائے میں ٹھہرنے کی وجہ سے مزید اجاگر ہوئیں۔ اور ان میں اب بہت نکھار آتا جارہا ہے۔

ادب سرائے کے مقصد نو آموز شاعروں اور ادیبوں کی حوصلہ افزائی ہے اگرچہ ابھی تک اس میں بہت سے ادب کے متلاشی فن شاعری کے رموز سے واقف نہیں ہو سکے مگر ہم ان کے حوصلوں کو پست نہیں کرتے اور یہ اپنی ادبی صلاحتوں کو کسی نہ کسی شکل میں سامنے لاتے رہتے ہیں۔ خیالات، جذبوں اور لفظوں کا جو طوفان ان کے اندر چھپا ہوتا ہے وہ کسی نہ کسی صنف کی شکل میں باہر آجاتا ہے۔ کہانی ہو افسانہ ہو انشائیہ ہو کوئی بھی صنف ہو اور جو مستقل مزاج ہوتے ہیں وہ اپنا لوہا منوا لیتے ہیں

اور ہمارا نصب العین ہے کہ جو بھی ادب کی تلاش میں ادب سرائے میں آکر ٹھہرا ہے وہ خالی ہاتھ واپس نہ جائے الحمد اللہ آج ہمارے بہت سے طالب علم صاحبِ دیوان ہیں اور ان کی تخلیقات کو پوری دنیا میں پسند کیا جارہا ہے۔

وقار میں بکھری چیزوں میں سمیٹنے اور مرتب کرنے کی بھرپور صاحیت موجود ہے جو آپ کو وقارِ سخن میں نظر آئے گی۔ اس میں ہر عمر کے شاعر کو شامل کیا گیا ہے۔ اور بہت اعلیٰ پائے کی تخلیقات کے ساتھ ساتھ کہیں کہیں قدرے کمزور تخلیقات بھی نظر آتی ہیں لیکن اس نے ادب سرائے کے اس مقصد کو سامنے رکھا ہے کہ کسی کو اس وادیءِ پُر خار میں قدم رکھنے سے نہیں روکنا۔

مجھے اپنے تمام ہونہار شاگردوں کی سرپرستی کرتے ہوئے بڑا فخر محسوس ہوتا ہے اور مجھے اللہ کے اس کرم پہ بڑی خوشی ہوتی ہے کہ میں بہت سارے امور میں ان کی معاونت کرتی ہوں اور بڑی بے لوث محبت سے، بے لوث خلوص سے ان کے قدموں کو کبھی پیچھے نہیں ہٹنے دیتی۔ اور ان کو تن آور درخت بنتے دیکھ کر مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ کیوں کہ اپنے لگائے ہوئے پودوں کو چھاؤں دیتا دیکھ کر کون خوش نہیں ہوتا۔ امید ہے آپ کو بھی وقار کی یہ خوبصورت کاوش پسند آئے گی اور آپ بھی وقارِ سخن میں اپنا حصہ ڈالتے رہیں گے اور وقارِ سخن کے وقار میں اضافہ فرماتے رہیں گے۔

آمین

وقارِ سخن سے محبت تک

وقارِ سخن سے محبت تک

انتخاب: میاں وقارالاسلام

محبت، معجزے سے کم نہیں ہے

مگر مجھ میں اب اتنا دم نہیں ہے

جناب محمد سلیم طاہر

مجھے وطن سے محبت تو ہے بہت لیکن

دیارِ غیر میں بچوں کی بھوک لے ائی

جناب اقبال طارق

یہ جو لاہور سے محبت ہے

یہ کسی اور سے محبت ہے

جناب ڈاکٹر فخر عباس

جھیل آنکھوں میں جو اترے ہیں تو معلوم ہوا

اس قدر شہر محبت میں سکوں ہوتا ہے

جناب عرفان صادق

مرے خلوص میں شامل کوئی کمال نہیں

مرے خمیر کی مٹی میں بس محبت ہے

جناب ایاز محمود ایاز

محبت روشنی ھے روشنی تقسیم کرتے ہیں

زمانے بھر میں آو زندگی تقسیم کرتے ہیں

جناب زاہد شمسی

میں اپنے آپ ہی پسپا ہوا محبت میں

ہوئی نیں ہے مجھے مات اس سے کہہ دینا

جناب امین کنجاہی

میرے لب پر ناڈھونڈو تم وہ شیریں لفظ الفت کے

میرے آنسو بتائیں گے محبت کتنی میٹھی ہے

جناب سہیل رضا ڈوڈھی

ہے محبت گر تماشا تو تماشا ہی سہی

چل مکانِ یار کے فُٹ پاتھ پر بستر لگا

جناب منصور آفاق

تم میری محبت ہو میری سزا نہیں ہو

اک بار کہہ دو مجھ سے کہ تم خفا نہیں ہو

میاں وقارالاسلام

یہ احترام محبت میں ھم نے سیکھا ھے

کوئی کسی کا اگر ھے تو پھر اُسی کا ھے

صفدر صدیق رضی

محبت میں اک ایسا موڑ بھی آتا ہے جب شوکت

یقیں خاموش رہتے ہیں گُماں خاموش رہتے ہیں

جناب افتخار شوکت

ہم اہلِ نظر، اہلِ قلم، اہلِ محبت

کیا ہوتا اگر دیدہ ء بیدر نہ ہوتے

جناب سلیم فگار

نہ ماہ رونہ کسی ماہتاب سے ہوئی تھی

ہمیں تو پہلی محبت کتاب سے ہوئی تھی

علی مزمل

آنکھیں روشن، لہجے رس کے پیالے جی

یہ ہیں لوگ محبت کرنے والے جی

منیر انور

کون ہے کیسا ہے کیا ذات ھے کیا فرقہ ھے

اس محبت میں تو شجرہ نہیں دیکھا جاتا

عاصم تنہا

دل کی خواہش تھی خودکشی کرنا

ہم نے تکمیل میں محبت کی

آزاد حسین آزاد

ہم اپنی ذات کی کچھ اس طرح تفہیم کرتے ہیں

محبت بانٹتے ہیں چاہتیں تقسیم کرتے ہیں

ڈاکٹر شہناز مزمل

میں اس کی خامشی کو سن رہی تھی

وہ اظہار محبت کر رہا تھا

محترمہ رخشندہ نوید

ذرا پھر کہو نا محبت ہے تم سے

کہ تشنہ ہے میری سماعت ابھی تک

محترمہ سمن شاہ

کچھ تو بولو کہ اب محبت میں

اور کتنی اذیتیں دو گے

محترمہ شگفتہ ناز

وہ آیا تو گئے شکوے گلے سب

محبت کو بہانہ چاہیئے تھا

محترمہ قندیل جعفری

یارب تو مرے ظرف کو اتنا بلند کر

دشمن کو دیکھ لوں تو محبت امڈ پڑے

محترمہ زیب اُنساز یبی

اب کوئی کام نہیں کارِ محبت کے سوا

دل تری یاد میں بس اشک بہاتا جائے

محترمہ حُسن بانو

ہے وفا تجھ میں تو پابند وفاہوں میں بھی

مجھ سے مل بیٹھ محبت کی فضاہوں میں بھی

صبیحہ خان

محبت کو محبت سے سمجھنے کا ارادہ کر

تبسم یہ سفر کرنا ھے تو پھر پاپیادہ کر

جہاں آراء تبسم

سوچا جو میں نے آج تو یہ راز پالیا

دیمک کی طرح مجھ کو محبت نے کھالیا

شگفتہ شفیق

بے رُخی نہ اپنائیں بات اتنی سن لیجیے

سب کو بھول بیٹھے ہیں آپ کی محبت میں

محترمہ شہناز رضوی

میں کہساروں کی ملکہ ھوں، یہاں پر

محبت رقص کرتی ھے دلوں میں

مسرت جہاں خٹک

میرے حالات سمجھتا ہے وہی

جس نے اک بار محبت کی ہے

وانیہ عنبر

جدائیوں کی رفاقت میں لکھتے جاتے ہیں

جو لکھ رہے ہیں محبت میں لکھتے جاتے ہیں

یاسمین سحر

محبتوں کی حسین داستان ہے اردو

کہ حیرتوں کا یہ کوئی جہاں ہے اردو

عروبہ عدنان

محبتوں کا شمار کیسا، حساب کیسا

وفا میں نقد اور ادھار کیسا، حساب کیسا

محترمہ نیر رانی شفق

محبت نرم لہجوں میں بڑی تکلیف دیتی ہے

مگر یہ سرد لہجوں سے کبھی نالاں نہیں ہوتی

ڈاکٹر مریم ناز

کر کوئی شخص میرے پیار کے قابل تخلیق

پھر مجھے اس کی محبت پہ مکرر کر دے

زرقا نسیم

محبت ہو گئی انسانیت سے

مجھے منصب ملا جب آگہی کا

گلِ رابیل

مجھے یاد آکر رُلا دیتی ہے

محبت جو اک داستاں ہو گئی

رابعہ رحمان

اب تو سیر اب محبت کی زمینیں ہو جائیں

پیاسے لب ساحلوں پہ چھوڑ گیا ہے کوئی

صائمہ جبین مہک ؔ

اس قدر پیار جھلکتا ہے ترے لہجے سے

جی میں آتا ہے ترا نام محبت رکھوں

نادیہ سحر

محبت آخری سانسوں پہ تھی جب

تمہارے کوچے میں دیکھی گئی ہے

کرن وقار

وقارِ سخن سے دل تک

وہ جو اک شخص، مری مٹھی میں آجاتا تھا

کھو دیا میں نے اسے دل کو کشادہ کر کے

جناب محمد سلیم طاہر

ساری عُمر گلاب سراہنے والے نے

آخر، دِل اِک پتھر دِل پر ہار دیا

جناب احمد حماد

دل کے تار کسی نے میرے چھیڑے تھے

اب تو چھیڑ رہے ہیں دل کے تار مجھے

ڈاکٹر فخر عباس

دوہری اذیتیں رہیں در پیش عشق میں

آنکھیں کسی کے ساتھ رہیں, دل کسی کے ساتھ

جناب زاہد شمسی

تیرے دل تک یوں مدعا پہنچے

میں نہ پہنچوں میری صدا پہنچے

جناب امین کنجاہی

وقت رحلت ہے اور ان کی آس

یہ بھی بہت ہے دل بہلانے کو

سہیل رضا ڈوڈھی

وہ تو بے وقت بھی آسکتا ہے

خانۂ دل پہ نہ زنجیر لگا

جناب منصور آفاق

دل کی بازی میں تم سے ہار بیٹھا تھا

باز تو پھر بھی اے بازی گر نہیں آیا

میاں وقارالاسلام

ہم نے اک شہر بسا رکھا ہے دیواروں میں

کام جو دل نے کیا، چشم تماشا نہ کرے

جناب ابرار احمد

کانچ کا دل تھا جو ٹوٹا ہے مرے سینے میں

بے زباں چیز ہے ٹوٹی تو شکایت کیسی

امجد غزالی

لفظ کو پھول بنانے ہی بہت دیر لگی

حالِ دل اُس کو سنانے میں بہت دیر لگی

جناب افتخار شوکت

شاخ در شاخ تری یاد کی ہریالی ہے

ہم نے شاداب بہت دل کا شجر رکھا ہے

جناب سلیم فگار

سب ایک جیسے حزیں دل تھے جمع ایک جگہ

یتیم بچوں کو دار الامان اچھا لگا

جناب شوزیب کاشر

کوئی زنگار پسِ شیشۂ دل ہو ایسا

عکس چہرے کا نظر قلب و جگر تک آئے

علی مزمل

یہ خاک بغض و عداوت سے پاک رکھنی تھی

زمینِ دل پہ شجر پیار کا اگانا تھا

منیر انور

مسرت چھین کر اس دل میں غم آباد کر ڈالا

تمنا...! تیری یادوں نے مجھے برباد کر ڈالا

امیر حمزہ سلفی

جب بھی چھپ کر کہیں دل والوں کو ملتا دیکھوں

اپنی اس پہلی محبت کا خیال آتا ہے

شیخ محمد ساجد

گلی میں کھلتے بچوں کے دل سے ڈر چلا جائے

ستم گر کا کوئی گھر ہے تو اپنے گھر چلا جائے

ناصر بشیر

خوشی بھی ہے مرے دل کو، ڈر بھی آتا ہے

کہ راستے میں مرے اس کا گھر بھی آتا ہے

ڈاکٹر شاھد رحمان

جو تم نے کئے ہیں، وہی احسان بہت ہیں

پر دل میں ہمارے بھی تو ارمان بہت ہیں

سید ضیاء حسین

مجھ کو کب دعویٰ ترے دل کے قریں ہونے کا

کوئی اکرام سے افضل بھی تو ہو سکتا ہے

اکرام افضل

خواب میرے تمہیں نہیں آتے

تم نے دل سے بھلا دیا ہو گا

اقبال شاہ

یوں تو سب کچھ ہے مرے پاس مگر اس کے بنا

کتنی ویران ہے یہ دل کی حویلی میری

محترمہ تسنیم کوثر

اپنے دل کے بوجھ کو بھاری نہیں ہونے دیا

میں نے خود پہ عمر کو طاری نہیں ہونے دیا

محترمہ رخشندہ نوید

بچپنا اس کی طبعیت سے نہیں جاتا سمن

کھیلتا رہتا ہے دل سے وہ کھلونے کی طرح

محترمہ سمن شاہ

اس طرح تیری جدائی میں جہاں بکھرا ہے

سانس بکھری ہے کہیں دل کا نشاں بکھرا ہے

ڈاکٹر عارفہ صبح خان

وہ آسماں مزاج جراحت سرشت تھا

ہم دل کے آئینے کو بچا کر نکل گئے

ڈاکٹر شہناز مزمل

نہ بدلا اس کا آسماں نہ بدلی ھے زمین

سو بار دیکھ، دل کا کا نقشہ نکال کہ

محترمہ بینا گوئندی

رونقِ دل بڑھائے رکھتے ہیں

غم کو مہماں بنائے رکھتے ہیں

سیدہؔ فاطمہ رضوی

مرا اس نے جو دل توڑا

غضب بھی تھا سبق بھی تھا

محترمہ شگفتہ ناز

شہر ستم میں قحط بصارت ہے اس قدر

اندھوں کو دل کے زخم دکھانے لگے ہیں لوگ

محترمہ قندیل جعفری

تم نے اک عمر مرے دل پہ حکومت کی ہے

تم کو پل بھر میں بھلایا تو نہیں جا سکتا

محترمہ ثبین سیف

اَنا کے گھاؤ لیے دل پہ مسکراتے رہے

ستم کے شہر میں ہم صبر کی بشارت تھے

محترمہ زیب اُنساز یبی

اس کی آنکھوں میں کسی اور کا سپنا دیکھا

سنبھل اے دل کہ یہی وقت کڑا ہوتا ہے

محترمہ ناز فاطمہ

احساس ہیں یہ دل سے کئے جاتے ہیں محسوس

جزبوں کو کسی نے کبھی چھو کر نہیں دیکھا

صبیحہ خان

سارے جذبے تیری چاہت کے دکھائی دیتے
کاش آنکھوں میں کہیں دل بھی دھڑکتا ہوتا

نیل احمد

اس نے تو بدل لی ہیں نگاہیں بھی تبسم
ویسا ہی مرا دل ھے وہی ہیں مری آنکھیں

جہاں آراء تبسم

اس دل پہ کس کا نام لکھیں گے بتایئے
دل سے مرا جو نام مٹایا ہے آپ نے

محترمہ شہناز رضوی

تیری یادوں نے دل کو تڑپایا

درد سے چشمِ نم ہوئی لبریز

دعا علی

تیرے بغیر اور بھی دنیا میں لوگ تھے

لیکن یہ دل تو آپ پہ آیا تھا اور بس

شازیہ خان شازی

اے صبا آب درخت پر لکھنا

کوئی دل کا سپاس کھو دے گا

صبا ممتاز بانو

جان و دل ہم نثار کر دیتے

سچ تو یہ ہے ملا نہیں کوئی

تمثیلہ لطیف

یہ عورت ہے جو اپنے دل میں سب کا درد رکھتی ہے

جگر میں عشق کی گرمی ہے لہجہ سرد رکھتی ہے

محترمہ زرقا نسیم

مشکلیں بھی تب آسان لگتی ہیں عالیہ

دل کو جب دل سے راہ ہوتی ہے

عالیہ جمشید خاکوانی

پتّھر کا دل سینے میں ہے

راز کی بات بتائی اس نے

سمیرا کاجل

یہ ٹوٹا دل جو مہکؔ ہم کہیں پہ پا لیتے

فگار ہاتھوں سے ہی کرچیاں اٹھا لیتے

صائمہ جبین مہکؔ

جب تجھے دل میں بسایا ہے، محبت کی ہے

اب ترے ناز اٹھانا بھی ضروری ٹھہرا

نادیہ سحر

سمجھ نہ پائی جسے کبھی میں

کتاب دل کا وہ باب ہو تم

بانو بی

وقارِ سخن سے شاعری تک

وقت منصف ہے خود سزا دے گا

ہم اگر شاعری کے مجرم ہیں

جناب اقبال طارق

سنا ہے شاعری زاہد دلوں کو موم کرتی ھے

سو ہم پتھر دلوں میں شاعری تقسیم کرتے ہیں

جناب زاہد شمسی

حالِ دل بیاں کرتا ہوں رازِ دل عیاں کرتا ہوں

اہل دل شاعر کہتے ہیں شاعری کہاں کرتا ہوں

میاں وقارالاسلام

پیتا تھا گھول گھول کے الفاظِ شاعری

جب چڑھ گئی تو صاحبِ دیواں بہک گیا

سردار فہد

مجھے شاعری میں ڈھونڈو میرے لفظ پہ نہ جاؤ

میں عجیب داستان ہوں میری ذات کو نہ چھیڑو

امیر حمزہ سلفی

ان پہ گر شاعری ہی لکھنی ہے

ساری سوچیں ہوں قید پردے میں

اسد رضا سحر

شاعری رزق کے جیسی ہے سو حسب قسمت

راس آجائے تو ابواب ہنر کھلتے ہیں

آزاد حسین آزاد

جب تلک ہم کو خیالِ یار آتا ہی نہیں

شاعری میں تب تلک معیار آتا ہی نہیں

محترمہ حُسن بانو

لفظ خود ہی اک ترتیب میں ڈھل گئے

دھیاں میرا کب تھا شاعری کی طرف

کنول بہزاد

وقارِ سخن سے آنکھوں تک

تمام رات ہی آنکھوں میں کٹ گئی طارق

میں اپنی ماں کی دعا کاغذوں پہ لکھتا رہا

جناب اقبال طارق

جانے کیا رشتہ ہے پانی سے مری آنکھوں کا

ہنس پڑوں تو بھی یہ پلکوں کو بھگو دیتا ہے

جناب احمد حماد

جھیل آنکھوں میں جو اترے ہیں تو معلوم ہوا

اس قدر شہر محبت میں سکوں ہوتا ہے

جناب عرفان صادق

بارش میں بھیگنے سے مری بات رہ گئی

آنکھوں کے اشک اس کو دکھائی نہیں دیے

جناب زاہد شمسی

دیکھ لینا تم اپنی آنکھوں سے

آئے گی ایک دن نظر آواز

جناب احمد سبحانی آکاش

درد انکھوں سے یوں نکل آیا

جیسے سورج طلوع ہوتا ہے

جناب امین کنجاہی

سب راز میرے بہہ جاتے ہیں

کیا عجب آنکھوں کا رستہ ہے

میاں وقارالاسلام

تمہاری یاد کی بارش برستی ہے مرے دل پر

مری آنکھوں کو آتا ہی نہیں ہے بے وضو ہونا

جناب سلیم فگار

لیے پھرتا ہوں میں آنکھوں میں جس کو

سوائے خواب کے کچھ بھی نہں ہے

سیف الرّحمان سیفی

برس رہی ہے شہر میں زوردار

میری آنکھوں کی برسات ہو جیسے

احمد ندیم جونیجو

حرف ایسا تراش لو کوئی

پورا آئے حسین آنکھوں پر

امیر حمزہ سلفی

بغاوت جن کی آنکھوں سے عیاں تھی

وہی مخلص بتائے جا رہے تھے

اویس ویسؔی

جب تلک ان آنکھوں کا تذکرہ نہیں ہوتا

ساقیا مجھے مے سے بھی نشہ نہیں ہوتا

آزاد حسین آزاد

ہم کو طوفاں میں گھرا دیکھ کے جاتے ہو سنو

یوں برے وقت میں آنکھیں نہیں پھیرا کرتے

محترمہ تسنیم کوثر

اک درد کی لذت ہی سہی خواہشِ غم میں

آنکھیں ہی نہ بہہ جائیں کہیں بارشِ غم میں

محترمہ ڈاکٹر نزہت عباسی

اپنی آنکھیں نہیں جلاؤں گی

میں نے بجھتے چراغ دیکھے ہیں

محترمہ نیل احمد

زباں جو کہہ نہیں پاتی وہ آنکھیں بول دیتی ہیں

بہت بے چین کرتی ہیں تمہاری بولتی آنکھیں

جہاں آراء تبسم

مری آنکھیں بتاتی ہیں مرا ہر راز جانِ جاں

بڑی مجبور بے بس ہوں سدا خاموش رہتی ہوں

دعا علی

بظاہر تو مرا اس سے کوئی رشتہ نہیں لیکن

وہ روتا ہے تو میری آنکھ سے آنسو ٹپکتے ہیں

مسرت جہاں خٹک

روشن آنکھیں، پھیلے گیسو، بے نیاز ادائیں امن

ہائے وصل کے سارے انعامات، میں محبت اور تم

فائزہ کیانی

خوبصورت یہ مد بھری آنکھیں

ان میں نشّہ شراب جیسا ہے

سمیرا کاجل

میرا درد کیوں کھول دیتی ہیں آنکھیں

مہکؔ درد آنچل میں چھپتے نہیں ہیں

صائمہ جبین مہکؔ

وقارِ سخن سے خوشبو تک

یہ جو خوشبو کا، تأثر ہے بکھر سکتا ہے

میرے چھونے سے ترا رنگ، اتر سکتا ہے

جناب محمد سلیم طاہر

میں نے پھولوں کو ہمیشہ بڑی عزت دی ہے

مجھ کو خوشبو کے حوالے سے پکارا جائے

جناب ایاز محمود ایاز

پھر شہرِ خموشاں میں کوئی پھول کھلا ھے

پھر وصل کی خوشبو سے معطر ھے مرا غم

جناب زاہد شمسی

شوخ بدن کی خوشبو ہو گی

شہر میں جس کا چرچا ہو گا

امجد غزالی

وہی مخصوص خوشبو تھی ہوا میں

کوئی موجود تھا لیکن نہیں تھا

آزاد حسین آزاد

میرے افکار سے مہکے گا گلستانِ حیات

میرے اشعار سے پھیلے گی جہاں میں خوشبو

عمر تنہا

چھو کے آنچل کو ترے، بادِ صبا آئی ہے

جیسے لپٹی ہوئی خوشبو میں ہوا آئی ہے

سید ضیاء حسین

خوشبو دی تصویر بناوں لگا آں

میرے ول مونہہ کر کے تھوڑا ساہ تے لے

اقبال شاہ

ہم لوگ تیرے شہر میں خوشبو کی طرح ہیں

محسوس تو ہوتے ہیں دیکھائی نہیں دیتے

محترمہ تسنیم کوثر

جو آتے دیکھ کر مجھ کو کئی رستے بدلتا ہے

کبھی مجھ کو مری خوشبو سے وہ پہچان لیتا تھا

محترمہ سمن شاہ

خود میں خوشبو سمو کے دیکھیں گے

ہم کبھی پھول ہو کے دیکھیں گے

ڈاکٹر عارفہ صبح خان

خوشبو کی طرح ملتا ہے، وعدہ نہیں کرتا

موسم کا پرندہ ہے، ٹھکانا نہیں کرتا

فرحت زاہد

تھا جس میں رنگ وفا اور پیار کی خوشبو

وہ پھول اب تو کتابوں میں ڈھونڈنا ہو گا

محترمہ قندیل جعفری

عجیب رشتہ ہے بارش کا کچی مٹی سے

فلک سے ارض تلک رابطہ رہی خوشبو

عشرت معین سیما

بکھری خوشبو بتا رہی ہے مجھے

میرے گاؤں میں کوئی آیا ہے

شازیہ خان شازی

پھول ہاتھوں میں تھا اور خوشبو رچی تھی بات میں

روشنی بانہوں میں لے کر مجھ سے ملنے آگیا

مسرت جہاں خٹک

جو پھول خوشبو گلاب میں تھے

گُر ایسے بھی کیا جناب میں تھے

صبا ممتاز بانو

اور مہک تھی جو اُس باغ کی گھاس میں تھی

اس کے پاؤں کی خوشبو بھی اُس باس میں تھی

جاناں ملک

وقارِ سخن سے حُسن تک

حُسن دیکھا تو انگلیاں کاٹیں

کیا کریں گے اگر خدا دیکھا

جناب اقبال طارق

اس کے جانے سے یہ ستم ہو گا

حسن لاہور کا بھی کم ہو گا

جناب ڈاکٹر فخر عباس

ذرا سی دیر کو کھل کر بکھر گیا ہوں میں

برائے حسنِ چمن کچھ تو کر گیا ہوں میں

صفدر صدیق رضی

حسن کی دیوی کو مجھ پر رحم آیا اور کہا

میں تری دیمک اتاروں آ ادھر دیمک زدہ

جناب شوزیب کاشر

کسی کسی کا حسن نشیلا ہوتا ہے

کچھ شاعر بھی ہوتے ہیں متوالے جی

منیر انور

جب حسن پرستوں نے تعمیر مکمل کی

اک درد شناسا نے بنیاد ہلا ڈالی

سردار فہد

ہر خُوبی پہ تیری غزل لِکھا کرتا تھا

اَب تیرے حُسن کا اِنکار کیے جاتا ہوں

جناب عثمان انیس

آرزو حسن کی بس اتنی ہے

آپ کے دل میں ہو ٹھکانہ بس

محترمہ حُسن بانو

حسنِ جاناں تھا کچھ عنابی سا

دل بھی کچھ کچھ تھا اضطرابی سا

صبا ممتاز بانو

جو پھیلے ہیں نگر میں کو بہ کو بہ عشق کے قصے

یہ عکسِ حسن ہے میرا سبھی کی داستانوں میں

محترمہ نیر رانی شفق

حسن ماضی کے خمار میں آج تک

اپنا حال، بے حال کیے بیٹھے ہیں

فائزہ کیانی

چاند راتوں کا حسن دیکھوں تو

ہجر آنکھوں میں مسکراتا ہے

عالیہ جمشید خاکوانی

وقارِ سخن سے شہر تک

دیکھا بس اک دفعہ اسے میں نے قریب سے

پھر اہلِ شہر نے مری آنکھیں نکال دیں

جناب ڈاکٹر فخر عباس

گلاب اوڑھ کے گھر سے وہ جب نکلتا ہے

تمام شہر کے رستے مہکنے لگتے ہیں

جناب عرفان صادق

تو نے جس شہر میں بے مول مجھے بیچا تھا

میں نے اس شہر کو انمول بنا ڈالا ھے

جناب زاہد شمسی

فرصت نہیں تھی لوگوں کو رقص و سرور سے

میں شہر کو بچانے میں تنہا لگا رہا

جناب افتخار شوکت

آج بھی روحیں بھٹک رہی ہیں کھیتوں میں کھلیانوں میں

گاؤں سے جو بس گئے آ کر شہروں کے ویرانوں میں

جناب سلیم فگار

"جانے کس نیند میں سوئے تھے میرے شہر کے لوگ"

"دن نکلنے پہ بھی بیدار نہیں تھا کوئی"

سیف الرّحمان سیفی

یقیناً خوشنما ہے دیکھنے میں

تمہارا شہر گھر جیسا نہیں ہے

سلیمان جاذب

کہیں سورج نظر آتا نہیں ھے

حکومت شہر میں اب دھند کی ھے

عاصم تنہا

ہم سے پوچھو کہ ماجرا کیا تھا

ہم بھی شہرِ سبا سے گزرے ہیں

شیخ محمد ساجد

پیرس بنا رہے تھے اِسے اہلِ انتظام

ابرِ کرم کرم نے شہر کو وینس بنا دیا

ناصر بشیر

کیوں نہ الفت ہو شہر قائد سے

یار میرا وہاں پہ رہتا ہے

اویس ویسیؔ

تھی شہر کی رونق میں تصنع بھی ریا بھی

کب زیست کا نقشہ مرے گاؤں کی طرح تھا

محترمہ تسنیم کوثر

میں شہر ضبط کی دیوار پر ہوں

مرا کاجل ابھی پھیلا نہیں ہے

فرحت زاہد

بہت ٹھہراؤ سا محسوس ہوتا ہے طبیعت میں

اب آگے بڑھ کہ شہر آرزو تسخیر کرنا ہے

ڈاکٹر شہناز مزمل

یہ اپنا شہر ہے لیکن ہیں لگتے

یہاں کے لوگ سارے اجنبی سے

محترمہ ڈاکٹر نزہت عباسی

بے سکوں شہر سے تو بہتر ہے

آدمی جنگلوں میں جا بیٹھے

محترمہ قندیل جعفری

اَنا کے گھاؤ لیے دل پہ مسکراتے رہے

ستم کے شہر میں ہم صبر کی بشارت تھے

محترمہ زیب اُنساز یبی

گئے وہ دن جب ہر ایک رت پر پیار آتا تھا

گلوں کے شہر میں بھی حال اب ابتر سا رہتا ہے

محترمہ ناز فاطمہ

سکوت شہر دل کی بے بسی کو بھی کوئی سمجھے

خامشی بولتی ھے تو بھلا کیا کیا نہیں کہتی

نیل احمد

کس دکھ سے کہوں میں کہ مرے شہر کے پتھر

شیشوں کی حفاظت پہ ہیں مامور بدستور

جہاں آراء تبسم

انساں انساں سے ڈرنے لگے ہیں

شہر سارے جنگل بننے لگے ہیں

کنول بہزاد

لگتا ہے میرے شہر سے گزرا ہے وہ ابھی

مہکی نہیں ہے یونہی ہوا، کچھ نہ کچھ تو ہے

نادیہ سحر

تتلی قفس میں قید صبا ڈھونڈھتی رہی

میں شہر ننگ میں بھی رداڈھونڈھتی رہی

بانو بی

وقارِ سخن سے وفا تک

مرے خدا اسے اس جرم کی سزا نہ ملے

وہ بے وفا ہے اسے کوئی بے وفا نہ ملے

جناب ڈاکٹر فخر عباس

یہ دوڑ دھوپ فقط عمرِ بے وفا تک ہے

یہ کام کاج سنا ہے وہاں نہیں ہوتا

جناب احمد سبحانی آکاش

طلب کرتا ہے مجھ سے وفا میری

جو خود بے وفائی کا سوداگر ہے

سہیل رضا ڈوڈھی

انّا کی شاخ سے اُڑتے پرندے دیکھ کر سائیں

تمنا کے قفس سے ہم وفا آزاد کر بیٹھے

سردار فہد

مہر کی نہ وفا کی ہوتی ہے

بات ساری عطا کی ہوتی ہے

جناب عثمانؔ انیس

ہے وفا تجھ میں تو پابند وفاہوں میں بھی

مجھ سے مل بیٹھ محبت کی فضاہوں میں بھی

صبیحہ خان

ہنستی ہوں میں کہ بات عجب ہے یہ فاطمہ

سب کو طلب وفا کی ہے لیکن کئے بغیر

سیدہؔ فاطمہ رضوی

سب اس نے توڑ ڈالیں عہد وفا کی قسمیں

میں ھوں اب کے بھی دیکھو اپنی وفا پہ قائم

محترمہ شگفتہ ناز

ابھی آدھا سفر ہے اور اِس نے مانگ لی رخصت

مری عمر رواں بھی بے وفا احباب جیسی ہے

محترمہ شاھدہ مجید

پاس وفا کا جزبہ تو قرآن کا پرتو ہوتا ہے

اس نکتے پر اب تو میری ذات کا موسم ٹھہر گیا

محترمہ سعدیہ سراج

اتنی شدت سے چاہنے والا

اس قدر بے وفا نہیں ہوتا

محترمہ کنول ملک

روایت وفا کی نبھاتی رہی ہوں

محبت سے اپنا بناتی رہی ہوں

شگفتہ شفیق

بچالو ناروا موسم سے اس کو

اگر شاخِ وفا کوئی ہری ہے

محترمہ شہناز رضوی

بے وفا تو بھی یاد رکھے گا

میں نے کچھ اور دل میں ٹھانی ہے

تمثیلہ لطیف

آتی نہیں ہے کام وفا میں نے دیکھا ہے

دنیا ہے بزمِ جور و جفا میں نے دیکھا ہے

زرقا نسیم

خمیر میرا اٹھا وفا سے

وجود میرا فقط حیا سے

بانو بی

وقارِ سخن سے رات تک

تمام رات ہی آنکھوں میں کٹ گئی طارق

میں اپنی ماں کی دعا کاغذوں پہ لکھتا رہا

جناب اقبال طارق

رہتے ہیں جو خوابیدہ مِری آنکھ میں دِن بھر

وہ خواب مُجھے رات کو سونے نہیں دیتے

جناب احمد حماد

تمھارا ہجر, اماوس کی رات جیسا ھے

تمھارے سوگ میں تارے اداس رہتے ہیں

جناب زاہد شمسی

ویسے بھی کون انتظار میں تھا

کیا ہوا رات گھر نہ آئے، اگر

جناب احمد سبحانی آکاش

سُنا ہے آج کی رات چاند نظر نہیں آیا

شاید مجھ سے رُوٹھا تھا جو اِدھر نہیں آیا

میاں وقارالاسلام

رات افسوں ہے، کہیں کا نہیں رہنے دیتی

دن کو سوئے نہ کوئی، رات کو جاگا نہ کرے

جناب ابرار احمد

یوں ہجر میں وقت گزر رہا ہے

زندگی کی میری آخری رات ہو جیسے

احمد ندیم جونیجو

میں نے بھیجی ہے رات یہ کہہ کر

"اسکے خوابوں کی مخبری کرنا"

اویس ویسیؔ

شام کو آنے میں تاخیر نہ کیا کیجئے

یہ ہے رات کے ڈھلنے میں تیز رفتار کا موسم

راجہ حماد سرفراز

روپڑے جب رات کو غم کے مارے ٹوٹ کر

آسماں سے گر گئے کتنے ہی تارے ٹوٹ کر

محترمہ صفیہ سلطانہ مغل

مسئلے نئے لے کہ نکل آتا ہے سورج

لوگ کہتے ہیں انہیں رات سے ڈر لگتا ہے

ڈاکٹر شہناز مزمل

وہ مجھ سے مجھ کو مانگتا رہتا ہے رات دن

پر اس کی التماس میں طاقت تو ہے نہیں

محترمہ شہلا شہناز

ان کے آنے سے دن نکلتا ہے

ان کے جانے سے رات ہوتی ہے

محترمہ نیلما ناہید دُرانی

اڑ لینے دو اس کو ابھی کچھ اور ہوا میں

پنچھی بھی پلٹ آتے ہیں گھر رات سے پہلے

صبیحہ خان

تمام رات مسافر تھے خواب میں

جدا کیا ہمیں سورج نے آج پھر آکر

عروبہ عدنان

تم نے دیکھی ہی نہیں ہجر کی رات کبھی
تم پہ اترتی کاش یہی سوغات کبھی

محترمہ نیر رانی شفق

وقارِ سخن سے آپ تک

یہ جو تم آپ کہہ رہی ہو مجھے
گھر میں مہمان آ گئے ہیں کیا؟

جناب ڈاکٹر فخر عباس

اُس کی طرف سے آپ ہی خود کو پکار کر
پہروں پھر اُس صدا کا بدن دیکھتے رہو

جناب شہزاد نیر

میں اپنے آپ ہی پسپا ہوا محبت میں
ہوئی نہیں ہے مجھے مات اس سے کہہ دینا

جناب امین کنجاہی

چھپا بیٹھا ہوں اپنے آپ میں، اور
کئی جانب سے دیکھا جا رہا ہوں

جناب ابرار احمد

دیوار بیچ دیجئے، در بیچ دیجیے
ہے اختیار آپ کو گھر بیچ دیجیے

ناصر بشیر

گر میں کچھ آپ کے قریں ہوتا
میرا ہر دن بہت حسیں ہوتا

اسد رضا سحر

فرصت کے کسی لمحے، پتھر ہی مار دیں

ایسی کرم نوازیاں کب ہوں گی آپ سے

حسنین اقبال

توے پہ آپ جلے غیر کو لذت

یہ وصف ہم نے کباب میں دیکھا

محترمہ صفیہ سلطانہ مغل

کیا کہا آپ سے کچھ چُوک ہوئی گننے میں

آیئے بیٹھیے، پھر زخم شماری کیجے

محترمہ نسرین سید

اچھّا کیا کہ آپ نے مسمار کر دیا

اب اپنے آپ کو میں دوبارہ بناؤں گی

محترمہ شبین سیف

میرے پہلو میں چین ملتا تھا

میرے پہلو میں آپ رہتے ناں

محترمہ کنول ملک

آنچل جو اپنے رُخ سے اُٹھایا ہے آپ نے

ظلمت میں اک چراغ جلایا ہے آپ نے

محترمہ شہناز رضوی

آپ "شہنشاہ، تھے ھم نے مان لیا

ھم بھی تو آپ کی رعایا تھے ؟

مسرت جہاں خٹک

ہر شخص اپنے ساتھ لیے پھرتا ہے جہاں

ہر شخص اپنے آپ میں تنہا اداس ہے

تمثیلہ لطیف

جب کبھی آپ ساتھ ہوتے ہیں

زندگی مجھ میں رقص کرتی ہے

عروبہ عدنان

سوچ آپ سے مِل رہی ہے کتنی

کُچھ کر کے خیال، دیکھیے گا

یُسریٰ وِصال

ہم اپنے آپ میں کس قدر مکمل ہیں

ہاں مگر کوئی دیکھنے والا بھی تو ہو

عالیہ جمشید خاکوانی

وقارِ سخن